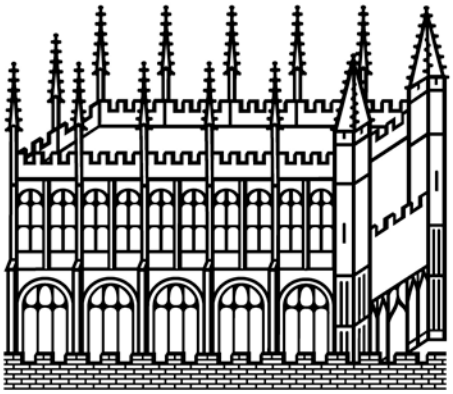


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.D.63.

16 D 63

یا الٰہی عفو کر میری خطا — مین ترا بندہ ہون عاجز بے ریا
بخش دے مجکو بحقِ مصطفےٰ — مجکو امت مین محمدؐ کی اوٹھا
اور شفاعت اونکی کر مجکو نصیب — یا الٰہی وہ جو ہے تیرا حبیب
بخش دے مجکو تو از بہرِ حسینؑ — جو کہ ہین گے فاطمہؑ کے نورِ عین
سید الشہدا کے صدقے سے خدا — بخش دے اور عفو کر میری خطا
جب ہوا اتمام یہ نظم و سخن — بارہ سو اکاونوہ ہجری تھے سنن ۱۲۵۱
معرکہ کہ جب کر چکا تھا مین تمام — غم امیر اسکا ہوا تاریخ نام ۱۱۹۱
تذکرۃ الشہدا بھی ہے نام دگر — ذکر شہدا کا ہے اسمین سر بسر
کر چکا اوسکو امانت سب رقم — کچھ نہین باقی رہا جز درد و غم

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدا اور نعتِ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واضح ہو کہ اندرون نسخہ ہٰذا مسمّٰی بہ تذکرۃ الشہدا منظوم تصنیف لطیف مقبول از ولی حکیم امانت علی صاحب سلمہ اللہ الواہب خلف الصدق حکیم ولی محمد غفرہ اللہ الصمد رئیس قصبۂ نانوتہ پرگنہ میرٹھ ضلع سہارنپور مطبع صاحب اقبال و زور خاب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ واقع کانپور مین اہتمام نامی انام منصرم باکمال لالہ بشیشر دیال سے ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۵ عیسوی مین طبع ہو کر مطبوع ہر طبع ہوا

تشکل و صورت مین ہوا خنجر پریشان — کھینچتا تھا وہ ہزارون سختیان
دوستو یہ جاے عبرت ہے کمال — مسخ بعضے ہوگئے وہ بدسگال
اور یہی شر کا جو تھے قتلِ حسین — اون کو دنیا مین ملی اک دم نہ چین
کوئی بیماری سے کوئی تیغ سے — مر گئے مارے گئے جتنے وہ تھے
حال مینے اکترون کا لکھدیا — جو رہا زندہ رہا وہ مبتلا
حال ہر اک گر لکھون ہو جاے طول — قاریون کی طبع ہو جاوے ملول

خاتمۂ کتاب

مین نے کی اِس نظم مین کوشش کمال — جو لکھا دیکھا تھا وہ لکھا ہے حال
کربلا مین معرکہ تھا جس قدر — لکھ چکا ہون اوسکو مین یہان سر بسر
یک ہزار و دو صد و اکاسی نوہ ۱۲۸۱ — ہین سنِ ہجری بلا شک و شبہہ
ای امانت اب تو کر اسکو تمام — آلِ احمدؐ پر ہو صلوٰۃ و سلام
جو تخلص ہے مرا وہ ہی ہے نام — پر علی کے ساتھ وہ ہے اختتام
قصبۂ تانوتہ ہے میرا وطن — ہے تمنا میری از اوستاد فن
شعر مین جس جا مرے پاوین خطا — عفو کردین اوسکو از راہِ عطا
طعن سے مجھپر نہ وہ اونگلی دھرین — ہو سکے تو اوسکو وہ اصلاح دین
اونکی اصلاح دینے سے ممنون ہون — اوسکو جانون گا مین اپنا رہنمون

پاس جاکر مین کیا اوسکو سلام — اور ہوا جاکر مین اوس سے ہمکلام
کیا سبب اور کب سے تو اندھا ہوا — کس جہت سے تجھپہ یہ آئی بلا
یون کہا اوسنے کہ مجھسے اے حبیب — میرا قصّہ ہے نہایت ہی عجیب
مین شریکِ قتل تھا شاہ حسین — ہوگئی برباد میری عیش و چین
خواب دیکھی یہ کہ ہون مین ایک جا — اور وہان تشریف لائے مصطفےٰ
دیکھا اونکو تھے نہایت خشمگین — بازو تک اپنی چڑھائے آستین
لے کے تلوار ہوگئے حضرت کھڑے — وہان شریکِ قتل شہ آنے لگے
فرس چرمی بچھہ رہا تھا ایک سو — اوسپہ ذبح کرتے تھے ہر ایک کو
میری جانب دیکھکر بولے نبیؐ — تھا شریکِ قتلِ شہ یہ بھی شقی
خون سے بھرکر سلائی ناگہان — ڈالدی آنکھون مین میری اک وہان
پڑتے ہی اوس خون کے اندھا ہوا — کی بہت سی اسکی مین دارو دوا
کچھہ نہین ہوتا ہے مجکو فائدہ — دیکھیے اب کیا کرے آگے خدا
کیا کہون تجھہ سے جو کچھہ ہی میرا حال — کھینچتا ہون سختیان ہر دم کمال

ایضاً

ایک راوی نے یہ ہے ایسا لکھا — ایک کس نوکر تھا ابنِ سعد کا
تھا وہ شامل حال فوجِ اشقیا — کربلا کے معرکے مین تھا رہا
مسخ اوسکی ہوگئی صورت تمام — تھی برستی لعنتی اوسپر دوام

مین نے پوچھا اوس سے کیا ہے تیرا حال — کس سبب سے کیون ہوا تو پامال
کیا مصیبت سخت تجھپر آپڑی — کس جہت سے روسیہ تیری ہوئی
یون کہا اوسنے کہ دینمین کیا بیان — ہر کسی کو دے خدا اوس سے امان
بعد قتلِ سرورِ حسینِ نامور — مین نے باندھا اپنی تھا فتراک پر
رہتا ہے اوسدن سے میرا حال یہ — سمجھا ہون اوس حال کی مین خوب تہ
وقت صبح جبکہ ہوتا ہے عیان — مجکو لیجاہین پکڑکر دو کسان
ایک جا پر ایک ہی آتش کا غار — اوسمین سے نکلین ہین آتش کے شرار
مجکو لٹکا دیتے ہین سر سے وہان — پھیرلاکر چھوڑ دیتے ہین یہان
جو کہ آتش نے مجھے پھونکا تمام — حال بدتر میرا رہتا ہے مدام
میرے اوس اعمال کی یہ ہے سزا — دیکھیے کب تک رہون مین مبتلا
باتین اوسکی جبکہ مین سب سن چکا — خوف آیا مین ہوا فوراً جدا
بعد کتنے دن کے مین نے سُن لیا — اِس بلا مین رہ کے آخر مرگیا

بیان حال دیگر کس

ایک راوی نے یہ ہے ایسا لکھا — ایک جا پر تھا مرا اک آشنا
تھا بہر صورت صحیح اور تندرست — اور کوئی اوسکا نہ تھا اعضا سُست
ہو چکا جب ختم قصہ کربلا — ایک جا پر وہ کہین مجکو ملا
دیکھا مین آنکھون سے وہ اندھا ہوا — ٹھوکرین کھاتا پھرے تھا جا بجا

دیکھ لو تم سب سے ہون مین تندرست — اور سب مین سے مین اب چالاک و چست
کس طرح آوے مجھے یہ اعتبار — جھوٹ کہتا ہیگا تو اے یار غار
روشنی سے سست ہوا اسمین چراغ — یہ اوٹھا اوسکا نے بتّی بد دماغ
وہ لگا بتّی کو اوسکا نے شقی — بتّی جلتی اوسکی گردن پر گری
لگ گئی اوس بتّی سی گردن مین آگ — کی بجھانے کی سبھون نے خوب لاگ
بعد اوسکے پھر لگا جلنے بدن — مثل پنبہ بن گیا سب اوسکا تن
قہر کی آتش کہ جس جا پر لگے — گو بجھاوے سب جہان کیسے بجھے
وہانپہ یارون نے بہت تدبیر کی — کب بجھے وہ آگ تھی تقدیر کی
آتشِ سوزان تھی وہ قہر الہ — حق تعالی سب بلا سے دے پناہ
ہوگیا جلکر کے وہ مثلِ کباب — روح گئی اوسکی جہنم کو شتاب

ایضاً

ایک راوی کرتا ہے ایسا بیان — دوستون مین سے تھا میرے اک جوان
تھا نہایت خوبصورت اور جمیل — اور وضع دار تھا غایت شکیل
اور نہایت تھا صحیح اور تندرست — اور قوی ہیکل تھا اور چالاک و چست
کربلا کا معرکہ جب ہو چکا — وہ جوان اک روز مجکو مل گیا
مین نے دیکھا وہ نہایت تھا ضعیف — اور بدن اوسکا تھا لاغر اور نحیف
مفلسی سے اوسکی تھی حالت تباہ — مثل تابہ بن رہا تھا وہ سیاہ

صاحب محفل جو تھا کہنے لگا — دوستو تمنے غلط یہ سب کہا
معرکہ مین کربلا کے مین بھی تھا — ہر طرح سے خیریت سے ہون ہا
دیکھ تو موجود ہون مین اس گھڑی — سب طرح سے ہیگے مجکو بہتری
بات وہ کرنے نیا یا تھا تمام — شمع سے اک شعلہ اوٹھا خوش خرام
کپڑون مین اوسکے وہ لپٹا آنکر — پھونک کر وہ پہونچا تن پر زود تر
کو بجھاتے تھے نہ بجھتا تھا ذرا — کیونکہ وہ آتش تھی اک قہر خدا
پانی اوسپر کرتا تھا روغن کا کام — مثل پنبہ کے وہ جلتا تھا تمام
الغرض جلکر ہوا وہ خاک سیاہ — جا پڑا دوزخ مین وہ بخت سیاہ
دوستو عبرت کی یہ کیسی ہے جا — سخت دنیا مین عذاب اوسکو ملا
آخرت کا اور عذاب اوسپر رہا — دیکھیے کیا ہووے عالم ہے خدا

ایضاً

ایک جا پڑا اور دیکھا سے لکھا — لکھتا ہون مین اوسکو تم سنلو ذرا
شب کو جمع تھے کہین چند ین کسان — کر رہے تھے باتین آپس مین وہان
آگیا باتون مین ذکر کربلا — بولکہا اون مین کسی نے برملا
جو کوئی شامل تھا در قتل حسین — اوسنے دنیا مین نہین پائی ہے چین
اونمین تھا موجود اک کہنہ مرد پیر — تھا زبان آور اور نہایت تھا شریر
وہ لگا کہنے یہ باتین ہین غلط — تم مین سے مین ایک تھا وہان نپر فقط

اور ہوئے مجذوم وہ غار تگران — داغون کا اونکے ہوا تن پر نشان
وہ ہوئے محتاج و مفلس اس قدر — مانگتے پھرتے تھے ٹکڑے دربدر

ایضاً

شاہ کے جو اونٹ کو تھا لے گیا — اور اوسکو اونسے جب ذبح کیا
گوشت اوسکا زہر قاتل ہو گیا — اون نہ چمڑا بھی رہا کچھ کام کا

ایضاً

الغرض جن پاس تھا اسباب شاہ — ہو گئے تھوڑے سے عرصے مین تباہ

ایضاً

اک روایت مینے یون دیکھی لکھی — تھی کسی جاگہ پہ شادی دھوم کی
اوس جگہہ پر جمع تھے اکثر کسان — کرتے تھے باتین ہر ایک اپنی وہان
باتون مین پھر آگیا یہ تذکرہ — جو ہوا تھا کربلا مین معرکہ
اونمین سے دس پانچ نے ایسا کہا — دیکھا ہے آنکھونسے کانونسے سُنا
جو کہ تھا کوئی شریک قتل شاہ — مر گیا ہے ہو کے وہ حالت تباہ
مر گیا وہ یا کہ وہ مارا گیا — اون مین سے کوئی نہین ہرگز بچا
مر گئے ہین سب کوئی باقی نہین — اور سزا پائی سبھونے بالیقین
مر گیا ہر ایک کس ہو کر تباہ — اور جو باقی ہے ہیگا روسیاہ
اور مرض ایسا کسیکو ہو گیا — پانی پانی مانگتا ہر دم رہا

ایک تھا بن انس نامے بے حیا — جسنے مارا نیزہ تھا بر پشت شاہ
اوسکی اعضائے تناسل بڑھ گیا — بانس کے لگّے سے زیادہ تر ہوا
باندھے تھا جب تک نہ اوسکو از کمر — بیٹھ اوٹھ سکتا نہ تھا وہ فتنہ گر
پیاس اوسکو اس قدر تھی اے اخی — وہ نہ سیر ہوتا تھا پانی سے کبھی

حال دیگر

اور قمیص شاہ اوتارا جسنے تھا — وہ ہوا ایسے مرض مین مبتلا
بال ریش اور موچھہ ابرو اور سر — اور مژگان جھڑ گئے یہ سر بسر
ہو گئی مسخ اوسکی صورت مومبو — مثل بندر کے ہوئی سب اوسکی رو

حال دیگر

جسنے پاجامہ اوتارا شاہ کا — شل ہوا جسم اوسکا از سر تا بپا
وہ پڑا تھا ایک جا پر بر زمین — ہل نہین سکتا تھا ظالم وہ کہین

حال دیگر

اور زرہ پہنے تھی جسنے آپ کی — وہ دیوانہ ہو گیا تھا اے اخی
ہاتہ طفلان سے وہ ہوتا سنگسار — پھرتا آوارہ تھا وہ مردود خوار

حال دیگر

شاہ کے گھر مین جو تھا دینار و زر — لے گئے تھے لوٹ کر وہ بد گہر
پر جو تھین دینار و زر سے تھیلیان — سنگ ریزہ ہو گئین وہ بے گمان

سید الشہدا کا پھر لکھتا ہون حال — مومنو یہ جاے عبرت ہے کمال
عیوض قتلِ حسینِ نامدار — قتل آئے ایک لکھہ چالیس ہزار
بعضون کا احوال کرتا ہون رقم — جو شریکِ قتل تھے اہلِ ستم
اونپہ گذرے کیا کیا دنیا کے عذاب — اور جہنم مین ہوے وہ کامیاب
عاقبت کی باز پرس اون پر رہی — دیکھیے کیا ہووے اون پر بدتری
حُرملہ نامے تھا اک کس بے حیا — تیر مارا جسنے وہان اصغر کے تھا
وہ ہوا ایسی بلا مین مبتلا — اِس بلا کو ٹالے ہر اک سے خدا
اوسکا بالا ناف سے تھا جو کہ تن — تھی نہایت اوسمین گرمی اور جلن
زیر ناف اوسکا نہایت سرد تھا — برف اوسکے سامنے پر گرد تھا
زیر تن اوسکے جلاتے تھے تنور — برف بالا تن پہ باندھے تھے ضرور
مشکین پانی کی پیا کرتا شقی — پر نہین بجھتی تھی پیاس اوسکی کبھی
آب سے آتش تھی اور آتش سے آب — ہر گھڑی رہتا تھا وہ بیچین و تاب
لکھتا ہو نمین شعر شاعر برمحل — خوب صادق اسپہ آئی یہ مثل
از بہیلہ قبض شد اطلاق رفت — آب آتش را مدد شد ہمچو نفت
گرمی اور سردی سے وہ تڑپا کیا — کھینچکر سختی وہ آخر مر گیا
کھینچا کیسا کیسا دنیا مین عذاب — ہر گھڑی رہتا تھا وہ بیچین و تاب

حال دیگر

بس ہوا آکر حرم مین قتلِ عام ہو گئے ہمراہی عبداللہ تمام
اِس قدر وہان پر ہوا قتل شدید ہو گئے عبداللہ آخر وہان شہید
اور جلادی کعبہ کی پوشش تمام ہو گیا کعبہ بھی اکثر انہدام
اور مکّے مین مچائی لوٹ مار کر دیے ویران خانے بیشمار
ہو گیا مکہ تمامی بے چراغ خوش ہوا حجّاج موذی بدماغ
کاٹا پھر بس تن سے عبداللہ کا سر بھیجا پاس عبدالملک کے بے خطر
صدمہ یہ مکے کو پہونچا جن دنون کہتے ہین سن تھے بہتّر اون دنون
لکھا سب عبدالملک کو اونسے حال یعنے مکہ کر دیا سب پائمال
سنکے یہ عبدالملک بس خوش ہوا خلعت و انعام ظالم کو دیا
جم گئی بس سلطنت مروانیان اور مطیع اوسکے ہوئے ہر اک مکان
شہر تھے جتنے کہ ماتحت یزید بن گیا حاکم سبھونکا یہ پلید
سب عرب اور سب عجم اور ملک شام اور کوفہ بصرہ و موصل تمام
اور علاوہ اسکے دیگر جابجا پر ہو گیا قابض یہ ظالم فتنہ گر
سلطنت مروانیان ہو مہ ہزار اِس طرح کرتے ہین بعضے در شمار
سورہ انزلنا مین ہی الف الشہر مندرج ہے سلطنت یہ در سیر
سلطنت کا حال لکھنا ہے فضول لکھ چکا ہون جو کہ تھا اصل الاصول

تفصیل بعض حالات قاتلان امام حسین

دین و ایمان اپنا جو کھوئے کوئی | لڑنیکو اوس شہر سے جاوے وہی
اور حاکم وہان ہے اصحاب رسول | اوس سے لڑنا ہیگا بس کار جہول
غدر اوسکا سُنکے چکا ہورہا | سوچنے کچھہ اور تدبیرین لگا

رفتن حجاج بر کعبہ و شہید شدن عبداللہ بن زبیر

اک مصاحب اوسکا تھا حجاج نام | صبح کو آکر یہ کی اوسنے کلام
رات مین نے ایک یہ دیکھی ہے خواب | اسکی کیا تعبیر ہے گی اے جناب
جاکے مین نے کردیا مکہ تباہ | اور نہ دی مین نے کسیکو وہان پناہ
یون کہا اوسنے یہی تعبیر ہے | راست تیری سب کی سب تقریر ہے
مین سپہ سالار تجکو کردیا | ہے مناسب لڑنے کو مکے تو جا
سانہ اوسکے کردی اک فوج کثیر | اور کہا مکے کو کرتو دار و گیر
لے اجازت مکے کو وہ چلدیا | متصل مکے کے جا ڈیرہ کیا
لے کے نکلا فوج عبداللہ بھی | اور ہوئے ہمراہ مکی بھی سبھی
دونون لشکر مین ہوئی بس خوب جنگ | اور لگی تلوار چلنے بے درنگ
پھر ہزارون آدمی مارے گئے | ہر دو جانب سے جو وہان لڑنے لگے
تاب عبداللہ نہ اوسکی لاسکے | رزم گہ سے مکے کو واپس گئے
آگئے جھٹ پٹ حرم کے درمیان | اس تصور سے یہ ہے خانہ امان
ہوگئے جسمین حرم مین سبکے سب | پہونچی فوج حجاج کی انکے عقب

کی سبھون نے اور سکی تائید کلام — اور کہا تجکو مبارک ہو دوام
اہلِ مجلس سے کوئی بولا وہان — پُر شر و پُر فتنہ ہے گا یہ مکان
اولاً دیکھا مین یہان مسلم کا سر — بعد اوسکے سر حسینِ نامور
پھیر دیکھا سر یہان بن زیاد کا — جو کہ دشمن تھا وہ آلِ مصطفےٰ
بعد دیکھا یہان پہ سر مختار کا — اب مصعب کا یہ سر ہیگا دھرا
یون کہا عبد الملک نے اوسکے سات — جو کہ کی اس وقت تو نے مجھسے بات
درحقیقت یہ مکان منحوس ہے — حاکمون کے سر سے یہ مانوس ہے
فوراً اوسنے وہ مکان ڈھیو دیا — نیخ اور بنیاد سے کھود وا دیا
از سرِ نو اور بنوایا مکان — جمع خاطر سے لگا رہنے وہان
پھیر ہوا عبد الملک کو یہ خیال — مکّے کو جا کر کے کیجے پائمال
کیونکہ عبد اللہ زبیر حاکم ہی وہان — اور مطیع اوسکے ہوئے ہین یکسان
مکّیون جملہ نے بیعت اوس سے کی — اور عرب کی سب خلافت اوسکو دی
قتل کر دونگا نہ جب تک اوسکو مین — دل کو میرے تب تلک ہوگا نہ چین
فوج کے افسر کو بلوا کر کہا — فوج کو لے کر کے تو مکّے کو جا
وہانپہ جا کر کیجیو تو قتلِ عام — اور نہ کچھ پرواہ کیجیو لا کلام
تب دیا افسر نے اوسکو یہ جواب — چڑھنا مکے پر نہین کارِ صواب
کیونکہ مکہ شہر ہی دار الامان — اور اوس مین گھر ہی رب نے دو ہان

عیش دنیا چند روزہ ہے اخی ہے خوشی کے ساتھ میں پھر ناخوشی

یورش کردہ آمدن عبد الملک بر کوفہ و شہید شدن مصعب

بیٹا تھا مروان کا عبد الملک شام کے تھا ملک کا قطعی ملک
تھا نہایت ہی وہ ظالم پر جفا اور نہ تھا ہرگز اوسے خوفِ خدا
اور نہ تھا اسلام کا وہ پای بند نفس امارہ کا تھا وہ خود پسند
معرکہ کوفہ کا جب اوسنے سنا غصے میں ہو کر بہت سر کو دھنا
چڑھ گیا کوفہ پہ لے فوجِ کثیر نا مصعب کو کرے وہ دار و گیر
اور مصعب کو جو یہ پہونچی خبر فوج اپنی لے کے نکلا زود تر
تھی ملک کے ساتھ فوجِ بیکران اور مصعب پاس تھی تھوڑے جوان
ہر دو لشکر ہو گئے پھر دو بدو اور لگی جنگ ہونے وہاں از ہر دو سو
اور لگے چلنے وہاں تیغ و تبر تن سے وہاں گرنے لگے کٹ کٹ کے سر
ہر دو جانب سے ہوا ایسا قتال چل گئی میدان میں لوہو کی کھال
ہو گئی فوجِ مصعب نا پدید اور ہوئے اوس سے مصعب بھی شہید
بھاگا وہ جو کوئی تھا زندہ رہا کوفہ پر قبضہ ملک کا چھا گیا
ہو گئی جس دم مصعب کو شکست کر لیا کوفہ میں جا کر بند و بست
کوفیوں کو صبح کو اوسنے بلا سر مصعب کا دکھا کر یوں کہا
دیکھ لو تم سب مصعب کا یہ سر کوفہ میں جسکے سبب تھا شور و شر

ہو چکی ختمِ رسالت پر وحی — اب کرے دعویٰ جو وہ ہیکا شقی
لے چڑھا اوسپر مصعب فوج کو — سوچ کر یہ دل مین ہونا ہو سو ہو
یہ خبر سنکر چلا مختار بھی — اپنے ہمرہ لے لیا لشکر سبھی
حاکمِ موصل جو ابراہیم تھا — وہ مدد مختار کی بھی آگیا
اور مصعب کی بھی کچھ پہونچی مدد — جانبِ عبداللہ سے کرکے جہد
دونون لشکر مین ہوا نیزون سے جنگ — اور لگے لڑنے وہ دو اونچے درنگ
نوبت آخر آگئی تلوار پر — اور لگے چلنے وہان تیغ و تبر
ہو گیا بس قتل ابراہیم وہان — اور بہت مارے گئے اوسکے جوان
اور گیا مارا وہان مختار بھی — فوج تھی جتنی وہ جملہ بھاگ اوٹھی
اور ہزارون دونون جانب سے موئے — کوئی جنت اور کوئی دوزخ گئے
اور مصعب کو ہوئی فتح نصیب — ہو گیا کوفہ پہ قابض وہ حبیب
موصل و کوفہ پہ قابض ہو گیا — فتح نامہ اوسنے مکّے کو لکھا
اور سر مختار کا منگوا کے وہان — اور بلوائے وہان پہ کوفیان
کوفیون کو اوسنے بلوا کر کہا — سر یہ کٹ کر آیا ہے مختار کا
کوفیون نے یون دیا اوسکو جواب — یہ ہوا ہے تم سے بس کارِ ثواب
قتل کرنا اوسکا واجب تھا ضرور — پڑ چلا تھا دینِ احمد مین فتور
شرع کی باتین لگین ہونے تمام — اور کوفہ مین رہا یہ شاد کام

بعد اوسکے پھر وہ غائب ہو گیا | پھر لگا اوسکا نہ ہرگز وہان پتا
رستے مین اوس سر کو پھر پھینکوا دیا | مدتون سر ٹھوکرین کھاتا رہا
معرکہ کہ مختار مین ستر ہزار | کہتے ہین مارے گئے یہ نابکار
یہ وہ تھے جو تھے شریکِ قتلِ شاہ | کی اِنھون نے آلِ احمدؐ کو تباہ
فائدہ اونکو نہ دنیا مین ہوا | اور عذابِ اُخروی اونپر رہا

ملحد شدن مختار و قتل شدن او از دست مصعب بن زبیر

جب ہوئی مختار کو فتحِ عظیم | چھوٹی اوس سے جو تھی راہِ مستقیم
سر مین اوسکے یہ سمایا آکے خبط | کر سکا اُس خبط کو ہرگز نہ ضبط
ہو گئی محنت مری ساری حصول | جو کرونگا ہو گا سب حق کو قبول
وہ لگا کہنے یہ سب سے برملا | ہے نبوت کا مجھے درجہ ملا
مجھپہ نازل ہوتی ہے حق سے وحی | کیونکہ مارے تھے بہت سے مین شقی
ہو گیا مشہور سب مین یہ کلام | دین مین رخنہ لگا پڑنے تمام
ایک مصعب دوم عبداللہ زبیر | تھے اخی بہ ہر دو کس نیت بخیر
تھے یہ اصحابِ رسولِ مجتبےٰ | یہ تھے دشمن جو عدو تھا مصطفےٰ
حاکم مکے کے عبداللہ تھے | حاکمِ بصرہ مصعب تھے ہوئے
حاکمِ بصرہ مصعب جو کہ تھا | اوسکو عبداللہ نے مکہ سے لکھا
جا کے تم مختار پر کرنا جہاد | شرع مین چاہتا ہے وہ کرنا فساد

روح ہوئی جب اوسکی دوزخ کو روان — چلدیا سر لیکے یہ غازی جوان

پیش ابراہیم کے جاکر کہا — یہ ہے سر موجود ابنِ زیاد کا

دیکھا ابراہیم نے ظالم کا سر — خوش ہوا وہ حد سے غازی بشیر

قاتل بن زیاد کو خلعت دیا — اور اوسکا مرتبہ افزون کیا

سر کیا ترسیل وہ مختار پاس — اور کیا موصل پہ قبضہ بے ہراس

دیکھکر مختار نے سر کو کہا — چکھا ظالم اپنے کرنے کا مزا

پھر دیا مختار نے یہ حکمِ عام — آکے یہاں حاضر ہوں کوفی خاص و عام

جمع آکر سب ہوئے کوفی وہان — یون کہا مختار نے اے کوفیان

دیکھ لو یہ سر ہے ابنِ زیاد کا — جو کہ دشمن تھا یہ آلِ مصطفےٰ

اِسکی تم خاطر سے سب باغی ہوئے — حشر تک اس جرم مین داغی ہوئے

یون کہا سب نے یہ تھا از ظالمین — کیا کرین بے بس تھے ایسلطانِ دین

قتل سے ہم اسکے سارے خوش ہوئے — بس تجھے اللہ جزائے خیر دے

ہو رہا تھا جس جگہہ یہ مجمعِ عام — وہان پہ آیا ایک مارِ سیاہ فام

اس طرح پر وہانپر پھیکارا وہ سانپ — اوسکی دہشت سے گئے وہان جملہ کانپ

وہان جو سر رکھا تھا ابنِ زیاد کا — آتے ہی مُنہ مین وہ اوسکے گھس گیا

ناک کے رستے سے پھر باہر ہوا — بعد اوسکے پھر وہ مُنہ مین گھس گیا

ناک مین اور مُنہ مین اوسکے تین بار — اس طرح آیا گیا وہ سیاہ مار

اپنے لشکر کو کہا اے دیندار — چھوڑ یو مت انکو یہ ہین نابکار
مردمان اس فوج کے بے انس ہین — کیونکہ یہ شرکا تھے قتلِ حسین
کاٹ ابنِ زیاد کا جو لائے سر — دون گا مین انعام اوسکو بیشتر
ہر کسی کے پیچھے ہر اک ہو لیا — پایا جس جا قتل اوسکو کر دیا
قتل اون مین سے ہر اک کو کر دیا — کہتے ہین اونسے نہ تھا کوئی بچا
جبکہ ابنِ زیاد ہوا وہانسے فرار — دوڑا اوسکے پیچھے یہانسے اک سوار
اوسکو للکارا کہان جاتا ہے تو — مُنہ تو دکھلا اپنا تو اے زشت رو
جب کہ دیکھا اوسنے یہ ہے جانستان — اوس سے ابنِ زیاد نے چاہی امان
یون دیا بن زیاد کو اوسنے جواب — چھوڑنا تیرا نہایت ہے عذاب
مارنا تیرا ثوابِ اُخروی — کیونکہ تو ظالم ہے اظلم اے شقی
ملتجی تجھ سے ہوا تھا شاہ دین — اور امن اوسکو دیا تو نے نہین
اور کی آلِ نبی تو نے تباہ — اور نہ دی تو نے اونھین ہرگز پناہ
اون کا بدلا کس طرح پر مین تجھے دون — تجکو زندہ کس طرح مین چھوڑ دون
کہہ کے نیزہ مارا اوسکی پشت پر — توڑا اوسکا سینہ و دل اور جگر
گر پڑا گھوڑے سے اپنے وہ وہان — یہ بھی اوترا اپنے گھوڑے سے جوان
چڑھ کے سینہ پر وہین ذبح کیا — تن سے اوسکے کر لیا سر کو جدا
جس طرح شبیر کو ذبح کیا — اس طرح سے یہ بھی یہان ذبح ہوا

جو کہ وہ ہے آزمودہ کارزار — رہتا ہے ہر وقت وہ ہر دم ہوشیار

لڑنے کی مختار نے تدبیر کی — اور کہا موصل کو جا فوجیں سبھی

اور ابراہیم اشتر جو کہ تھا — فوج کا سردار اوسکو کر دیا

وہان سے ابراہیم اشتر لیکے فوج — چلدیا کوفہ سے وہ مانند موج

اور ابنِ زیاد بھی سنکر خبر — ہوگیا تیار وہ بھی تیز تر

کرکے وہ تیار اپنی فوج کو — چلدیا لڑنے کو وہ بھی تند خو

روکنے کو اوسکے وہانسے چلدیا — آکے پندرہ کوس پر ڈیرہ کیا

یہ اِدھر سے وُاو دھر سے آگیا — فاصلہ دو کوس درمیانی رہا

دونون فوجون مین ہوا جنگ و جدال — خوب ہوا دونون مین وہان قتل و قتال

اک طرف مین فوج تھی ابنِ زیاد — دوسرے جانب تھی فوجِ نیک زاد

لشکرِ بن زیاد مین تھے وہ لعین — جو کہ تھے شہ کا رقتلِ شاہِ دین

دونون لشکر شام تک لڑتے رہے — شیر دو سوی سے چلتے رہے

مل گئین پھر دو فوجین آنکر — پہونچی نوبت نیزہ و تلوار پر

فوج ابراہیم مین تھے دیندار — فوج مین بن زیاد کے تھے نابکار

لشکرِ بن زیاد نے پائی شکست — وہ گئے مارے بہت و اژدون نخبت

مرنے سے باقی رہی تھی جو سپاہ — بھاگی ابن زیاد بھاگا روسیاہ

اس طرف لشکر جو ابراہیم تھا — جب خدا نے اوسکو نصرت کی عطا

وہان سے اوٹھکر شہر موصل پر گیا — اوسپہ جاکر اپنا قبضہ کرلیا
اور تھی ماتحت اوسکے جو سپاہ — ساتھ اپنے لے گیا یہ روسیاہ
جاکے موصل مین رہا یہ بدنہاد — سمجھا موصل کو وہ خالی از فساد
تھی مین بن بیٹھے عبداللہ زبیر — کارِ شرع وہ لگے کرنے بخیر
کوفہ پر مختار کا قبضہ ہوا — سب سے زیادہ مرتبہ اسکا بڑھا
یون کہا مختار نے ابنِ زیاد — کس جگہہ پر ہے وہ حاکم نامراد
حکمران ہے کس جگہہ وہ روسیاہ — اور اوسکے ساتھ ہے کتنی سپاہ
مارلون جب تک نہ مین وہ بدنہاد — دل مرا ہرگز نہین ہونے کا شاد
بس کیا کوفہ مین اوسنے آن کر — ہر طرح سے ظلم اور شور و شر
کوفیون کو اوسنے دھمکایا جو سخت — ہوگئے اوسکے مطیع سب ایک بخت
اوسنے مسلم کو کیا اول شہید — پھر گئے فرزند اوسکے ناپدید
کرکے تدبیرین کرایا قتل شاہ — جو کہ تھا دیوارِ اُمت کی پناہ
بن پڑی اوس سے جو کچھہ تدبیر کی — آلِ احمد کی بہت تحقیر کی
لے نہ لونگا جب تلک بدلا حسین — دل کو میرے یہان نہین ہونیکی چین
بولا اوس سے ایک کس اسی شہر کا — اوسنے جاکر پکڑا موصل مین قرار
فوج مین اوسکے پیادہ اور سوار — ہین وہ سب تعداد مین بائیس ہزار
فوج کو آراستہ رکھتا ہے وہ — اور کسی سے کچھہ نہین ڈرتا ہے وہ

ہوگئین گھوڑونسے لاشین پائمال — جو کیا تھا وہ ہوا سب انکا حال
جو انھون نے تھا کیا شہداؤن سے — وہ کیا مختار نے اعداؤن سے
زیر خنجر جو کہ کوئی آگیا — اوسکے سب گھر بار کو لٹوا دیا

قتل کردن ابن زیاد ملعون را و دیگر صدہا

جو کہ تھے شر کا قتلِ شاہ دین — وہ گئے مارے یہان اکثر لعین
اونسے اک باقی رہا ابنِ زیاد — وہ تھا اس واقعہ کا بانیِ فساد
حکمران کوفہ مین تھا وہ نابکار — تھا نہایت مفتری اور بدشعار
مر گیا جس دم یزید نابکار — اور اولٹا ہو گیا سب کاروبار
سلطنت مین آگیا وہانسے قصور — اور حکومت مین پڑا ہر جا فتور
سلطنت مین جو کہ تھے شہر کلان — اہل قابو ہو گئے افسر وہان
جس جگہہ پر جسکا کچھہ قابو چلا — اوس جگہہ کا خود وہ حاکم بن گیا
اک خلافت کے بہت ٹکڑے ہوئے — چند جا پر بس خلیفہ بن گئے
جو کہ تھا از بس یزیرک ابن زیاد — کوفیون کا تھا نہ اسکو اعتماد
جانتا تھا ہین یہ کوفی پر دغا — یہ نہین کرتے خطا سے بھی خطا
اور کوفہ ہے یہ اک شہر کلان — آفتین آوین گی اسپر بیکران
چار سو سے ہین جو حکام جدید — لینے پر اسکے کرین کوشش شدید
دل مین اپنے سوچکر یہ توڑ جوڑ — شہر کوفہ کو دیا قبضے سے چھوڑ

ملکِ رَے کی تجکو تھی ظالم طمع — آلِ احمدؐ تو نے کی قتل و قمع
پانی اونکا بند تھا تو نے کیا — مانگا پانی آبِ خنجر کا دیا
الغیاث کی شہ نے تجھ سے بارہا — پانی دے یا جانے دے اے بیوفا
ایک بھی مانی نہ تو نے اونکی بات — اور اونپر بند کی راہِ فرات
اولاً ہر اک کسی سے اے شریر — شاہ کے لشکر پہ مارا تو نے تیر
ملکِ رَے کی آرزو نے روسیاہ — دین و دنیا سب کیا تیرا تباہ
پھر بولا کر یون کہا جلاد کو — ٹکڑے ٹکڑے کر تو اِس ناشاد کو
اور بیٹا اِسکا جو ہے یہ اِدھر — سامنے اسکے تو اِسکا کاٹ سر
الغرض جلاد نے دونو کو وہان — قتل کر کے کر دیا دوزخ رسان
کر دیے سب قتل جو آئے تھے وہان — اور ہوئی روح اونکی دوزخ کو روان
شہ کو جنے جسنے تکلیفین تھین دین — ویسے ہی ان سبکو تکلیفین ملین
جیسے حربون سے کیا گھائل تھا شاہ — ویسے حربون سے کیا انکو تباہ
جو گرفتاری سے تھے خارج رہے — بھاگ کر وہ جانبِ بصرہ گئے
یکبارگی متے مین سے جو آیا کوئی — گردن اوسکی زیرِ خنجر کی ہوئی
پھر سوارونکو بولا کر یون کہا — لاشون پر گھوڑونکو دوڑاؤ تم آ
گھوڑے دوڑائے سوارون نے تبھی — ٹکڑے ٹکڑے کر دین وہان لاشین سبھی
استخوان سب ہو گئے اونکے شکست — ایک دم مین کر دیا اون سبکو پست

ذبح تو نے سینہ پر چڑھکر کیا | اور نہین ظالم خدا سے تو ڈرا
حکم پھر جلاد کو ایسا دیا | بند بند ہر اک تو کرا سکے جدا
اور کہا جلاد سے تو بھی یہان | ویسا کر جتنا کیا تھا اسنے وہان
اسکو تو سینہ پر چڑھکر ذبح کر | جیسا اسنے کاٹا تھا سر ورکاسر
حکم کی تعمیل کی جلاد نے ٭ | اور تدارک پایا اوس ناشاد نے
بعد اوسکے لاش کو جلوا دیا | مزبلہ مین راکھ کو پھکوا دیا

قتل کردن عمر ابن سعد حفص فرزند عمر

حفص جو فرزند عمر سعد تھا | بار اوسکے قتل کا جب آگیا
یون کہا مختار نے اوس سے وہان | باپ کو اپنے بتا وہ ہے کہان
در جواب اوسکے کہا اے نامور | عرصہ سے بیکار بیٹھا ہے وہ گھر
بعد جنگ شہ ہوا خانہ نشین | اب کسی سے اوسکو کچھ مطلب نہین
یون کہا مختار نے سن بے حیا | لڑنے کو موجود شہ سے وہ رہا
اور حسینؑ ابن علی سے ہے لڑا | اور حکومت سے نہ رکے کی وہ پھرا
تو نے بھی لڑنے کی اوسکو دی صلاح | اور کہا دنیا کی ہے اس مین فلاح
فوج کو بھیجا کہ جاؤ اوسکے گھر | اور اوس بد ذات کو لاؤ پکڑ
لائی فوج اوسکو پکڑ مختار پاس | خبط تھے بس اوسکے سب ہوش و حواس
یون کہا مختار نے اے فتنہ گر | صبر شہ نے دیکھ اب کھینچا ہے سر

بیٹھا مروان آنکر بر تخت شام — وہین پہونچا موت کا اوسکو پیام
ہوگیا ملکِ عدم کو وہ روان — ہوگیا عبد الملک وہان حکمران
لکھتا ہون حالِ مفصل سب کا مین — یہ ہوئے سب قتل از قتلِ حسینؑ

قابض شدن مختار بر کوفہ و انتقام گرفتن از بدخواہان

کوفہ پر مختار قابض ہوگیا — متصل شہر و نکو قبضے مین لیا
جمع کرکے فوج اپنی سب کی سب — یون کہا سنلو مرا تم حکم اب
قاتلان آلِ احمدؐ کا نشان — پاؤ تم لاؤ پکڑ اونکو یہان
لائیو گر پاؤ تم اون کو کہین — چھوڑیو مت اونکو تم ہرگز نہین
شمر و خولی قیس و کندی تھے انس — عمرو عبد اللہ مالک ہفت کس
حکم حفص و حرملہ ابنِ نمیر — سب کے سب ہوکے آئے دستگیر
اور بھی آئے بہت پکڑے ہوئے — اور زنجیرون مین تھے جکڑے ہوئے
جو کہ نامی تھے سو نام اونکا لکھا — باقی نامونکا نہین لگتا پتا
جملہ کس کو کر دیا در بند یان — اور کہا اک ایک کو لاؤ یہان
قید سے اک اک کو بلوانے لگا — اور سر ہر اک کا کٹوانے لگا
شمر کی نوبت جو آئی قتل کی — بولا یون مختار اوس سے اے شقی
تو بڑا مردود ظالم ہے لعین — تجکو وہان خوفِ خدا آیا نہین
تو نے تشنہ رکھی اولادِ رسول — فرج تو نے ہی کیا ابنِ بتول

مرتضےٰ سے جدّ میرے نے جدال
بس کیا یہانتک ہوا قتل و قتال

سیکڑون مارے گئے طرفین سے
جو کہ اصحاب رسول اللہ تھے

باپ میرے نے کیا قتل حسینؑ
جو رسول اللہ کے تھے نور عین

کر دیا آل پیغمبرؐ کو شہید
اور ڈالا شرع مین فتنہ شدید

اور کیا مکّے مدینے کو تباہ
اِس خلافت سے خدا دے ہی پناہ

اِس خلافت کے سبب دوزخ ملا
طعن اور تشنیع ہمیشہ کو رہا

ہو چکی ختم خلافت بر حسنؑ
بعد او سکے ہے صرف رنج و محن

عقل سے دیتا ہون مین تمکو خبر
اِس خلافت پر رہے گا شور و شر

خون ناحق آل احمدؐ مجتبےٰ
دیکھیے کیا کیا یہ رنگ دکھلائیگا

جوش خون کھاویگا جب آل نبیؐ
غرق ہو جاگی خلافت یہ سبھی

پڑھ کے خطبہ چل دیا وہ نیکنام
اور کہا میرا خلافت کو سلام

چھوڑ کر اسکو ہوا عزلت نشین
رہ گیا خالی مکان وہ از مکین

یہ خبر پہونچی سر ملک و دیار
شام مین کوئی نہین ہے شہریار

ہو رہا ہے تخت خالی شام کا
وہان نہین ہے کوئی حاکم نام کا

جس مکان پر جسکا جو قابو چلا
سلطنت اوس گھر کی وہ کرنے لگا

مکّے پر عبداللہ قائم ہو گئے
اور مصعب بصرہ پر قابض ہوئے

اور ہوا موصل پہ قابض بن زیاد
کوفہ کو لے کر ہوا مختار شاد

آئی تھی مکّے پہ جو فوجِ لئیم — ہو رہی تھی کوہ کے اوپر مقیم
اوسکے مرنے کی وہ سنکر کے خبر — بھاگ اوٹھی وہ فوج ساری بیسر
ہو چکا داخل جہنّم جب یزید — معویہ فرزند تھا اوسکا سعید
تھا ولیعہد اوسکا سابق سے یہی — اور سوا اسکے نہ تھا وارث کوئی
تخت پر اوسکو دیا سب نے بٹھا — اور کہا تجکو مبارک ہو شہا

بیان حال خلافت

سُن مبارکباد یہ وہ ہنسکے اوٹھا — چڑھکے بس منبر پہ یون خطبہ پڑھا
حمد نے حد ہے خداوندِ جہان — اور نعتِ مصطفےٰ شاہِ زمان
اور صلوٰۃ ہے بروحِ مصطفےٰ — آل اور اصحاب پر اونکے سدا
حال کچھ کہتا ہون مین اے مومنو — گوش دل سے سب کے سب اسکو سنو
ہے خلافت اصل مین امرِ سترگ — اِسپہ ہونا چاہیے مردِ بزرگ
مین خلیفہ ہونے کے لائق نہین — کاروبار اوسکے مین مین فائق نہین
مین خلافت مین نہین پاتا مزا — بلکہ اس مین ہے ضرر بے انتہا
آلِ سفیان سے کہ جو ہو ہوشیار — اور وہ خائف بھی ہو از کردگار
تم کرو اسکو خلیفہ مستقل — مجکو چھوڑو کیون کہ مین ہون مضمحل
اور خصوصًا یہ خلافت ملکِ شام — تھی ہے درقبضہ اصحابِ ذوالکرام
دل مین مینے اپنے کی ہے خوب غور — یہ خلافت آئی اِس گھر مین بجور

اب بیان کرتا ہون مین مکے کا حال
وہان بھی حاکم کو دیا سب نے نکال

توڑی بیعت کو وہان بھی یک قلم
جنگ آمادہ ہوئے کھاکر قسم

وہان بھی پہونچی لڑنیکو فوج یزید
اور لگی ہونے وہان گفت و شنید

سب نے عبداللہ زبیر حاکم کیا
اونکی کی ہر اک نے ملکر اقتدا

بند و بست عبداللہ نے ایسا کیا
شہر پر قابو نہ اونکا چل سکا

متصل کعبے کے تھا جو اک پہاڑ
چڑھ گئی اوس کوہ پہ فوج نابکار

اوسپہ چڑھکر پھینکے پتھر بیشمار
خانۂ کعبہ کیا بس سنگسار

پھینکے پتھر وہانپہ از حدّ فزون
گر پڑے مسجد کے وہان جملہ ستون

ایک پتھر حجر اسود پر گرا
قدر چارم گوشہ اسود گر پڑا

خانۂ کعبہ کی پوشش جو کہ تھی
صدمۂ پتھر سے پارہ ہو گئی

پتھرون پر جبکہ پتھر آپڑے
آگ نکلی پردۂ کعبہ جلے

جن دنون بھیجین تھین یہان فوجین شدید
اون دنون تھا حمص مین وارد یزید

حمص ہی اک شہر شہرون شام سے
وہ بہت مشہور ہی اس نام سے

کعبہ کی جس دن ہوئی بے حرمتی
حمص مین وہ مرگیا مردشقی

وہ حکومت پر رہا تھا روسیاہ
تھی وہ مدت تین سال اور ہفت ماہ

سن تھے چونسٹھ ماہ ربیع اول کا تھا
موت نے آکر لیا اوسکو دبا

عمر اوننتالیس برسکی اوسکی تھی
ہاویہ مین پہونچا مردود شقی

ملکے لوگون نے دیا اوسکو نکال — وہ گیا پیش یزید بدسگال

اور کہا سب حال اوسنے ہو بہو — وہ ہوا غصہ نہایت زشت رو

تھا ابن عقبہ اک امیر نابکار — فوج اوسکے ساتھ کی بائیس ہزار[۲۲]

اور کہا اہل مدینے سے تو لڑ — ہے اجازت تجکو جو چاہے سو کر

دیکھیو ہرگز نہ اونکو کچھ امان — قتل کر دینا وہان پیر و جوان

فوج جا پہونچی مدینے مین بشور — اور لڑائی وہان ہوئی باشور و زور

فوج نے لوٹا مدینے کو تمام — اور دیا ظالم نے حکم قتل عام

سات سو اصحاب و احباب نبیؐ — اور علاوہ اونکے تھے کچھ اور بھی

نے گنہ یہ ہو گئے وہان پر شہید — ہاتھ سے اوس فوج بد ذات پلید

لٹنے سے کوئی نہین تھا گھر بچا — ام سلمہ کا بھی یہانتک گھر لٹا

باندھے گھوڑے مسجد نبوی مین جا — لید اور پیشاب اونکا وہان بہا

منبر و محراب مسجد جو کہ تھا — گر بہ و سگ کو وہ وی ظالم نے جا

اور ہوئے اوس فوج سے کارزبون — تھی تمامی فوج وہ از قوم دون

تین دن تک یہ رہا جور و ستم — ساکن یثرب پہ تھا ہر دم الم

بند رہی مسجد مین صلوٰۃ و اذان — وہ کسی کو جانے دیتے تھے نہ وہان

اک سعید ابن شغف وہا نیز رہا — وہ بہانہ سے دیوانہ بن گیا

رفتن فوج یزید بنا بر غارتگری مکہ

یہان تلک اک عورت قحبہ کے نہین — پیش امام اوسکو کیا بر مسلمین
تھے مدینے مکّے مین ایسے بشر — اون کی تھی تنخواہ بیت المال پر
لینے کو تنخواہ گئے وہ در دمشق — دیکھا وہان ہے کارخانہ گرم فسق
شرع کا ہرگز نہ پایا وہان نشان — اور منہیّات جاری تھے وہان
پایا سب احوال مذکور الصدر — بلکہ دیکھا اوس سے بھی کچھ بیشتر
وہان کے رہنے سے بہت گھبرا گئے — لیکے روزینہ وہ جلدی چل دیے
کہتے وہ ہین ہم تھے خائف بیکران — برسنے پتھر نہ لگ جاوین یہان
کیونکہ اونکے ایسے تھے اعمال بد — کیا کہون اونکی نہایت اور حد
لیکے تنخواہ وہانسے آئے اپنے گھر — اور کہا احوال وہانکا سر بسر
سنکے مکّے اور مدینے کے انام — ہوگئے حیران و سرگردان تمام
ہر مسلمان کو ہوا ظاہر یزید — ہوگیا ہے ملحد و کافر یزید

جمع شدن مردمان مکّہ و مدینہ و مشورہ کردن باہم باخراج یزید

جمع مکّے مین ہوئے مکہ کے سب — اور مدینے کے مدینے مین تھے سب
دونون جا پر ایک ہی ٹھہری یہ بات — جنگ کرنا ہے مناسب اسکے ساتھ
کیونکہ ڈالا شرع مین اسنے خلل — ہے یہ بہتر اسکا اٹھ جاوے عمل
ڈالی بیعت ہر کسی نے اوسکی توڑ — اور اطاعت سے لیا مُنہ اپنا موڑ
حکمران شہر مدینہ مین جو تھا — وہ تھا از جانب یزید نے حیا

اور تصدق آل اور اہلِ حرم — دو جہان مین کر امانت پر کرم
یا الٰہی ہون معاف اوسکے گناہ — اور دے شیطان سے اوسکو پناہ
اے امانت لکھہ تو اب مطلب جدید — حال ابنِ زیاد اور عمرِ یزید
حرکتین جو اونسے اور بیجا ہوئی — موت اون کی کس طرح اور کب ہوئی
کربلا مین جب ہوئی فتحِ یزید — حوصلہ ہونے لگا اوسکا مزید
پا چکے درجہ شہادت جب حسین — ہو گئے بدخواہ کو ہر طور چین
مانع اوسکا جب رہا کوئی نہین — کام نے شرع لگا کرنے وہین
ایسے ایسے کار بد اوسنے کیے — نہ کسی سے آج تک ایسے ہوئے
درحقیقت تھا مسلمان نام کا — کافرون سے تھا وہ بدتر بیحیا
حال اوسکا کرتا ہونگا مین بیان — جسطرح مینے سُنی ہی داستان
وہ ہوا نے شرع اپنی ذات سے — ہو گئے نے شرع تابع جو کہ تھے
ہو گیا نے شرع وہ بدخواہ جب — کار نے شرع لگے وہان کرنے سبب
اور لواطت اور زنا ہونے لگا — اور مَی نوشی کا وہان چرچا ہوا
اور لگا تحریم کو کرنے مباح — بہن سے بھائی کا کرتا تھا نکاح
اور نہین چرچا تھا کچھہ صوم و صلوات — ہو گیا جمعہ جماعت ترک سات
لہو بازی مین رہے تھا مشتغل — کار شرع سے تھا ظالم منفصل
نہ تمیز اوسکو تھی حِلّت با حرام — امر و نہی مین تھی وہ منکر خاص و عام

تین دن تک پانی سے تڑپا کیے — ظالمون نے پھر تہ خنجر لیے
اس طرح کا وہان ہوا شور و بکا — روضۂ انور بھی سارا کانپ اوٹھا

دفن نمودن سر امام حسین علیہ السلام

دفنِ سر شہ مین بہت ہے اختلاف — لکھتا ہون مین جو صحیح ہی اور صاف
قید سے جب چھوٹے زین العابدین — جملہ سر شہدا کے لائے بالیقین
سید الشہدا کا سر جو پاس تھا — پہلوِ قبر ابا کے مدفون کر دیا
یعنی قبرِ فاطمہ رضہ کے متصل — کر دیا مدفون وہ سر منفصل
اور سرِ شہدا کے جتنے لائے تھے — جنۃ البقیع مین مدفون کر دیے
کربلا کی راہ سے آئے نہین — یہ صحیح ہے معتبر ہے بالیقین
ابتدا سے انتہا تک معرکا — جو کہ تھا شاہِ حسین با صفا
سب کا سب مین لکھدیا تفصیل وار — جو جو پیش آیا بہ شاہِ نامدار
جو روایت مینے یہان لکھی نہین — بس کم و بیشی سے وہ خالی نہین
ہین روایت اسمین صدہا اور بھی — احتیاطا مین نہین اونکو لکھی
ختم قصہ کربلا کا ہو چکا — اوسمین کچھ لکھنا نہین باقی رہا

بیان حال یزید وغیرہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام

یا خداوندا ز بہرِ مصطفےٰ — اور از بہرِ شہیدان کربلا
اور از بہرِ حسینِ نامور — وز طفیلِ عابد نیکو سیر

ہو رہا تھا گریہ وزاری بکا — اور فغان و آہ و نالہ جا بجا
ہو رہا تھا ہر کوئی آلودہ غم — تھا زبان پر یہ ہوا کیسا ستم
کوئی کہتا تھا وہان سے وائے وائے — اور کوئی روتا تھا کہکر ہائے ہائے
ہر جگہہ ہر گھر مین تھی آہ و فغان — تذکرہ اسکے سوا کچھہ تھا نہ وہان
الغرض یہ دن بھی اوس سے کم نہ تھا — روز رحلت مصطفےٰ کی جو ہوا
جیسے اوس دن تھی مصیبت سب بہ عام — ایسے ہی اس دن مصیبت تھی تمام
ام سلمہ کا تھا غم سے تنگ حال — تڑپے تھین اس صدمہ سے ماہی مثال
یاد بار اونکو لگاتے تھے گلے — جو کہ تھے اہل حرم آئے چلے
لے گئین سبکو بروضہ مصطفےٰ — وہان ہر اک نے کی بہت زاری بکا
گریہ وزاری بہت وہان سب نے کی — اور مصیبت اپنی اپنی سب کہی
قبر پہ جاکر کے اُم المومنین — عرض یون کرنے لگین ہوکر حزین
یارسول اللہ ذرا دیکھو تو حال — آپ کا گھر ہوگیا سب پائمال
اور کیا امت نے ہے کیا کیا ستم — سر کیا فرزند تیرے کا قلم
اوسکے بھائی اور بھتیجے بھانجے — ساتھہ اوسکے اور جو اصحاب تھے
ظالمون نے کر دیا اون کو تمام — خاک و خون مین وہ ملائے نیکنام
آپ کی اولاد پر جو جو جفا — ظالمون نے کی ہے عالم ہے خدا
جو ہوا اونپر ہی اے سلطان دین — دیکھنے سُننے مین وہ آیا نہین

اِس روایت مین ہے اک گونہ نظر — اِس سے خالی ہین کتابین معتبر
ہو چکے تھے دفن شہدا پیشتر — لکھ چکا ہون وہ مفصل سب خبر
راستے سیدھی مدینے کے چلے — کربلا مین یہ نہین ہر گز گئے
چلتے چلتے جب ہوا یہ فاصلہ — پہونچا نزدیک مدینہ قافلہ
پہونچے جس دم حد مدینے پر امام — آئے استقبال کو ہر خاص و عام
ملکے ہر اک کرتا تھا زاری بکا — حشر اُس جا گہ پہ برپا ہو گیا
شہر یثرب مین ہوئے داخل جب — ہو گئے اہل مدینہ جمع سب
تھے مدینے مین کہ جتنے مرد و زن — خواہ بوڑھے خواہ لڑکے خواہ جوان
سب کے سب حاضر ہوئے آکر وہان — ملکے حضرت سے ہوئے گریہ کنان
ہو گیا جب جی بہلنے از دحام — شاہ کا عابد نے پہونچایا سلام
اور کہا شہ کی وصیت تھی مجھے — جانا ہو گا پھر مدینہ مین تجھے
ہر کسیکو میرا وہان کہنا سلام — اور مری جانب سے یہ کہنا پیام
تم نے مجکو جانے سے منع کیا — لیگئی آخر وہان مجکو قضا
قتل میرے سامنے کنبہ ہوا — اور بجز عابد نہین کوئی بچا
تین دن تک پانی سی تڑپا کیے — آخرش پھر سب کے سب مارے گئے
سُنکے یہ باتین ہر اک رونے لگا — غم سے اپنی جان کو کھونے لگا
عورتون پاس عورتین آئین تمام — مرد و زن کا ہو گیا وہان از دحام

روکے زینب کہتی تھین ململ کے ہاتھ | قافلہ جاوے نہین شبیر ساتھہ

روانہ شدن اہلبیت بطرف مدینہ

چلکے باہر شہر سے ڈیرہ کیا | شرط خدمت لایا نعمان سب بجا
رستے مین نعمان تھا خدمت گزار | تھا غلامان وارد لیل و نہار
ہوتا تھا اہل حرم کا جو کہ کام | خوش دلی سے اوسکو کرتا تھا مدام
ہر امر مین اونکا تھا یہ خیر خواہ | اونکا تھا آرام اسے مدّ نگاہ
وہ نہین ہوتا تھا غافل ایک دم | رہتا تھا اونکے شریک درد و غم
اوس سے راضی جملہ تھے اہل حرم | حبّ مین تھا اونکے یہ ثابت قدم
بعضے کہتے ہین براہ کربلا | قافلہ اہلِ حرم کا چلدیا
روز چہلم پہونچے اندر کربلا | جائے سابق پر کیا ڈیرہ کھڑا
لاشین شہداؤنکی مقتل مین پڑی | تھین تروتازہ نہ تھین چھوٹی سڑی
اس قدر وہانپر ہوا زاری بکا | مثل یوم القتل وہ دن ہوگیا
وہانپہ زین العابدین نے تین جا | لاش شہداؤنکو مدفون کردیا
یعنی اک جا لاش حسین نامور | دوسری جا گنج شہدا سر بسر
تیسری جا لاش عباس علی | فاصلہ سے تھی جو دریا پر پڑی
اور سر شہدا کے جو وہ لائے تھے | سانہ لاشون کے وہ مدفون کردیے
تین دن تک وہان رہے زین العباد | روز چارم چلدیے سب نیک زاد

پھر کہا اوسنے کہ حضرت کوئی کام — مجکو بتلاؤ کرون مین انصرام
یون کہا عابد نے دو ہین آرزو — ایک یہ بھجوا مدینے ہمکو تو
دوسرے یہ جملہ شہداؤن کے سر — کر حوالے اونکو مین لیجاؤن گھر
یون کہا اوسنے یہ دونون ہین قبول — جمع خاطر رکھو لے آلِ رسول
میر سامان کو یہ کہنہ بھیجی خبر — جلد حاضر کر تو سامانِ سفر
جملہ شہداؤن کے سر منگوا دیے — اور اک صندوق مین رکھوا دیے
اور کیا نعمان بشیر ہمراہ شاہ — اور کر دی سات نعمان کی سپاہ
اور تاکیداً یہ نعمان کو کہا — رانکی خدمتمین نہ کیجو کچھ خطا
خیریت سے انکو پہونچاؤ وہان — اور صفائی نامہ لاؤ اوسنے یہان
ہوگیا سامان مہیا سب وہین — اور ہوئے تیار زین العابدین
محملون مین بیٹھکر اہلِ حرم — رخصت ہوکر از یزید پرستم
ایک دن وہ تھا مدینے سے وہ شاہ — قافلے لے کر چلا با عزو جاہ
ایک دن اب ہے نہین وہ قافلا — ہے مدینے کو صرف عابد چلا
ہے ستم ہفتاد و دو کس آئے تھے — کربلا کے دشت مین وہ سب ہے
ایک عابد اوسنے ہے واپس چلا — وہ نہایت کھینچ کر کرب و بلا
جلد بے لیسرب کو سب اہلِ حرم — بیکسان مظلوم اور آلودہ غم
عورتین رو رو کے کرتی تھین صدا — قافلہ سالار تھا وہ رہ گیا

پھر حرم سے اس طرح کہنے لگا — بخش دو مجھ سے ہوئی ہے یہ خطا
لائق بخشش نہیں میرے گناہ — کر دیا شیطان نے مجکو تباہ
ہو غمین یہ بات عابد سے کہی — آپ ہین ابن حسن ابن جری
ہو رہا ہے میرے دل کو یہ یقین — کوئی صورت میری بخشش کی نہین
جرم یہ سرزد ہوا مجھ سے عظیم — مغفرت کیسے کرے میری کریم
جو کہ تم مقبول ہو اللہ کی — آل پاک ہو تم رسول اللہ کی
ہو عمل کوئی دیا کوئی دعا — مجکو للہ آپ وہ دیجے بتا
یون کہا حضرت نے در روز ازل — لکھہ چکا خلقت کے اللہ سب عمل
لکھہ چکا ہے منشی تقدیر سب — گو مٹا دے کوئی وہ مٹتا ہے کب
شکم مادر مین بھی یہ آیا نہ تھا — حال و ماں اوسکا خدا سب لکھہ چکا
حق تعالیٰ ہیگا غفار و رحیم — اور ستار العیوب ہے اور کریم
پڑھ تو ابوابین کی دائم صلوٰۃ — حق تعالیٰ دے تجھے شاید نجات
اوسکی برکت سے خداوند جہان — تجکو شاید دیوے دوزخ سے امان
وہ ہوا جب پڑھنے کو اوسکے کھڑا — تھر تھرا کر وہ زمین پر گر پڑا
ایک دن بھی وہ نہ اوسکو پڑھ سکا — کیونکہ تھا تقدیر مین دوزخ لکھا
جو مقدر مین ہو ٹل سکتا نہین — برگ بھی بے حکم ہل سکتا نہین
کس طرح اوس سے نماز ہوتی ادا — کیونکہ تھا بد شیع ظالم بے حیا

آل سے اونکے ہوئے تم زشت خو — کیا رسول اللہ کو دکھلاؤ گے رو
سُنکے یہ باتین ہوا ناخوش یزید — ایلچی سے یون لگا کہنے پلید
تو نہ قیصر کا جو ہوتا ایلچی — قطع کرتا مین زبان تیری ابھی
ایلچی شاہِ نصارا کا ہے تو — چھوڑتا ہون اسلیے اے تندخو
ورنہ کرتا قتل تجکو مین ابھی — چھوڑتا ہرگز نہ مین تجکو کبھی
یون کہا پھر ایلچی نے اوسکو وہان — شرم کیون کرتا نہین اے بدگمان
تونے خاطر شاہ کی رکھی نگاہ — اور نہ دی آلِ پیمبر کو پناہ
ہو چکا اتمام ان باتون کا جب — ہو گئی رخصت وہ مجلس سب کی سب

بارِ دیگر طلب کردن یزید اہلبیت را و برروے خود

پھر ہوا یہ حکم صادر از یزید — نام پر بس شرم بد ذات پلید
جو کہ ہین زندان مین اہلِ حرم — پاس میرے لا تو حاضر صبح دم
شمر لایا صبح کو اہلِ حرم — پاس اوسکے وہ جہان تھا پرستم
دیکھتی ہی وہ اوٹھا تعظیم کو — اور بجا لایا بہت تکریم کو
پھر کہا دی مینے تم سب کو امان — جس جگہہ پر تم کہو پہونچاؤن وہان
اور بہت عزت سے بٹھلایا اونھین — پہلے دیکھے تھا حقارت سے جنھین
پھر تعزیت کے یون کہنے لگا — کیا کرون یون ہی تھی تقدیرِ خدا
ہو گیا شیطان میرا اسدراہ — راستی سے مجکو پھیرا اوسنے آہ

ایلچی بولا کہ اے شاہ یزید — میری ہے اک بات بھی لائق شنید
سُم خرِ عیسیٰ کا ہے گا ایک جا — جاتی ہے قومِ نصارا وہان سدا
اور زیارت کرتے ہین وہان جاکر — خرچ کرتی ہین وہانپر سیم وزر
اور مجاور اوسکے آتے ہین جہان — سیم وزر دیتے ہین اونکو بیکران
اور مجاور جو ہے وہان قائم مقام — کرتے ہین گے اونکی تعظیم احترام
ہم خرِ عیسیٰ کی سُم کا احترام — جان ودل سے کرتے رہتے ہین مدام
مغفرت کا ہم سبب جانے ہین سُم — خاص آلِ مصطفےٰ جانو نہ تم
کیا محمدؐ کو نہین تم جانتے — کیا رسول اونکو نہین تم مانتے
اعتقاد اون سے نہ کیا رکھتے ہو تم — اونکا کیا کلمہ نہین پڑھتے ہو تم
یہ تھی اولاد اور ذریت نبی ؛ — تمنے ان کی خوب سی تعظیم کی
آب کے بدلے پلایا آب تیغ — بدلے زیارت سر کو کاٹا بیدریغ
زر کے بدلے اونکا لوٹا تمنے گھر — اور کیا پھر قید اونکو سر بسر
اور اگر تھے تم مسلمان دیندار — پھر کیا کسواسطے یہ زشت کار
تمنے کی بے عزتی آلِ نبی — اوسکے کلمہ کو پڑھتے تھے تم سبھی
واہ واہ کیسا مسلمان ہے تو شاہ — آلِ احمدؐ کو کیا تونے تباہ
قتل ہونے سے کہ جو باقی رہا — اونکو ظالم قید مین تو نے کیا
تونے بے پردہ کیے اہلِ حرم — شرع پر تونے کیا ظالم ستم

قتل اوسکا سب ہوا گنبد دہان
جو بچا وہ قید ہو آیا یہان

بولا تاجر کیا شرافت اوسکو تھی
جو خلافت کا ہوا وہ مدعی

نام اوسکا خاندان اوسکا ہے کیا
اور کیا سرزد ہوئی اوس سے خطا

درجواب اوسکے یہ خود بولا یزید
جو ہوا داعی خلافت کا شدید

خاندان اسکا ہے بے شک ہاشمی
باپ بھائی نے خلافت اسکے کی

نام اوسکا تھا حسین ابن علی
مادر اوسکی فاطمہ بنت نبی

یون کہا اوسنے کہ معلوم ہو گیا
یہ نواسا ہے محمد مصطفےٰ

یہ تمھارے ہے نبی جیو کا پسر
جسکا تمنے کاٹ کر منگوایا سر

سر کو ٹھکراتے تھے تم از جوب بید
اور کیا اوسکے حرم کو تونے قید

جو پیمبر حضرت داؤد تھے
مین یہ عاجز اونکی ہون اولاد سے

مجکو اونسے فاصلہ ہفتاد پشت
ہین یہودی اب تلک مجھسے درشت

نسب سترھوین مین ہون لاکلام
میرا کرتے ہین یہودی احترام

کرتے ہین مجکو یہودی سب سلام
میری کرتے ہین زیارت خاص و عام

دیتے ہین ہر سال مجکو سیم و زر
اور محافظ ہین مرے وہ سر بسر

اور محمد تھے نبی اسلامیان
اونکو گذرا ہوگا تھوڑا سا زمان

آل و ذریت سے اونکی یہ جفا
دیدہ و دانستہ ہے یہ کیا کیا

سُنکے یہ باتین وہ شرمندہ ہوا
کچھ جواب اوسکو نہ ہرگز بن سکا

کردیے قیدی روان جائے قیام | تھے وہ قیدی گنبد شاہِ ذوالکرام
لے گئے اوس سر کو جب دروازہ پر | پڑھتا تھا سورہ کہف وہان اک بشر
اوس سرِ بے تن سے آئی یہ صدا | مین عجب تر ہون نشانی خدا

جواب سوال شدن ایلچی شاہ نصارا تا جر یہود از یزید پلید

کرتے ہین راوی روایت بے شمار | لکھتا ہون وہ جو ہے لائق اعتبار
ایلچی شاہِ نصارا کا وہان | وہ بھی تھا حسب الطلب در حاضران
ایک سوداگر یہودی ناگہان | آگیا وہ بھی وہان سیر کنان
جس جگہہ پر تھا سرِ شبیر کا | بیٹھا تھا اوس جا یزید بے حیا
اور کھڑے تھے وہانپہ سب اہلِ حرم | تھے بقید ظالمِ اہلِ ستم
زینب و کلثوم عابد کے کلام | سُن چکے تھے وہانپہ ہر دو نیکنام
اور ٹھکرانا سرِ شبیر کا | ذہن مین دونون کے وہ بھی نقش تھا
ابتدا سے انتہا تک جملہ کام | جو جو اوس مجلس مین پائے انصرام
ہو گئے واقف ز جملہ کاروبار | غیر مذہب تھے مگر تھے ہوشیار
تھے زبان داں اور غایت ہوشمند | باتین اونکی تھین نہایت دل پسند
یون کہا ناجر نے اے شاہِ یزید | تم نہایت خوش ہو کیا ہی روز عید
یون کہا اوسنے نہین عید الفطر | مینے اک دشمن پہ پائی ہے ظفر
اک عرب دعویٰ خلافت کرتا تھا | قتل میری فوج نے اوسکو کیا

اور شرع کا نہین تو پاسی نہین — تیرے باتین ہین خدا کو ناپسند
ہے بلاشک تو ستمگر کینہ ور — اور خدا کا کچھ نہین ہے تجکو ڈر
قابلِ بیعت جو تو ہوتا اگر — باپ میرا کرتا بیعت نے خطر
منصفی کر اپنے دل مین اے شقی — جان دی اور تیری بیعت ہی نہ کی
منبر و خطبہ خلافت اے لئیم — باپ دادے کا ہمارے ہے قدیم
باپ و دادے نے کیا میرے جہاد — نہ بزرگون نے ترے اے بدنہاد
اور کیا تو نے ستم غایت یزید — کر دیا گنبہ ہمارا سب شہید
بس ہمارا اور تمہارا فیصلہ — حشر پر ہے منحصر یہ برخدا
سُنکے عابد سے بہت غصہ ہوا — اور کہا یہ طفل ہے لائق سزا
حاضران سے اک وہان بولا پکار — یہ ہے لڑکا اسکا کیا ہے اعتبار
باتون پر لڑکے کے ہونا پُرعتاب — نزد دانا ؤن کے یہ ہے نا صواب
یہ ستم دیدہ ہے لڑکا اور یتیم — ہے سزا دینی اسے کار ندیم
سلطنت حق نے تمھین کی ہی عطا — تمکو ہر دم چاہیے رحم و سخا
جب کہ اوس ظالم نے یہ باتین سُنی — درگذر کی اوسنے عابد سے وہین
شمر کو پھر یون دیا یہ حکم عام — قید یونکو رکھو در جاے قیام
سید الشہدا کا جو یہ ہیگا سر — بر درِ شہرِ دمشق آویزہ کر
جو کہ تھا شبیر کا موجود سر — طور سابق کے لیا رکھہ نیزے پر

تو نے بے پردہ کیے اہل حرم — آل پیغمبر کی اے اہلِ ستم
شمر سے پوچھا یہ کون ہین بی بیان — جو کہ یہ کرتی ہین یہان نوحہ فغان
یون کہا زہرا کی ہین یہ دختران — سید الشہدا کی ہین ہمشیرگان
بعدہٗ عابد کو اوسنے دیکھکر — شمر سے پوچھا یہ ہے کسکا پسر
یون کہا اوسنے یہ زین العابدین — ہے پسر شاہِ حسین پاک دین
اسکے دو بھائی گئے مارے وہان — یہ رہا زندہ اسے لایا ہون یہان
بولا زین العابدین سے یون یزید — باپ کی تیرے نہ بر آئی امید
چاہے تھا مسند خلافت پر وہ جائے — خطبہ و سکہ ہو رائج جا بجائے
اور ہر یک ملک سے آوے خراج — اور ہو جاوے میسّر تخت و تاج
پھر میسر یہ نہین اوسکو ہوا — وہ ہوا جو کچھ کہ چاہے تھا خدا
ناظمون کی معرفت مین نے لکھا — پھر نہ کی بیعت مری اوسنے ابا
گر مری بیعت کو کر لیتا قبول — رہتا اپنی جا پہ کیون ہوتا ملول
میری بیعت سے جو وہ منکر ہوا — اوسنے اس انکار کا پایا مزا
یون کہا عابد نے اوسکو در جواب — جو کہ تو کہتا یہی ہے ناصواب
واقعاس سے ہے زمانہ ہر کہین — کیون تجاہل کرتا ہی اے بدیقین
پس ہوا مشہور یہ نزدیک و دور — رہتا ہی تو گرم در فسق و فجور
پیتا رہتا ہے ہمیشہ تو شراب — اور ہین باتین تری اکثر خراب

مجکو اصحاب نبی تو جان کر — چھوڑتا ہے اس گھڑی اے کینہ ور
اور سر ٹھکرائے اوسکی آن کا — شرم کی یہ بات ہے اے بیحیا

حاضر شدن اہلبیت پیش یزید پلید

پھر دیا حکم حاضر ہون زندانیان — قید مین جو شمر لایا ہے یہان
کر دیا فوراً وہان سبکو کھڑا — جو کہ تھا شبیر کا گنبہ بجا
اون مین تھین بیوہ زنان طفلان یتیم — طفلون مین تھا کچھہ بڑا عابد علیم
زینب و کلثوم سکینہ کی خواہران — اور بھی جو تھین حرم کی بی بیان
سب تھے وہان بے پردہ اور ژولیدہ حال — بدر تھے پہلے ہوئے مثل ہلال
ہو گئے سب آنکر اک جا کھڑے — قید مین تھے جو کہ سب چھوٹے بڑے
زینب و کلثوم عابد فضہ جان — سب سے آگے تھے یہی ہر سہ کسان
سید الشہدا کا وہان رکھا تھا سر — پڑ گئی اُنکی جو اوس سر پر نظر
بس لپٹ سر سے گئین ہمشیرگان — گاہے لب چومین تھین اور گاہی دہان
روتے روتے ہر دو غش کر کے گرین — ہوش آیا بد عائین اوسکو دین
نفع دنیا سے نہ پاوے تو یزید — ہو بلا نازل کوئی تجھپر شدید
ہمکو جیسا تو نے ڈالا در بلا — تجھپہ نازل ہو جیو قہر خدا
تیری تو پردہ مین ہو وین بی بیان — اور ہون بے پرد علی کی دختران
خوف حق کا کچھہ نہین آیا تھین — مجمع مردان مین بلوایا ہمین

یون کہا اوسنے کہ اے شاہ یزید
کاٹے تیرے ہاتہ اللہ اے پلید

کیا نہین واقف تو کسکا ہے یہ سر
یہ رسول اللہ کا ہے گوشہ جگر

ایک مدت تک یہی دیکھا کیا
صاحب سر گو د احمدؐ مین رہا

پھیرتے تھے ہاتہ اس سر پر نبیؐ
جس سے گستاخی تو کرتا ہے شقی

سینۂ احمدؐ سے یہ کرتا تھا مس
جسکو ٹھکراتا ہے تو اے بوالہوس

تو جو ٹھکراتا ہے اسکو دم بدم
کیا نہین تجکو رہا عقبے کا غم

چومتے تھے ان لب و دندان کو
حضرت خیر البشرؐ اے تند خو

مارتا ہے ان پہ جو تو اب چھڑی
ہوگئی ہے عقل زایل کیا تری

توبہ کر تو اس سے ظالم نے حیا
حشر مین تو اسکا چکھے گا مزا

سُنکے غصہ مین بھرا وہ نامراد
اور لگا جھنجھلاکے کہنے بد نہاد

تو نہ ہوتا کاش اصحابِ نبی
سر کو تیرے کاٹ لیتا مین ابھی

تو جو اصحاب ہے رسول اللہ کا
اسلیے آتی ہے مجکو اب حیا

شرم یہ مانع نہ ہوتی گر مجھے
مین نہ ہرگز چھوڑتا زندہ تجھے

یون کہا سُمرہ نے اے نادان امیر
بات تیری کس طرح ہو دلپذیر

مجھسے باعث ہوتے اصحاب رسول
درگذر کرتا ہے تو اے بوالفضول

آل سے اونکے نہ کی کیون درگذر
ہین صرف تیری یہ حیلے اور مکر

گر نبی جیؐ کا تجھے ہوتا خیال
قتل کیون کرتا تو ظالم اونکی آل

سامنے سے وہ الگ اوسکے ہوا — اور سرِ شبیر وہان رکھا رہا
درحقیقت دل مین تھا وہ شاد کام — کرتا تھا باتین بناوٹ کی تمام
جو ہوا یہ اوسکی مرضی سے ہوا — یہ بناوٹ سے صرف اوسنے کہا
ہاتہ مین تھی اوسکے اوس دم جو بید — سر کو ٹھکرانے لگا وہ ناامید
شمر سے جب ہو گیا فارغ یزید — سر پہ وہ کرنے لگا جور شدید
برلب ودندان شاہ نامور — مارتا تھا چوب کو وہ فتنہ گر
کہتا تھا یہ تھا غلط میرا گمان — یعنی شبر ہو گا پیر و ناتوان
چہرہ پر نہایت ہے اسکے آب و تاب — ریش و سر محفوظ ہیگی از خضاب
درحقیقت اب تلک ہے یہ جوان — کچھ بڑھاپے کا نہین اسکے نشان
اور نہایت کر رہا تھا انبساط — چہرہ پر اوسکے فروزان تھی نشاط
جب زیادہ کی اہانت سر کی وہان — رو پڑی وہان چند کس درباریان
اور وہ بولے تو گستاخی نکر — سینۂ احمدؐ سے یہ لپٹا ہے سر
باز آ اِس سے تو ظالم باز آ — اِس طرح کی ہے یہ حرکت ناسزا
کہنا اوسکا اوسکو آیا ناپسند — سمجھا یہ شبیر کے ہین دردمند
یون لکھا دیکھا ہے مین نے ایکجا — ہفت کس کو قتل وہان کروا دیا
اور نہ آیا اپنی حرکت سے وہ باز — بلکہ زیادہ تر ہوا وہ فتنہ ساز
سُمرہ نامے اک صحابی تھا وہان — دیکھ یہ حالت ہوا گریہ کناں

قتل اسنے کر دیے صد ہا جوان — اور وہ جو جو منتخب تھے پہلوان
سامنے اسکے کوئی پڑتا جو تھا — فوت کا چکھتا تھا وہ فوراً مزا
باوجود اسکے یہ تھا تشنہ دہان — کرتا تھا زیر و زبر لشکر کو وہان
مین بھی اک مدت سے ہون جنگ آزما — ایسا مین دیکھا نہین ہے دوسرا
کیا کرون اسکی شجاعت کا بیان — لڑنے سے عاجز تھے اسکے پہلوان
کاشکے ہوتا نہ یہ تشنہ دہن — بس جدا کرتا ہزارون سر ز تن
درحقیقت تھا شجاع الاشجعین — مین نے تو ایسا کہین دیکھا نہین
قتل مینے آخرش اسکو کیا — بخشیے انعام اسکا اے شہا
بن پڑا ہی یہ صرف مجھسے ہی کام — جس سے گھبراتا تھا وہان لشکر تمام
سُنکے یون کہنے لگا اوس سے یزید — یہ ہوئی ہے تجھسے حرکت ناسعید
جو کہ تھا ایسا بہادر نامور — قتل کیون تونے کیا اے بے ہنر
پاس میرے زندہ لاتا گر اسے — مانگتا جو تو سو دیتا مین تجھے
ہے یہ لایق قتل مین تجکو کرون — اور بہاؤن گرد سر کے تیرا خون
شمر نے گھبرا کے یہ اوس سے کہا — درحقیقت یہ نہین میری خطا
یہ خطا ہے صاف ابن زیاد کی — تیری مرضی کی خبر مجکو ندی
عمر نے جس طور تھا مجھ سے کہا — اوسکے کہنے کے بموجب مین کیا
خشمگین ہو کر وہ یون بولا شتاب — سامنے سے جا تو اے خانہ خراب

آگاہ شدن یزید از آمدن اہلبیت قید شدہ و سر امام حسین مظلوم متصل دمشق

رفتہ رفتہ پہونچے نزدیک دمشق — اور ہوا آگہ یزید اہل فسق

اک مکان اوسنے کیا آراستہ — زیب و زینت سے بہت پیراستہ

بیٹھکر اوسنے دیا یہ اذن عام — ہو وین حاضر یہان کے وُساء تمام

اور جو ہون ساکنانِ ملکِ غیر — حاضر آوین یہان پہ دیکھین آکے سیر

ہوگیا جمع وہان اک اژدحام — جس قدر تھے شہر مین از خاص و عام

الغرض پہونچے یہ سب پیشِ یزید — لہو بازی مین تھا شاغل وہ پلید

شمر نے جاکر کیا اوسکو سلام — اور کہا عشرت رہے تجکو مدام

قیدیونکو کر دیا وہان پر کھڑا — اور کہا فتح مبارک ہو شہا

اور کہا لایا ہون مین یہان کاٹ کر — جو کہ تھا شاہِ حسینِ نامور

اور حرم لایا ہون اوسکے قید کر — ہین وہ موجود آپ کے پیشِ نظر

ہو مخاطب شمر سے اوس نے کہا — سر جو مقتولون کے لایا ہی وہ لا

رکھدیے سب اوسنے وہ پیشِ نظر — جو کہ شہزادون کے تھے موجود سر

پوچھتا تھا حال ہر سر کا یزید — اور بیان کرتا تھا یہ شمرِ پلید

پھر لگا کہنے وہ ظالم نے حیا — کون سا ہے حسینِ باصفا

شمر نے تب وہین سر شبیر کا — پاس اوسکے رکھدیا اور یون کہا

لکھ چکا ہون اوسکو مین ای دوستان ہے فضول اوسکا اعادہ اب یہان

بس یقین کامل اوسے ہسکا ہوا حافظانِ سر سے اوسنے یون کہا

شب کو یہ سر دے مجھے اے اہلکار اسکے عیوض دو نمین درہم دس ہزار

لالچ زر سے اوسے سر دیدیا جو کہا تھا اوسنے اوس سے لے لیا

دیر مین راہب وہ سر کو لے گیا تخت پاکیزہ پر اوسکو دھر دیا

غسل دیکر اور معطر اوسکو کر باادب بیٹھا وہ سر زانو پہ دھر

کھل گیا اوسپر الوہیت کا باب اوتری انوار الٰہی نے حساب

آتے تھے وہانسے فرشتے جوق جوق کرتے تھے تعظیم سر کی فوق فوق

آئین ارواحین نبی اور اولیا دیر سارا روضہ رضوان بن گیا

آئے اوس مجلس مین احمد مجتبےٰ اور زہرا اور حسن اور مرتضےٰ

ابتدا آدم سے تا عیسیٰ نبی مصطفےٰ کو سب نے تعزیت ہی دی

صبح کو سر وینمین راہب نے وہان لایا غدر و حیلہ اسکی درمیان

آخر شب لشکر نے سر واپس کیا منزل آیندہ کو لشکر چلدیا

بس مسلمان ہو گیا راہب وہان ساتھ ہوا عابد کے وہ خدمت کنان

زندگی نے اسکے کی حب تک وفا وہ رہا آل نبی پر جان فدا

فوج کو درہم جو تھے اوسنے دی رستے مین تقسیم وہ کرنے لگی

ہو گیا ہر ایک درہم خاکسار رہ گئے محروم سب یہ نابکار

جون سی منزل مین ٹھہرین تھے یہ سب — بس کرامت ہوتی تھی وہان بیشتر

ایک منزل مین کیا جا کر مقام — وہان پہ ٹھہرا قافلہ سارا تمام

اک پرانا دیوہرا اوس جاگھہ پہ تھا — زیر دیوار اوسکے ٹھہرے اشقیا

وہان لگے کھانے شمر پینے شراب — اور بجانے وہان لگے چنگ و رباب

غیب سے اک آہنی نکلا قلم — شعر عربی وہان کیا جو سی رقم

ارجوا امۃ قتلت حسینا — شفاعتہ جدہ یوم الحساب

بحر اسکی اور دیگر ہے زبان — اسکا مضمون لکھتا ہونگا مین یہان

وای امت پر کرے قتل حسینؑ — اور شفاعت چاہین از اصل حسینؑ

مغفرت کی اپنی رکھتے ہین امید — اور کرین آل پیمبر کو شہید

ایک اور راوی نے ہے ایسا لکھا — شعر پانصد سال سی یہ تھا لکھا

دیر مین رہتا تھا راہب کہنہ سال — دیکھنے نکلا وہ اوس لشکر کا حال

رکھے تھے جس جا پہ شہدا اونکے سر — اون سرون پہ جا پڑی اوسکی نظر

نور زیادہ اونمین سے اک سر پہ تھا — اور نظر آتی تھی وہان قدرت خدا

اور تجلی نور تھی اوس پر عیان — اور ملائک تھے صفین باندھی وہان

پوچھا اوسنے یہ کسکا ہے سر — یون کہا سر ہے حسینؑ نامور

ہے علی مرتضےٰؑ کا یہ پسر — شافع الامۃ کا ہے گوشہ جگر

شعر اوسکو وہ بھی وہان یاد آگیا — جو کہ پانصد سال سے تھا وہان لکھا

والرقیم کا نوا من آیا تنا | جب پڑھا اوس سر نے اور لیے سُنا
عرض کی اوس سر سے اے عالی نسب | قصہ زیادہ تر تمھارا ہے عجب
مومنو اس سے بھی زیادہ اور حال | راویان لکھتے ہین اوس سر کا کمال
لیک پایا اونمین مین نے اختلاف | اسلیے لکھا نہین رکھنا معاف

روانہ شدن اہلبیت از ندانیان کسوی دمشق

کرنا تھا جو کچھ کہ ابنِ زیاد کو | کر چکا وہ سب شریر تند خو
جو کہ تھے زندان مین زندانیان | کر دیا سوے دمشق اونکو روان
کیونکہ تھا مسند نشین وہان پر یزید | ساتھ اونکے کر دیا شمر اہل کین
شمر وہان سے چلدیا حاصل کلام | یہ کیا پھر اوسنے رہ مین انتظام
نیزون پر شہداؤنکا سر رکھ لیا | تاکہ عبرت ہو ہر اک کو بر ملا
سب کے آگے سر حسینِ نامور | اوس سے پیچھے اور شہداؤنکے سر
اونسے پیچھے تھے اسیرانِ حرم | گرد اگرد اونکے تھین فوجین پر ستم
شترون بے پردہ پہ عترت تھین سوار | اور عابد اون کی کھینچے تھا مہار
سید الشہدا کا سر تھا پیش پیش | اور کرامت ہوتی تھی وہان بیش بیش

فرو کش شدن قافلہ متصل یک دیر و ظہور کرامات

قتل کا ذب ابن کا ذب ہو گیا — کفر کا کچھ اور بھی کلمہ بکا
ایک عبد اللہ حنیف اوسجا پہ تھا — سنکے یہ خطبہ کھڑا وہ ہو گیا
اور کہا جھوٹا ہے تو اور تیرا باپ — جھوٹے وہ جنسے تو رکھتا ہی ملاپ
جھوٹا وہ جسنے کیا تجکو امیر — جھوٹے تیرے اور اوسکے سب مشیر
بولتا ہے جھوٹ اب تو اے لعین — جھوٹا وہ جسکو ترا آوے یقین
ہیگا منبر یہ مقام راستان — نہ کہ جھوٹون کے لیے اے بدزبان
جو ہے منبر وہ ہے صدیقونکی جا — نہ کہ تیرے واسطے اے بے حیا
تو نے اولاد پیمبر قتل کی — خوف کچھ تجکو نہ آیا اے شقی
جو کیا تو نے اونھین خوار و ذلیل — دوزخی ہے تو بلا شک بے دلیل
بھر گیا غصہ مین وہ مردود دین — پر ڈرا یلوہ نہ ہو جاوے کہین
پھر منادی کو بلا کر یون کہا — اس سر شبیر کو لے کر تو جا
پھیرنا تو اسکو ہر کوچہ گلی — اور یہ کہنا سر یہ ہے ابن علیؑ
یہ ہوا تھا باغی از شاہ یزید — یہ ہوا اسواسطے آفت رسید
جو کوئی آیندہ کو ہوگا بغی — یہ سزا دی جائے گی اوسکو بھی
رکھ لیا نیزہ پہ اوسنے شہ کا سر — اور لگا اوسکو پھرانے دربدر
زیدارقم سے روایت ہی یہان — لیکے سر آیا کھڑا تھا مین جہان
سر وہ نے تن نیزہ پر رکھا جو تھا — بس وہ سورہ کہف کو پڑھتا ہی تھا

میں نے دیکھی ہے یہ حالت بارہا — چومتے تھے ان کو محبوبِ خدا
جائے بوسہ تو رسول اللہ کو — ہے غضب ٹھوکر اوے یون گستاخ ہو
سنکے اسکو وہ بہت غصہ ہوا — اور کہا بیٹھی رہو ہے تمکو کیا
زید بولا پڑھتا ہو میں اک حدیث — زیادہ تر تو جس سے غصہ ہو خبیث
ایک دنکی کہتا ہون میں واردات — میں تھا وہانپر اور چندین نیکذات
مصطفےٰ کی دائین بائین ران پر — بیٹھے حسنین اپنے گھر سے آنکر
سر پر اونکے ہاتہ رکھکر کے رسول — یون لگے کہنے یہ ہین ابنِ بتول
یہ امانت ہے گی میری نے بہا — مومنو کو سونپتا ہون یا خدا
انکو سونپون ہون خداوندا تجھے — جانتا ہے تو عزیز ہین یہ مجھے
پوچھتا ہون تجھسے میں اے بدحواس — کیا کیا حکمِ نبی کا تو نے پاس
خوب ہوئے ہو تم امانت کے حفیظ — دے پناہ ایسون سے اللہ الحفیظ
کیا کیا تو نے امانت کا نباہ — حشر مین بیشک تو ہوگا روسیاہ
کلمہ پڑہتے تھے کہ تم جسکا سدا — قتل اوسکی آل کو تمنے کیا
ہے غضب تم آپکو مومن کہو — اور ہمیشہ کار شیطانی کرو
بولا ابن زیاد ہی تو اصحاب نبی — ورنہ کرتا قتل مین تجکو ابھی
بعد ازان ابن زیاد منبر پہ چڑھا — وہان کھڑا ہوکر کے یون خطبہ پڑہا
شکر کرتا ہون بدرگاہِ خدا — شام کے والی کو کی فتح عطا

ہم ہین چندین اسجگہہ بیوہ زنان — اس سوا محرم نہین کوئی یہان
قتل سے ابتک نہین سیری ہوئی — ہوچکا ہے قتل گھر بار نبی
خون کرنے کی جو باقی ہے ہوس — قتل کرتو ہمکو ہم ہین چند کس
قتل عابد سے تو للہ باز آ — اسکے بدلے ہین ہمارا خون بہا
اوس سے کی زینب نے اس ڈھب سے کلام — رحم آیا اوسکو عابد پر تمام
تھا اگرچہ وہ نہایت سنگدل — ہوگیا پر موم سے بھی مضمحل
ہوگیا غصہ فرو اوسکا تبھی — باز آیا قتل سے اوسکے شقی
اور کہا رحم آگیا ہے اب ہمین — رکھو لیجا کر کے زندان مین انھین
مینے دی اب قتل سے انکو امان — کردیے پھر سب کو زندان مین روان
شمر سے بولا سر شبیر لا — اوسنے وہ لاکر کے فوراً رکھدیا
سر حسینؑ نامور کا دیکھکر — اور لگا ہنسنے وہ ظالم کینہ ور
ہاتھ مین تھی اوسکے اوس دم اک چھڑی — اوس سر بے تن کے دانتونپر دھری
اوس چھڑی سے ٹھوکے تھا دندان کو — دیتا تھا ایذا سر بیجان کو
کہتا تھا اسنے امامت کا مزا — چکھ لیا ہے آن کر در کربلا
اور کبھی کہتا تھا اے شاہ حسین — جو نہ کی بیعت ہوئی ہے اب تو عین
زید ارقم ایک صحابی تھا وہان — دیکھکر یہ حال رویا بیکران
یون کہا اوسنے کہ اے ابن زیاد — باز اس حرکت سے آ ای بدنہاد

کرنے سے انکار بیعت کے بھلا — قتل مسلم کا ہوا کیسے روا
شہ نے چاہا چھوڑنا یہ مملکت — اور تو ابع شہر ہائے سلطنت
تو نے دی اوسکی اجازت بھی نہین — وہ چلے جاتے یہانسے پھر کہین
شام کے والی پہ جانا چاہا جب — سدّرہ کی تو نے اوسکی فوج تب
بند پانی تو نے کروایا وہان — اور کرائے قتل وہان تشنہ دہان
سچ بتا تیرا کیا تھا کیا گناہ — جسکے بدلے مین کیا تو نے تباہ
بس ہمارا اور تمھارا حشر پہ — پیش ہوگا قصہ پیش دادگر
اس طرح کی باتین جب اوسنے سُنی — ہوگیا غصہ نہایت تر و وہین
یون کہا ابن زیاد نے ہو خشمگین — یہ ہے نسل فاطمہ رکتی نہین
یہ ہے نسل فاطمہ رضہ اور مرتضا رضہ — جانتا ہون انکا ہو وے خاتما
یون کہا جلاد کو تو قتل کر — اور نہ کر کچھہ دل مین اپنی خوف و ڈر
کو تواں شہر اوٹھا بد گمان — تاکہ عابد کو کرے وہ قتل وہان
دیکھہ زینب کی ہوئی حالت تباہ — ہوگئی عابد کی وہ پشت پناہ
لے لیا زینب نے اوسکو پشت پر — ہوگئی مظلومہ صاف اوسکی سپر
زینب و کلثوم حائل ہوگئین — اپنے مرنے پر وہ مائل ہوگئین
یون کہا ابن زیاد سے زینب نے وہان — او لگا مار ہمکو جتنی ہین زنان
یہ ہے بے جرم اس سے ظالم در گذر — کچھہ تو اب بھی دل مین اپنے خوف کر

تب کسینے اوسکو محفل سے کہا — عورتون کے کہنے پر تو اب سنجا
عورتونکی باتین ہوویں تیز تر — پیش و پس کی کچھہ نہین رکھتین خبر
یہ خصوصًا ہین ستمدیدہ زنان — انکے کہنے پر نہ ہو تو بدگمان
کہنے سے کی اوسکے اوسنے درگذر — اور عابد پر پڑی اوسکی نظر
شمر سے پوچھا یہ ہے کسکا پسر — جو کہ یہ بیمار ہے اور مردہ تر
یون کہا یہ ہی پسر سلطانِ دین — نام اسکا ہیگا زین العابدین
دو ہوے ہین بھائی اسکے وہان شہید — یہ رہا باقی تھا بیمار شدید
بولا عابد سے وہ ظالم نے حیا — باپ نے تیرے نہ کچھہ اچھا کیا
کاش کر لیتا وہ بیعت کو قبول — تم بھی اور وہ بھی نہ ہوتے کچھہ ملول
درجواب اوسکے یہ عابد نے کہا — کیا تو بکتا ہے نجس اے ناسزا
سختیان دنیا کی ہین گی مثل باد — سختیان عقبیٰ مین تا ابدالاباد
طالب بیعت کا تھا شہ سے یزید — شاہ کی دانست مین تھا وہ پلید
کرتا تھا ہر وقت وہ فسق و فجور — ظالم و سفاک بددین پر غرور
رہتا تھا ہر وقت در لہو و لعب — نے سبب کرنا تھا خلقت پر تعب
تھا وہ زانی پیتا تھا ہر دم شراب — کرتا تھا ہر دم گنہ وہ بے حساب
کار شرع مین تھا غافل اور سست — کرنا بیعت کا تھا اوس سے نادرست
کرنا بیعت کے خلافِ شرع تھا — تھا خلافِ شرع کب شہ کو روا

لیکے سر شہدا کے اور اہل حرم | پیش ابن زیاد بانیِ ستم
کر دیے اہل حرم کو وہان کھڑے | اور سر شہدا کے وہا نیزہ رکھدیے
قیدیون کو دیکھہ بولا ابن زیاد | جرم کی تمکو ملی ہے حق سے داد
سرکشی کی تمنے از شاہِ یزید | اسلیے تمکو ہوئی سختی شدید
یون کہا کلثوم نے اے نابکار | کرب اور راحت ہے از پروردگار
تھا ہمارا اور تمھارا امتحان | صبر و شکر و ظلم تا ہووے عیان
صابرین اور ظالمین کی شان مین | آیتین موجود ہین قرآن مین
شکر حق ہے ہم ہوئے از صابرین | ہے تاسف تو ہوا از ظالمین
بس ہمارا اور تمھارا روز حشر | ہو ویگا انصاف کیا کرتا ہی فخر
ہم ہین آل پاک احمد مجتبےٰ | تو ہے اولاد زیاد بے حیا
ہم مین تجھہ مین فرق ہیگا روز و شب | جانتی ہے تمکو ہمکو خلق سب
کس لیے کرتا ہے ظالم تو غرور | دائرے اسلام سے تو ہیگا دور
دن قیامت کے ہمارا اور ترا | ہوگا دائر قصہ پیش کبریا
اپنے اس کردار کا چکھنا مزا | حشر کے دن دیکھہ لینا تو جزا
ہمنے کھینچین جس قدر یہان سختیان | عیش ہوگی ہمکو جنت مین وہان
جس قدر تو نے کیا آرام یہان | تجکو وہان دوزخ ملیگی بیکران
سنکے یہ باتین ہوا وہ پر عتاب | چاہا وہان کلثوم کو دینا عقاب

اہل کوفہ دیکھہ اونھین رونے لگے — دل مین شرمندہ بہت ہونے لگے

یون کہا کلثوم نے حق سے ڈرو — مار کر مظلوم کو کیون روتے ہو

تمنے بلوا کر کیا ہمکو تباہ — روتے ہو دکھلانیکو اب رو سیاہ

مار کر کے شہ کو کیون روتے ہو تم — دین تو کھویا دنیا کیون کھوتی ہو تم

تھی عیان اہلِ حرم پر بیکسی — اضطراری نے قراری بے لبسی

حال پر اون کے کوئی کر کے نظر — دیکھہ مقتولان کا نیزون پہ سر

دیکھہ کوئی عابد بیمار کو — اور سکینہ دختر لاچار کو

سر برہنہ دیکھکر آل نبی — دل مین اپنے رحم کھا کر کے کوئی

بھوک کا اونکی کوئی کر کے خیال — اور اونکا دیکھکر ژولیدہ حال

باندھکر کپڑون مین میوہ اور طعام — پاس اونکے پھینکتی تھی خلق عام

چادرون مین باندھکر کے کوئی نقد — پھینکتے تھے پاس اونکے اہل درد

کرتی تھین زینب اونھین واپس دمین — کہتی تھین لایق پذیرائی نہین

زینب و کلثوم کرتی تھین کلام — صدقہ لینا ہمکو ہے مطلق حرام

کہتی تھین ہم سب ہین آلِ مصطفےٰ — صدقہ لینا ہمکو کب ہیگا روا

یہان تلک لڑکا کوئی لیتا اوٹھا — مُسترد کرتی تھین وہ اہل سخا

رفتن اہل حرم پیش ابن زیاد

جو محافظ تھا اسیران و سران — پیش ابن زیاد کے آیا وہان

قید کردہ روانہ نمودن اہلبیت شہر کوفہ

بعد قتلِ شاہِ دین عالی ہمم — قید خیمہ مین تھے جو اہل حرم
صبح کو کر اونکو شتر و نیر سوار — شترون کی عابد نے کھچوائی مہار
نیزون پر شہدا کے سر کو رکھ لیے — قیدیون کو لے کے کوفہ کو چلے
سر برہنہ پا برہنہ تھے حرم — اور نے پردہ تھے وہ والا ہمم
ہے غضب اب دیکھین ہین اونکو شقی — غیر نے دیکھا نہ تھا جنکو کبھی
اور عابد کھینچے شترون کی مہار — پا پیادہ جو کہ رہتا تھا سوار
الغرض جب پہونچے حدِ کوفہ پر — ٹھہرین تا آسودہ ہو وین از سفر
پہونچی ابن زیاد کو پھر یہ خبر — آتے ہین قیدی و ہم شہدا کے سر
اک مکان آراستہ اوسنے کیا — اوسمین بٹھیا آنکر وہ نے حیا
کوفہ کے سردارونکو بلوایا وہان — اور کہا دیکھین تماشا آکے یہان
جمع وہان پر ہوگئی خلقت کثیر — جو کہ تھے کوفہ کے سب برنا و پیر
شہر مین داخل ہوئے اہل حرم — سر برہنہ شتر و نیر ہے ہے ستم
کھینچتا عابد تھا شترون کی مہار — ننگے پانؤن پانونمین سو سو تھے خار
گرد دشمن ہاتہ مین نیزہ لیے — نیزون پر شہدا کے سر رکھے ہوئے
موے ژولیدہ سی مستورات تھین — اونٹو نیر نے پردہ وہ ہیہات تھین
جنکا پلہ بھی نہ دیکھا تھا کبھو — لائے نے پردہ اونھین ہے ہے عدو

ہر کسیکو ہو گیا کامل یقین — ہو چکا ہے قتل وہ سلطانِ دین
بھر گیا گھر اہلِ حرمہ کا تمام — عورتین حاضر ہوئین سب خاص و عام
ہو گیا خانہ بنی ماتم سرا — ہر طرف سے ہو رہی تھی ہائے ہائے
ہو چکے جب قتل وہان حضرتِ امام — اور ہمراہی بھی حضرت ذوالاکرام
لاشین شہدا کی رہین وہین پڑی — دفن کی نوبت نہ اونکی وہان ہوئی
جو کہ مخلص تھے ہوئے سارے شہید — اور ہوئے اہلِ حرم بند شدید
تین دن تک وہان رہین لاشین پڑی — شیرِ صحرائی نے وہان چوکی بھری
تا نہ دین تکلیف اونکو جانور — اور نہ دشمن آوے کوئی پھر ادھر
ایک عاصر گاؤن تھا دریا اوپر — اوسمین رہتے تھے مسلمان بشیر
تیسرے دن آئے جمع ہو کے وہان — جملہ شہداؤنکا مقتل تھا جہان
دست و پا اور سر پڑے تھے چند جا — جملہ شہداؤن کو اک جا پر کیا
لاشِ حسین ابنِ علی کی ایک جا — دفن کر دی پڑھ نمازین اور دعا
دوسری جا گنج شہدا کا کیا — وہان نمازین اور دعائین کین ادا
دفن اک جا وہ کیے زیرِ زمین — ہو گئی بس وہ زمین خلدِ برین
کہتے ہین لاش ایک جا عباس کی — فاصلہ پر اوس جگہہ سے تھی پڑی
اونکو اوس جا پر ہی مدفون کر دیا — گنج شہدا مین نہین لائے اوٹھا
اصل مطلب کرتا ہون پھر مین شروع — ہو چکے سب ختم یا اوسکے فروع

پاس حضرت کے تھے دو شیشے دھرے — خونِ خالص سے تھے وہ بھرے بھرے
عرض عبداللہ نے کی یا رسول — خاک آلودہ ہو اور کیون ہو ملول
اور شیشون مین یہ کیسا خون ہے — آپ کا دل کس لیے محزون ہے
بولے عبداللہ سے حضرت مصطفےٰ — آتا ہون اب کربلا سے مین چلا
کربلا مین جو علی کا باغ تھا — کر دیا بادِ خزان نے سب فنا
قتل میرا ہو گیا گوشہ جگر — جو کہ تھا شاہ حسین نامور
ہو گئے تشنہ دہان سارے شہید — اقربا اور یار تھے جتنے سعید
خون اک شیشہ مین ہی شاہ حسین — دوسرے مین جو تھے ہمراہ حسین
جاگے عبداللہ ہوا اونکو یقین — قتل بیشک ہو گئے سلطان دین
روتے نکلے گھر سے عبداللہ برون — سوچے تحقیق اسکی اب کیونکر کرون
پاس ام سلمہ کے پہونچے وہین — عرض کی اونسے کہ ام المومنین
اِس گھڑی پرسون یہ دیکھی ہی خواب — اِسکی کیا تعبیر ہے والا خطاب
ام سلمہ لائین وہ شیشہ اوٹھا — جس مین تھی خاک عطیہ مصطفےٰ
ہو گئی وہ خاک اوسمین خون فشان — قتل شہ کا تھا یہی کامل نشان
ام سلمہ روئین گھر مین چیخ مار — ہو چکا قتل حسین نامدار
فاطمہ صغرا وہان رونے لگی — رونے مین جان اپنی کو کھونے لگی
شاہ کے ہمرہ تھے جس جس کے قریب — رو رو کر کہتے تھے وہ سب بالضیب

لاشون کے تن سے اوتارے سر و ہین — کر دیا ہر ایک کو ننگے بدن
لاشون پر پھر گھوڑی دوڑائی وہان — توڑ ڈالے اونکے نازک استخوان
گھوڑے دونسے کرتے تھے لاشین پائمال — ہوتے تھے خوش اپنے دل مین بدگمان
اور تن نازک جو تھا اونکا لطیف — خاک و خون مین کر دیا اونکو کثیف
اِس سے بھی فارغ ہوئے جب اہل کین — اپنی اپنی جا گئے وہ بدیقین
رونے کی سر پیٹنے کی بات ہے — قید ہون آلِ نبی ہیہات ہے
ایک مطلب اور لکھتا ہون یہان — پھر لکھون گا قصۂ زندانیان

حال پیدائش حضرت امام حسین علیہ السلام و خواب دیدن عبداللہ

پانچوین شعبان تھی اور سن تھے چار — جب ہوئے پیدا حسین نامدار
سال ہجری اون دنون تھی شصت و یک — جبکہ حنبت کو گئے یہ بے دھڑک
عمر تھی چھپن برس پنج ماہ کی — جب شہادت ہو چکی اوس شاہ کی
روز جمعہ دسوین تھی شہر الحرام — دن ڈھلے پر ہو چکا قصہ تمام
اک مدینہ مین جو فخر الناس تھے — نام عبداللہ بن عباس تھے
تھے وہ اصحاب رسول مجتبےٰ — تھے وہ عموزاد بھائی مجتبےٰ
اپنے گھر مین سوتے تھے وہ اے عزیز — دیکھتے یہ خواب مین وہ بامتیز
روز جمعہ دسوین تھی وقت زوال — خواب مین آئے رسولِ ذوالجلال
آپکی آنکھون سے تھے آنسو رواں — اور کرتے تھے بہت آہ و فغان

اور خیمہ شاہ کا بھی لُٹ چُکا — اور صرف زین العباد اونسے بچا
عورتین سب ہوگئین خیمہ مین قید — خوف اور غم سے تھین لرزان مثل بید
کیا کہون اونپر ہوا جیسا ستم — کم ہوا دنیا مین بھی ایسا ستم
چاہون تھا مین سب کرون اوسکو رقم — کانپتا ہے دل نہین چلتا قلم
مختصر سا حال کچھہ لکھتا ہون مین — جو سُنا ہی مینے وہ کہتا ہون مین

بیان گریہ و بُکا زینب و کلثوم و سکینہ و عابد

زینب و کلثوم کرتین تھین بُکا — کہتین تھین کیا تھا الٰہی کیا ہوا
کہتین تھین تم ہو کہان مادر پدر — اپنے گھر کی کیون نہین لیتے خبر
قہر کی بجلی گری ہے گھر پہ آج — جل گیا سب گھر گیا لُٹ آج راج
گاہ کہتی تھین کہ یا حضرت رسول — آکے دیکھو تو ذرا خانہ بتول
آج اوسکا گھر گیا سارا اوجڑ — آکے للّٰہ لیجیے یہان کی خبر
تمنے سونپا اونکو جو اُمت کو تھا — خوب وہ اوس حکم کو لائے بجا
مُنہ اور سر تک ہاتھہ گاہی لاتی تھین — پھر وصیت بھائی کی یاد آتین نہین
ایسا ہی عابد سکینہ کا تھا حال — غم سے رو رو کر وہ ہوتی تھی نڈھال
ایسا ہی عابد کی حالت ہوتی تھی — اور سکینہ پیٹتی اور روتی تھی
قوم بد جس دم فراغت کر چکی — پھر اذیت دینے شہدا کے چلی
اکثرون کے سر کو کاٹا تن سے آہ — اور دیا ہر سر کو جھنڈے پر چڑھا

حکم قطعی ہے یہ ابنِ زیاد کا — جو کہ افسر ہے ہمارا اور ترا
جو لڑے تم سے لڑو جا کر وہان — صلح چاہے جو اوسے دیجو امان
جس سے مطلب تھا سو وہ مارا گیا — کون اب لڑنیکے یہان قابل رہا
بے اجازت حکم کے حارث نے جو — مارے مسلم کے تھے وہان فرزند دو
کاٹکر سر لایا ابن زیاد پاس — اوسکو تھی انعام کے ملنے کی آس
دیکھ ابنِ زیاد نے طفلون کے سر — یون کہا حارث سے تو ہی فتنہ گر
کیون نہ لایا انکو تو زندہ یہان — کیون مرے بے حکم ماری انکی جان
اِس عدول حکمی مین قید اوسکو کیا — بعد ازان قتل اوسکو بھی کروا دیا
اسلیے مین منع کرتا ہون تجھے — ہا نہ ابنِ زیاد سے تا تو بچے
سُنکے اوسنے تیغ کو کی درنیام — نکلا خیمے سے وہ باہر کر سلام
بعد اوسکے عمر نے پھر چند جا — گرد خیمے کے دیا پہرہ لگا
اور کہا پہرہ سے یہ تم جان لو — جو مین کہتا ہون اسے تم مان لو
غیر کو خیمہ مین تم آنے نہ دو — اور جو خیمہ سے جا جانے نہ دو
اور سب ہر وقت رہنا ہوشیار — حکم کا کیجو مرے تم انتظار
حکم کی تعمیل میری کیجیو — دخل میرے حکم مین مت دیجیو
ہو چکے جب قتل شہ کے یار غار — جملہ بھائی اور بھتیجے جان نثار
اور بیٹے بھانجے اور سب غلام — اور حسین ابنِ علی عالی مقام

سُنکے زیادہ تر ہوا وہ خشمگین — اور کہا عابد کو مین چھوڑون نہین

باپ بیٹے دونون جاکر کے ملین — گو مری فریاد احمد سے کرین

سوچ لو مجکو نہین پرواہ اب — جو نہ کرنا تھا ہوا وہ مجھ سے سب

کرتی ہو بیفائدہ مجھ سے کلام — مین نہ مانونگا یہ ہی گوزشت کام

جب کہ زینب نے یہ دیکھا اسکا حال — درگذر کرتا نہین یہ بدخصال

یون کہا لاچار ابنِ سعد سے — منع کر اسکو خدا کے واسطے

تو عرب ہے اور ہین ہم بھی عرب — تیرا شاید ہم سے مِلتا ہو نسب

ہے یہ ظاہر مین عرب والا ہمم — باوفا ہونے مین مانع ہین ستم

رسم دنیا ہے بہر ملک و دیار — ہم وطن کا ہم وطن ہو پاسدار

تو وطن دار ہو کے دیکھے ہے ستم — ہے نہایت رنج اور افسوس و غم

جانو ہو ہم قوم کے سردار ہین — اور نبی کی آل ہین دیندار ہین

جدا امجد ہے شجاع الاشجعین — اور یہ لڑکا ہے امام المتقین

کر مدد اسکی تو از بہرِ خدا — پنجۂ ظالم سے لے اسکو بچا

سنکے غیرت آئی ابنِ سعد کو — یون کہا اوس شمر بدنا سعد کو

جو کہ ہونا تھا وہ سب کچھ ہو چکا — اب کھڑا کیون تو ہے باقی کیا رہا

یہ جو ہے بیمار اور ہے ناتوان — ہوتا گر اچھا تو کیون آتا یہان

لڑنے کے قابل نہین یہ ہے نحیف — اور کیا بیماری نے اِسکو ضعیف

قتل سے اسکے کردن کب درگذر — باپ اور بیٹونکا لیجاؤن گا سر
زینب و کلثوم چلائین وہان — قتل کیون کرتا ہے اسکو بدگمان
یہ تو مدت سے پڑا بیمار ہے — کیون تو اسکے درپے آزار ہے
یہ تو لڑنیکو نہین تم سے گیا — کچھ نہین تیرا ضرر اسنے کیا
یہ تو مدت سے پڑا بیہوش ہے — صدمہ گوناگون سے مدہوش ہے
شمر اور عابد کے آکر درمیان — ہوگئین حائل وہ ہر دو بی بیان
شمر سے کہنے لگین اے بدگھر — رحم کر اللہ سے کچھ بھی تو ڈر
پہلے عابد سے تو ہم دونونکو مار — قتل کا پھر اسکے تجکو اختیار
سید شہدا امام المتقین — کرگئے اپنی جگہہ اسکو یقین
کہہ گئے ہمکو بوقت الوداع — اسکا ہے ہر اک کو لازم اتباع
دے چکے ہین ہمکو پہلے یہ خبر — نسل اسکی ہو جہان مین بیشتر
نسل اسکی پہلے عالم مین تمام — نسل سے ہوتے رہین اسکی امام
ہو چکا ہے یہ امام دو جہان — ہین گواہ اسکے زمین و آسمان
تو جو اسکو قتل کرنا چاہے ہے — نام احمد کا مٹانا چاہے ہے
باز آ ظالم تو اس سے باز آ — ظلم ہے یہ اور ستم ہے اور جفا
آجکے دن ہوتا عابد گر نہان — اک غضب آتا خدا سے درجہان
شکر کی جا ہے کہ عابد رہ گیا — ورنہ آتا اس جگہہ قہر خدا

کر لیا غارت اثاث البیت کو ۔ چھانتے تھے یہان تلک وہ ریت کو

کچھہ نہ چھوڑا خیمہ مین جز خاک کے ۔ پاس اولاد اوس شہ لولاک کے

شمر آیا چند انصاردن کے ساتہ ۔ شمر کے تھے خون شہ سے سرخ ہاتہ

اور کپڑے اوسکے تھے لوہو سے تر ۔ کچھہ نہ تھا اوسکے تئین خوف و خطر

بعد عمر سعد بھی وہان آگیا ۔ لوٹنے سے خیمہ کے مانع ہوا

اور کہا اون سب کو تم نامرد ہو ۔ لوٹتے ہو اب جو تم عورات کو

جتنا لوٹا ہے وہ سب واپس کرو ۔ ورنہ بہتر یہ تمہارے حق نہو

چل دیے خیمہ سے وہ غارتگران ۔ ایک نے بھی کچھہ نہ پھیری لوٹ وہان

شمر عمر سعد دونون رہ گئے ۔ جو لوٹیرے تھے وہ فورا چل دیے

پھر یہ دونون خیمہ مین پھرنے لگے ۔ اور ملاحظہ خیمہ کا کرنے لگے

دیکھا ایک بیمار ہے اور ناتوان ۔ لوٹتا ہے مثل بسمل نیم جان

شمر نے پوچھا یہ کون ہے مبتلائے ۔ جو کہ کرتا ہے پڑا یہ ہائے ہائے

بول اوٹھا کوئی یہ ہی ابن حسین ۔ خاندان ہاشمی کا نور عین

سنکے یہ بولا وہ کھا کر پیچ و تاب ۔ مین کرونگا قتل اسکو اب شتاب

خون سے ہاتہ اپنے مین دھوئے نہین ۔ چھوڑتا ہون اسکو زندہ اب کہین

باپ کو اسکے کیا مین نے شہید ۔ کیونکہ تھا وہ دشمن جان یزید

خون سے کپڑے مرے آلودہ ہین ۔ کر چکا ہون قتل مین شاہ حسین

مُردگان اپنے کو دی عزت بڑی | لاشین شہداؤنکی وہان رکھی پڑی
لاشین شہدا تھین جو بالائے زمین | اوڑگئی روح اونکی درخلدِ برین
دشمنون کو گو گیا زیرِ زمین | پڑگئی روح اونکی دوزخ مین وہین

اعادہ کردن قصّہ کہ گذشتہ بود

پھر لیا مینے وہی قصّہ سنبھال | جسکو چھوڑ آیا تھا کچھ للمضے کو حال
شمر جس دم قتل شہ کو کر چکا | اوڑ ہر اک کس مین اوسکا غل مچا
خیمہ مین شہ کے ہوا غم کا ہجوم | لشکرِ اعدا مین تھی شادی کی دھوم
خیمہ سے نکلے تھی نالے کی صدا | وہان سے نقارہ ظفر کا بجتا تھا
فوج مین تھی اک خوشی کی کھل بلی | کہتے تھے مارا گیا ابنِ علی
قتل شہ سے جب فراغت پاچکے | دشمنان شہ کے خیمہ مین گھسے
آکے خیمہ مین مچائی مار دھاڑ | لوٹنے مین کچھ نہین کرتے تھے عار
کچھ نہ پروا کرتے تھے وہ اہلِ کین | یہان تلک لین چادرین عورات چھین
سر برہنہ زینب و کلثوم کین | رو کے کہتین تھین کوئی حامی نہین
کان مین بندے سکینہ کے جو تھے | چیر کر کانون کو وہ بھی لے گئے
جو کہ برتن کھانے اور پینے کے تھے | ظالمون نے لبس اوٹھا اونکو لیے
اور لیے سب لوٹ ہتھیار اور دواب | خیمہ مین پھرتے تھے وہ خانہ خراب
لوٹا وہانپر جو کہ کچھ اسباب تھا | قسم زیور یا کہ جو تھا پارچہ

یہ نہین معلوم ہے پھر کیا ہوئی | مر گئی وہ یا کہین زندہ رہی

بیان حال شہداء و دشمنان حضرت امام حسین رض

پھر اعادہ کرتا ہون مین اک بیان | تھی مناسب تر جگہہ اوسکی یہان
شاہ کے ہمرہ بہتّر تن جو تھے | صبح سے تا دوپہر لڑتے رہے
اولاً حُر بعد ازان حضرت امام | دوپہر مین ہو گئے سارے تمام
بچ رہے اون مین سے زین العابدین | اور سب کے سب گئے خلد برین
اور حسن کا اک رہا بچہ صغیر | اور سب مارے گئے جو تھے کبیر
نام تھا حسن مثنیٰ اونکا وہان | نسل ہے موجود اونکی در جہان
مسلم و عباس اور جعفر کی آل | کہتے ہین وہ بھی بچے تھے خرد سال
یہ صرف ہفتاد و دو تھے در شمار | جو گئے خلد برین کو نامدار
اونپہ چھ لکھہ آئے تھے چڑھکر لئیم | چھ ہزار اوسنے ہوئے داخل جحیم
ما بقی تھوڑے ہی عرصہ مین تمام | ہو گئے داخل جہنّم لا کلام
دشمنون نے اپنے کشتہ جمع کر | اور نماز اونپر پڑھی با کر و فر
پڑھ چکے جس وقت اونپر وہ نماز | کر دیے مدفون پھر جائے فراز
سید الشہدا کے تھے جو جانباز | وہ رہے محروم از گور و نماز
بلکہ اونکے کاٹ کر کے تن سے سر | رکھدیے نیزونکے سر پر سر بسر
اپنی لاشونکو تو وہان سنگوالیا | کر دیا مدفون اونکو چند جا

حال شہر بانو کہ بعد قتل شدن امام حسین چگونہ شد

جب سنی بانو نے یہ شہ کی خبر — گر پڑی سر پر دو ہتڑ مار کر
اور لگی کہنے الٰہی کیا ہوا — آج میرا راج سارا لٹ گیا
کس سے جاکر مین کرون اپنا بیان — میری آنکھون مین ہوا تیرہ جہان
یا الٰہی آئی یہ کیسی گھڑی — سخت یہ ہم پر مصیبت آپڑی
لٹ گیا ہے آج میرا سر کا تاج — ہوتا بہتر مین بھی مر رہتی جو آج
یہ جو صدمہ ہے اگر دن پر پڑے — رات ہوجاوے اندھیرا آپڑے
پیٹتی تھی سر کو اور روتی تھی وہ — اور اپنی جان کو کھوتی تھی وہ
پھر وصیت شاہ کی یاد آگئی — ہوگئی خاموش اور گھبرا گئی
دیکھتی کیا ہی در خیمہ پہ جا — سید الشہدا کا ہے گھوڑا کھڑا
زین کسا ہے اور پڑا ہی اوسپہ خون — اور سوار اوسکا نہین ہی رہنمون
دیکھ گھوڑے نے اوسے گردن ہلا — یون اشارے سے جتایا مجھپہ آ
پیٹکر سر اپنا اور اک کوک مار — ذوالجناح پر ہوگئی جھٹ پٹ سوار
اور کہا اوس اسپ سے سن اے عزیز — حق تعالے نے تجھے دی ہے تمیز
تھی وصیت شہ کی مجکو جس قدر — کی ادا مین نے تو جو چاہے سو کر
اوڑ گیا وہ اسپ پھر مثل ہوا — کیا ہوا وہ اوسکا عالم ہے خدا

بعد جانے کے پھر ایسا ہی ہوا — فاطمہؑ کو جلد وہان بلوالیا
وقت رخصت مین گئی کمبخت بھول — مجکو بلوائینگے کب ابن رسول
اور تمنے بھی فراموشی کری — جان کرکے یا کہ خاموشی کری
مجھ سے یا تم سے ہوا یہ سہو جب — اب مجھے بلواؤگے فرماؤ کب
اس طرح کرتی تھی وہ شیون و فغان — جو سُنے تھا وہ کہے تھا الامان
سُنتے ہی عابد اسے غش کر گئے — جانا زینب نے کہ یہ بھی مر گئے
بیٹھکر اوسکے سرہانے یون کہا — صبر کرنا چاہیے بھر خدا
جو مقدر مین تھا وہ سب کچھ ہوا — ہووے گا جو کچھ کہ باقی رہ گیا
کہتا ہے قرآن مین رب العلمین — ساتھ اونکے ہونگے جو ہین صابرین
تم ہوئے ہو جانب حق سے امام — صبر کرنا چاہیے تمکو مدام
اونکے سمجھانے سے کچھ وہ چپ ہوا — آنکھون سے اک خون کا دریا بہا
ضبط کرتی تھی وہ بس آہ و فغان — آنکھون سے اونکی ہوا پانی رواں
جب تلک زندہ رہے زین العباد — پیاس بابا کو کیا کرتے تھے یاد
پیاس لگتی تھی نہایت اونکو جب — گرم پانی پیتے تھے تھوڑا سا تب
زندگی بھر اپنی وہ روتی رہی — آنسوؤن سے اپنا مُنہ دھوتی رہی
ہو گئے مجروح رخسار تمام — زندگانی تک رہی وہ تشنہ کام
اب سُنو لکھتا ہو نمین بانو کا حال — ایک راوی سے سُنی ہے یہ مقال

کلمہ پڑھتے تھے تمھارا یہ شقی — آل کو تیری مصیبت کیسی دی
کہتے ہین ہم ہین مسلمان دیندار — کافرون سے ہین یہ بدتر نابکار
کس طرح ترسا کے ماری تیری آل — اور ہے تم سے شفاعت کا خیال
پانی سے ترسا کے مارا ہمکو یہان — رکھتے ہین امید کوثر تم سے وہان
سر ہمارے سے گئی سر کی پناہ — ہو گا کس طرح ہمارا اب نباہ
تم تو یہان سے چلدیے ہو یا امام — بیکسی مین ہمکو چھوڑا تلخ کام
گاہے روتی تھین گہے ہوتین اداس — گاہے تسکین کرتین گہہ ہوتین ہراس
اور سکینہ کرتی تھی رو رو کے بین — کس پہ چھوڑا ہمکو اے بابا حسین
کون ہے اب کسکو بابا مین کہون — ایسے جینے سے ہے بہتر مر رہون
چلدیے ہین ہر دو بھائی اور چچا — اور یہان مارے گئے سب اقربا
ایک تم باقی تھے سو تم چلدیے — اپنے بابا اور نانا سے ملے
تمنے تو جاکر وہان پانی پیا — ہمکو چھوڑا یہان تڑپتے اے شہا
باپ بیٹے کو بلاتا ہے سدا — مجھ سے تو تمنے نہ کچھ وعدہ کیا
اب مجھے بلواؤ گے کب تم وہان — یا یون ہی تڑپاؤ گے مجکو یہان
یہ تو جانون ہون نہین آنیکی تم — وہان سے آنیکا یہان رستہ ہی گم
آپ کے نانا ہوئے تھے جب روان — چلتے دم فرما گئے بیٹی کو وہان
غم نہ کیجو اور نہ تم ہونا اداس — جلد تم کو کون گا بلوا اپنے پاس

اک طرف روتے تھے خیر الانبیاء — اک طرف پیٹتے تھے سر کو مرتضیٰ
لوٹتی تھی اک طرف زہرا بتول — اک طرف جبریل پھرتے تھے ملول
روتے تھے اس ظلم سے جن و بشر — روتے تھے جملہ ملائک سر بسر
روتی تھی ارواح جملہ انبیا — پیٹتے تھے سر کو اپنے اولیا
روتی تھی اس غم سے جملہ کائنات — پیٹتی تھی سر کو ساری ممکنات
سچ تو یہ وہ دن نہ تھا محشر سے کم — کون ایسا تھا نہ تھا جسکو یہ غم
ہوتا اوس دن حشر برپا بر زمین — کاش کے ہوتے نہ زین العابدین
اونکے باعث سے رہا موقوف سب — ورنہ آجاتا جہان مین بس غضب
ایک بھی باقی نہ رہتا در جہان — سب کے سب مغضوب ہوتے انس و جان
زخم تیر اور نیزہ و تلوار کے — جسم پر حضرت کے تھے رن مین لگے
ہوگیا جب قتل وہ شاہِ زمن — گھوڑے نے مارے وہان چالیس تن
خون مین بھر کر سر کو گھوڑا چل دیا — در پہ خیمہ کے وہ جا رونے لگا
جب کہ دیکھا اسپ کا خالی ہے زین — جانا سب نے فوت ہوئے سالار دین
شور و شیون ہوگیا خیمہ مین تب — کہتے تھے اہلِ حرم کیا کیجے اب
بیکسی مین چھوڑا ہمکو تم نے آج — درد و غم کا کیجے اب کیا علاج
زینب و کلثوم اپنا پیٹ سر — کہتی تھین بامصطفےٰ الیجو خبر
باغ جتنا تھا تمھارا کٹ گیا — اور امامت کا بھی دفتر پھٹ گیا

پھر کہا شہ نے کہ اب سوچے ہی کیا
وقت اور تاریخ دن سب آگیا

اور صورت بھی تری ہین دیکھ لی
قتل مین کیون تو نے میرے دیر کی

نانا میرے دے چکے ہین سب نشان
ذبح ہوگا ہاے تو تشنہ دہان

پھر تو خنجر لے کے اوس ناپاک نے
سر کیا تن سے جدا بے باک نے

تین دن سے تشنہ تھے اور خشک کام
جا پیا مظلوم نے کوثر کا جام

نانا اور بابا سے اپنے جا ملا
اور کیا سرور نے امت کا گلا

دوستو سر پیٹنے کی ہے یہ جا
مثل قربانی اوسے ذبح کیا

شرط قربانی مین ہے یہ بھی لکھا
وقت ذبح اوسکو دین پانی پلا

دین ہین شربت نزع مین انسان کو
وقت ذبح پانی دین حیوان کو

دعوی لشکر کرتا تھا اسلام کا
خوب کین اسلام کی شرطین ادا

جسکا کلمہ پڑھتے تھے وہ صبح و شام
اوسکے فرزندونکو مارا تشنہ کام

سمجھا قربانی سے بھی کمتر اونھین
گو دین پالا تھا احمدؐ نے جنھین

بن دیے پانی کے یہان کاٹا گلا
ظلم ظالم نے کیا کیا برملا

کانپ اوٹھے اس ظلم سے ارض و سما
آگیا لرزے مین پایہ عرش کا

کانپ اوٹھے اس جور سے حجر و مدر
اور کوہستان تھا بے تاب اور بیشجر

کانپ اوٹھے اس سے وحوش و طیور
مچ گیا عالم مین اک شور نشور

آسمان پر اک اندھیرا ہو گیا
اور سورج پر گہن بھی لگ گیا

فوج کے آتا تھا دل مین یہ خیال — لیجیے کیون خون ناحق کا وبال
اک سنانامی تھا وہان ولد الحرام — اوسنے نیزہ مارا بر پشتِ امام
کھاکے نیزہ کو گرے شہ مُنہ کے بَل — ہو گیا وہ سجدہ مین داخل عَمَل

شمر ملعون بر سینہ امام حسین مظلوم بر ہنہ سر از تن جدا کردن

شمر ظالم سینۂ شہ پہ چڑھا — چاہتا تھا سر کرے تن سے جُدا
شاہ بولے کون ہے تو اے شقی — کیا ترا مطلب ہے بتلا تو سہی
یون کہا اوسنے کہ تم پوچھو ہو کیا — شمر ذی الجوشن ہون مین دشمن ترا
ہے ارادہ کاٹ کر کے تیرا سر — جا کے کوفے مین پھراؤن دربدر
پھر مین لیجاؤن وہ سر پیش یزید — تاکہ ہووے مرتبہ میرا مزید
بولے حضرت اپنا مجکو مُنہ دکھا — تاکہ پہچانون تو ہے قاتل مرا
مُنہ پر اوسکے ایک تھا کپڑا پڑا — کہتے ہی شہ کے دیا کپڑا اوٹھا
برص کے تھے داغ اوسکے چہرہ پر — مثل کُتّے کے تھے دانت ادھر اودھر
دیکھکر مُنہ اوسکا بولے شاہ دین — تو بلاشک میرا قاتل ہے لعین
کہتا تھا شب خواب مین نانا مرا — کُتّا ابلق ہووے گا قاتل ترا
کچھ نہین فرق آیا ہے تعبیر مین — تو ہی ابلق کُتّا تھا تقدیر مین
پوچھا حضرت نے کہ دن کیا وقت کیا — کون سی تاریخ ہے مجکو بتا
بولا دس تاریخ روز جمعہ ہے — ڈھل چکا ہے روز وقتِ خطبہ ہے

سُرخرو جانا جہان سے خوب ہے | زرد و سیاہ جانا بہت معیوب ہے
تیرون سے چھاتی و گردن چھن گئین | اور رگین گردن کی جو تھین تن گئین
وہان سے چلکر آئے شہ میدان مین | ناتوانی کو نہ لائے دھیان مین
اور اوترا گھوڑے سے وہ شہ سوار | تا کرے سجدہ بحق کردگار
قبلہ رو ہوکر کے بیٹھے وہان امام | دشمنون کا ہو گیا اک ازدحام
شمر و عمر و سعد بھی آئے وہان | جس جگہہ بیٹھا تھا وہ شاہ جہان

آمدن عمر سعد نزد یک امام حسینؑ بنا بر قتل

پھیر عمر سعد نے چاہی یہ بات | سر اوتارون شاہ کا مین اپنے ہاتہ
عمر کو شہ نے یہ ہنس کر کے کہا | کیا ترا ہے گا ارادہ قتل کا
دیکھا زینب نے جو خیمہ سے یہ حال | یون کہا پھر عمر سے اے بدخصال
دیکھے ہی تو قتل ہوتا ہے حسین | فاطمہ زہرا کا ہے جو نور عین
اور ارادہ قتل کا کرتا ہے تو | کیا دکھا دے گا رسول اللہ کو رو
جانتا تھا شہ کے وہ عظمت جلال | شرم آئی اوسکو سُنکر کے کمال
ہو گیا وہین الگ سُنکر کلام | اور کہا دل سے نہین بہتر یہ کام
اور ہوا دل مین نہایت وہ خجل | ہٹ گیا وہان سے وہ تھا جو متصل
شمر بولا فوج سے دیکھو ہو کیا | کیون نہین کرتی ہو سر اسکا جُدا
کیا ہوا ہے تمکو اب کیون ڈرتی ہو | گر گئے ہین خوف اب کیون کرتی ہو

پھر صفون پر جا پڑا وہ شہریار ذوالفقار حیدری سے لے تھا کا
سامنے حضرت کے جو آیا کوئی کردیا فرش زمین اوسکو وہین
پڑتی تھی جس جسم پر وہان ذوالفقار ایک کے دو کرتی تھی اور دو کی چار
جسنے رد کی سامنے مارا گیا پشت کی جس شخص نے وہ بچ گیا
یہان تلک کشتون کے پشتے لگ گئے ضرب کرتے کرتے شہ بھی تھک گئے
جو صفین آراستہ تھین بر فرات توڑا اونکو شہ نے جا کر ایک سات
سامنا جسنے کیا مارا گیا جو کہ بھاگا خوف سے وہ بچ گیا
پہونچے وہ دریا پر خستہ جگر کوئی دشمن سے نہ آیا وہان نظر
الغرض کوئی نہ وہان باقی رہا شہ مع گھوڑے کے پانی مین گیا
ہو رہا تھا شہ کا گھوڑا منتظر شاہ پانی پی لین مین پھلونگا پھر
شاہ لے کر تھوڑا پانی ہاتھ مین چاہتے تھے یہ کہ وہ پانی پئین
تیر انداز ان جو بیٹھے تھے بگھات تیر برسانے لگے وہ ایک سات
تیر آکر اک لگا اندر دہان خون مُنہ سے ہو گیا اونکے روان
جسنے مارا شاہ کے تھا مُنہ پہ تیر نام اوس ظالم کا تھا ابن نمیر
ہاتھ سے وہ پانی پھینکا بر زمین اور کہا تقدیر مین پانی نہین ؛
دوسرا تیر اور گردن پر لگا ؛ اوس سے جان ہونے لگی اوسکی ہوا
شاہ نے وہ خون چہرہ سے ملا اور کہا جاؤن گا یون پیش خدا

کوئی لشکر مین نہین ایسا بلی — جو مقابل ہووے اب ابن علی
ہے یہ بہتر اب اکٹھی فوج ہو — دفعتاً جاکر کے شہ کو گھیر لو
تیر برساوین اکٹھے ایک بار — دم کے دم مین اسکو کر لیوین شکار
طرد سابق اسپہ پھر حملہ کرو — دم کے لینے کا اسے وقفہ نہ دو
پھر دیا دونون نے ملکر حکم عام — ایک جا پر جمع ہو لشکر تمام
کہتے ہی لشکر اکٹھا ہو گیا — کہتے تھے کس کس کی آوے گی قضا
میمنہ اور میسرہ کر کے درست — لشکر استادہ کیا چالاک و چست
اور کہا اک بارگی حملہ کرین — تیر اور تلوار سے سب کام لین
مستعد حملہ ہوئے وہ نابکار — خوف شہ سے ہو رہے تھے دل فگار
شاہ نے گھوڑے کو ہانکا اوس طرف — فوج اعدا کی کھڑی تھی جس طرف
ہر طرف سے تیر برسانے لگے — تیغ و خنجر نیزہ دکھلانے لگے
پھر ہزارون تیر لشکر سے چلے — بعضے اونسے جسم حضرت پہ لگے
شاہ نے پھر کھینچکر کے ذوالفقا — قتل صدہا کر دیے وہ نابکار
سیکڑون داخل جہنم ہو گئے — طمع دنیاوی مین دین کو کھو گئے
نہ ملی دنیا ہی اونکو اور نہ دین — ہو گئے داخل جہنم اہل کین
جان دینے سے جو بھاگا منہ چھپا — جو کہ آیا سامنے مارا گیا
تھین صفین ہر چار سو پر جو کھڑی — دیکھ بھاگین ذوالفقار حیدری

باادب ہوکر کے بولا یا حسین — آپ ہین نورِ خدا کے نورِ عین
اب بھی بیعت کرلو تم شاہِ یزید — ہے یہ بہتر بات اور کارِ سعید
جان بچ جاگی تمھاری اب یہان — اپنا لے جاؤ حرم چاہو جہان
ورنہ تمکو مین کرون کا قتل یہان — جاؤ کے پنجہ سے میرے اب کہان
درجواب اوسکے کہا شہ نے اوسے — خبط ہے خبطی یہ کیا سوجھا تجھے
بیعت اوس ظالم کی ہے گی ناروا — شرع مین ہوتی روا کرنا ادا
سارا کُنبہ قتل یہان میرا ہوا — لطف کیا ہے مین اگر جیتا رہا
لڑنا تجکو ہے تو لڑلے کیا ہے دیر — کیون بچاتا جان کرکے ہیر پھیر
تو ہے نازان اپنی قوت جسم پر — یہان نو کل ہے ہمین پیشِ نظر
اوسنے نیزہ مارا شہ پر کرکے رم — کردیا سر نیزہ کا شہ نے قلم
کھینچ کر آیا وہ پھر تلوار کو — لے لیا شہ نے سپر پر وار کو
پھر تو شہ نے کھینچ کرکے ذوالفقار — سر اوڑایا اوسکا وہ تھا نابکار
اور پڑھی تکبیر شہ نے وہان پکار — اور کہا آوے کوئی ہو جسکا وار
تب ہوا لشکر مین ایک شور عظیم — جاکے وہ مارا گیا ابن نمیم
کون ایسا رہگیا ہے پہلوان — ہو مقابل شہ سے جاکر کے وہان
ہوگیا ہر اک کو لشکر مین ہراس — زندگانی سے ہوئی ہر اک کو یاس
ابن سعد اور شمر دونون ہوبہم — مشورہ کرنے لگے کھا کھا کے غم

راضی ہون اسپر کہ مرضی ہے خدا
سر مرا دشمن کرین تن سے جدا

تو محبون مین مرے داخل ہوا
خیر کی اللہ تجھے دیوی جزا

مجھ سے رخصت ہو جیے عزت مآب
وہ مری مرضی ہی جو مرضی ہی رب

شہ سے رخصت ہو کے با عجز و نیاز
اوڑ گیا وہ جیسے اوڑ جاتا ہے باز

اور دھوان بھی اوڑ گیا سب بیک بیک
دم کے دم مین صاف ہوا شمس و فلک

بر سر میدان کے شہ جا اڑے
دی ندا لڑنا ہے جسکو آ لڑے

دیکھکر بن سعد اونھین گھبرا گیا
جستجوے پہلوان کرنے لگا

منتخب سب مین سے کر اک پہلوان
دی اجازت یہ مقابل ہو جوان

جسم مین اور قد مین تھا وہ مثل پیل
تھا حرامی نطفۂ قوم رزیل

سنگدل تھا زشت رو تھا تند خو
پر غرور و پر تکبر فتنہ جو

دشمن آل علی تھا وہ لئیم
نام اوسکا کہتے تھے ابن نمیم

بڑھ کے کوئی اوس سے لشکر مین نتھا
منتخب اسواسطے اوسکو کیا

قوت اپنی پر وہ بس مغرور تھا
اور ظفر یابی مین وہ مشہور تھا

تھا اگرچہ وہ بہت بیہودہ گو
لیک غایب تھا سپاہی جنگجو

جس جگہہ پر یا کہ لشکر پر گیا
اوسکو آخر کار فتح کر لیا

سامنے شہ کے ہوا وہ بدھڑک
کچھہ لگا بیہودہ کرنے شہ سے بیک

پھر رعاب حضرت کا اوسپر چھا گیا
تھا اگرچہ سنگدل نر ما گیا

چارون جانب سے اندھیرا ہو گیا — جسنے دیکھا وہ تعجب مین ہوا
فوج سمجھی اب غضب آیا کوئی — جو اندھیری اس طرح کی چھا گئی
اوسمین سے پیدا ہوا پھر اک بشر — پانون اوسکے جیسے ہون پای شتر
عاجزی سے آکیا شہ کو سلام — اور کیے پھر شہ سے اوسنے یہ کلام
آیا ہون تیری مدد کرنے کو مین — دشمنون سے آپ کے لڑنیکو مین
آپ بولے کون ہے تو سچ بتا — ایسی حالت مین محب میرا ہوا
بولا وہ جنّات کا ہون بادشاہ — جو اندھیرا ہے یہ ہے میری سپاہ
باپ نانا کا تمھارے ہون غلام — جو کہ فرماؤ بجالاؤن وہ کام
ہون محب آل پیمبر یا امام — ہے زمینِ کربلا میرا مقام
حکم دو تا فوج ہو ظاہر یہان — تم ٹھہر جاؤ لڑین ہم جاکے وہان
دشمنون کو مین کرون تیرے تباہ — دم کے دم مین ہین کرون غارت سپاہ
مرا وڑا دون جاکے ابن زیاد کا — خون بہادون آگے ابن سعد کا
شمر ذی الجوشن کا لاوین کاٹ سر — مجکو قدرت دی خدا نے اِس قدر
یون کہا شہ نے کہ مین آگاہ ہون — جن کا لڑنا آدمی سے ہے زبون
اِس سبب سے اب نہین حاجت مجھے — دے نہین سکتا اجازت مین تجھے
ہوکے مین اللہ سے اپنے خواستگار — یہان منگالیتا فرشتے دس ہزار
غیر جنسون سے نہ چاہتا ہون مدد — ہے توکل مجکو اللہ الصمد

شمر ذی الجوشن عمر بن سعد بھی — آگئے درمیان لشکر کے سبھی
آکے دونون نے کیا یہ بندوبست — دوہری ٹھہرین گی صفین بالیقین
بند باندھا بر لب دریا فرات — تیر اندازون کو بٹھلایا بہ گھات
یون کہا شہ کو نہ آنے دیجیو — آوے گر یہان سے نہ جانے دیجیو
پی لیا پانی جو یہ سنے موج سے — وہ نچھوڑے گا کسیکو فوج سے
فوجِ دشمن سے لگی آنے ندا — آیئے میدان مین جنگ آزما
فوجِ اعدا مین ہوا نقارہ جنگ — جمع آکر وہان ہوئے سب بیدرنگ
شاہ نے یہ بات رو رو کر کہی — موت کی اب آ بجی سر پر گھڑی
اب مین جاتا ہونگا رنکو الوداع — الوداع اے شہربانو الوداع
الوداع اے آل و اصحاب بتول — الوداع اے حامیِ دین رسول
الوداع اے خادمانِ خاندان — الوداع اے جملہ گھر کے حاملان
الوداع کہہ کر ہوا وہ شہسوار — ہاتہ مین لیکر کے وہ ہی ذوالفقار
وہ ہی عمامہ تھا وہ ہی تھی سپر — وہ ہی تھی پوشاک حیدر جسم پر
زخمون کے باعث سے گو تھا ناتوان — تشنگی سے ہو رہے تھے نیمجان

سوار شدن حضرت امام حسین و آمدن عقب ایشان بہر مدد

قصبہ نکلا خیمے سے وہ شہسوار — جانبِ میدان چلا اک نعرہ مار
وہان بہ ظاہر اک ہوا ابر سیاہ — ہو گئی مسدود آمد شد کی راہ

اور نہ کیجو بین اور سینہ زنی — کیونکہ شرع مین ہے یہ کاردنی
کپڑے تم مت پھاڑیو کیجو نہ سیاپا — ہر گھڑی مت کیجیو تم آہ آہ
آنکھون سے رونے کا ہیگا اختیار — شرع یہان مانع نہین ہے زینہار
منع ہے جو شرع مین مت کیجیو — اور رضائے حق پہ راضی ہو جیو
صبر کیجو ہر مصیبت پر سدا — اوس سے راضی ہو بہی خوش ہو خدا
کیجو مجکو یاد جب پانی پیو — شکر حق کا پھر بہت سا کیجیو
پھر مخاطب ہو کے زینب سے کہا — اب بڑا تم بن نہین کوئی رہا
سر پرستی سارے گھر کی کیجیو — رن مین عابد کو بچانے دیجیو
پاس خاطر ہو سکینہ کی سدا — اِسپہ تم مت ہو جیو ہرگز خفا
جب مدینے یہان سے چھٹ کر جاؤگی — فاطمہ صغرا کو وہان تم پاؤگی
میری جانب سے اوسے کرنا پیار — اور کہنا صبر کر اے دل فگار
ہر کسیکو ہے یہی راہ روان — کوئی پیچھے کوئی آگے ہے دوان
ہر کوئی تقدیر سے لاچار ہے — وہان کے چلنے کو ہر اک تیار ہے
پھنس گیا ہون مین مصیبت مین یہان — اِسلیے قاصر رہا آنے سے وہان
پر مجھے اِتنا ہی اک ارمان رہا — آخری دم مین تجھے دیکھا نہ تھا
آخری ہے اب دعا میری یہان — ہر بلا سے تو رہے محفوظ وہان
خیمے مین شہ کو جو وقفہ ہو گیا — لشکر مغرور اکٹھا ہو گیا

پڑگیا تھا آپ کے دین مین فتور
منصفی کیجو مرا تھا کیا قصور

جُحتین جتنی تھین کین اونپر تمام
پھر نہ لائے دھیان مین وہ تندخرام

ہائے تمنے کچھہ مدد میری نکی
سو تمنا دل کی دل ہی مین رہی

آئے تھے اصلاح دین کی ہم کرین
یہ نہ سمجھے تھے کہ یہان آکر مرین

آل پر تیری ہوا کیا کیا ستم
تجکو سب معلوم ہے شاہِ امم

سب گئے مارے لُٹا گھر کا اثاث
الغیاث اے سرورِ دین الغیاث

اور جو جو تمپہ گذری کہنا سب
جو جو اُمت نے کیا ظلم و غضب

اور بابا بھی نہ آئے میرے کام
ہم گئے مارے یہانسے تشنہ کام

جو کہ ہونا تھا وہ آخر ہوگیا
اِسکا عیوض اب قیامت پر رہا

پھر لگے فرمانے اے اہل حرم
کچھہ مجھے کہنا ہے تم سنلو بہم

اور وصیت چند کرنا ہون مین اب
گوش دل سے اسکو سنلو سب کے سب

کیجیو میری وصیت پر عمل
تا نہ آوے شرع مین ہرگز خلل

آج کا دن ہے شہادت کا مری
یہ نہین معلوم ہے ہو کس گھڑی

بابا نانا ہوئین گے گریہ کنان
ذبح ہوگا ہائے تو تشنہ دہان

فاطمہؑ دیتی ہین جھاڑو کرکے مین
یہان گرے گا ریت مین میرا حسین

جب مرے مرنیکی ہو تمکو خبر
صبر کیجو اور نہ کیجو شور و شر

کھولیو ہرگز نہ اپنے سر کے بال
اور طمانچون سے نہ کیجو چہرہ لال

پھر پکڑ کر ہاتھ زین العابدین
لعنتین جو باقی تھیں سب اونکو دین

اور کہا شہ نے کہ زین العابدین
جاؤ گے چھوٹ کر مدینے کے تئیں

کہنا جا کر وہاں مرا سبکو سلام
اور اون کو اس طرح دینا پیام

تم مجھے ہر چند سمجھاتے رہے
پر لکھا تقدیر کا کیسے مٹے

سچ کہو تھی کوفیون نے کی دغا
شامیون سے بیٹے دیکھی صد جفا

تین دن پانی نہ کچھ دانہ ملا
خشک لب ہر ایک یہان مارا گیا

جتنے آئے تھے ہوئے یہان سب شہید
ہو گئے دنیائے دون سے ناپدید

اور معاون جو ہمارا یہان ہوا
ظلم سے وہ بھی یہان مارا گیا

روضۂ نانا مین جا کر کہنا سب
سب گئے مارے وہان پر خشک لب

آپ کی اُمت نے کیا کیا کی جفا
مُنہ دکھاوین گے وہ کیا پیش خدا

تیر مارے تھا کوئی اور کوئی تیغ
قتل کرنے مین نہ کرتے تھے دریغ

قطرہ پانی کا نہ اک ہمکو دیا
خشک لب ہر ایک ہم مین سے موا

تڑپے پانی کے لیے بچے صغیر
بدلے پانی کے پلایا آب تیر

اور زبان سے دعوی اسلام تھا
کافرون کا سا ولیکن کام تھا

افسر لشکر جو عمر سعد تھا
ہر طرح سے ہمپہ لاتا تھا بلا

شامیون سے ہر کوئی دشمن ہوا
کوفیون نے کی بلا کر کے دغا

طمع دنیا سے نہ مین گھر سے چلا
دین کی اصلاح کو مین وہان گیا

آخرت مین بھی نہ مجکو بھولیو ✤ لونڈیون مین اپنے مجکو لیجیو
اک خیال آیا ہے مجکو اس دم اور سوچ کر دیجو جواب اسکا بغور
آپ کا کنبہ ہے سب آلِ رسول اور مین ہون غیر دکھیا اور ملول
اور وطن اور قوم سے بھی ہیگا فرق فرق کیسا جیسے ہیگا غرب و شرق
آپ تو ہو وین گے اللہ کے خلیل میرا ہوگا کون دنیا مین کفیل
مین کہون گی کس سے اپنے دل کا راز کون اوٹھاویگا مرا راز و نیاز
ہے مناسب آپکے ہمرہ چلون دشمنون سے آپ کے جاکر لڑون
یہان بھی اور وہان بھی ہون ہمرہ تری صد تمنا آرزو ہے یہ مری
آپکے ہین دوست کم دشمن بحد دیکھین گے شاید وہ مجکو چشم بد
اسلیے یہ خوف ہے مجکو کمال بعد تیرے کیا مرا ہووے گا حال
شہ نے یہ سنکر دیا اوسکو جواب یہ نہین ہرگز ہے کچھہ کار صواب
عورتین مردون سے لڑ سکتین نہین کار مردون کا وہ کر سکتین نہین
جب کہ دشمن میرا سر کاٹین گے وہان ذوالجناح گھوڑا مرا آویگا یہان
آتے ہی اوسپر سواری کیجیو رہ نوردی کی اجازت دیجیو
اوسکو جانے دینا وہ جاوے جدھر لائیو دل مین نہ کچھہ خوف و خطر
تجکو پہونچاویگا وہ اک جائے پر زندگی اوس جا پہ تم کیجو بسر
حق تعالی تیرا حافظ ہوگا وہان اور نہین پہونچے گا تجکو کچھہ زیان

شمر و عمر سعد دونون بھاگ اوٹھے — خوف سے جان کی کسی جا پر چھپے
سامنے سے جو کہ بھاگا نے حیا — اوسکا پیچھا کچھ نہ پھر شہ نے کیا
ہان مقابل جو کوئی آکر ہوا — اوسکو شہ نے زیر خنجر کے لیا
شاہ ندّی کے کنارے پر گئے — چاہتے تھے تھوڑا سا پانی پیے
یاد آئی پیاس اونھین اہلِ حرم — یون کہا دل سے بعید ہے از کرم
وہ رہین پیاسے مین یہان پانی پیون — تشنگی سے وہ مرین اور مین جیون
اِسمین اک بدذات نے یون دی ندا — شمر لے کر فوج خیمے پر گیا
تا کرے خیمہ مین جا کر لوٹ مار — اور کرے اہل حرم پر مار دھاڑ
یہ خبر سُنتے ہی جلدی سے پھرے — تا نہ خیمے پر کوئی یورش کرے
جا کے دیکھا خیمہ مین یہ تھا غلط — وہان سے لوٹ آنے کا دھوکا تھا فقط
شہ جو آئے گھر سے اور پھر گھر گئے — چار سو داخل جہنّم کر گئے
جا کے ٹھہرے خیمہ مین وہ شہریار — اور لگے کرنے وصیّت نے شمار
پیار عابد اور سکینہ کو کیا — بیٹھ کر پھر ماجرا سب سے کہا
اب کی جا کے پھر نہین آنے کے ہم — تھے مقدر مین ہمارے چند دم
شہ مخاطب ہو کے بولے بیکسو — جسکو مجھ سے پوچھنا ہو پوچھ لو
سُنکے اسکو شہر بانو نے کہا — عرض ہی میری ذرا سُنلو شہا
مین ہون اک ناچیز تم تھے میرے تاج — تیرے باعث مین کیا دنیا مین راج

حشر کے دن جبکہ پوچھے گا خدا — کیا جواب اوسکا بتاؤگے بھلا
آج پانی ہے تمھارے قبضہ مین — ہوگا کوثر کل ہمارے قبضہ مین
جو نصیحت کرنی تھی ہم کر چکے — اب ہو تم مختار اپنے فعل کے
سُنکے شرمندہ ہوئے سب نابکار — آنکھین نیچی کرلین ہوکے شرمسار
شمر اور بن سعد دونون تھے کھڑے — کچھ جواب اوسکا نہ مُنہ کو دے سکے
یون کہا دونون نے دنیا ہیگی زور — ہمکو حاصل اوسکا کرنا ہے ضرور
جانتے ہین فاطمہ کا ہے پسر — اور تیرا نانا ہے خیر البشر
دین کے بدلے ہمنے دنیا مول لی — جو نکرنا تھا کرین گے ہم سبھی
مِل کے دونون نے یہ منصوبہ کیا — گھیر لو چارون طرف سے اِسکو آ
بھوک سے اور پیاس مین ہے ناتوان — مار لو مِل کر یہ جاوے گا کہان
کہتے ہی چارون طرف لشکر ہوا — مثلِ مرکز بیچ مین شہ کو لیا
تیر برسانے لگے وہ زشت رو — جو کہ تھے گھیرے ہوئے ہر چار سو
لگتے تھے پھر شاہ کے زخمون پہ زخم — سنگدلون کو کچھ نہین آتا تھا رحم
لگ چکے جب زخم شہ کے بیشتر — جھپٹے اونپر شاہ مثلِ شیرِ نر
کھینچکر اپنی کمر سے ذوالفقار — جا پڑے اوس فوج پر شہ برق وار
جنگ کرتا تھا عجب وہ شہسوار — ایک کے دو کرتا تھا اور دو کے چار
جو کنارے ندی کی تھی صف گران — بھاگ اوٹھے وہ سب کے سب انکو فگن

ہر امر مین کیجیو شکرِ خدا — اور راضی رہنا اوسکی ہر رضا
اور امامت کی جو نعمت تھی خفی — اوسکو سینہ سے لگا کر دل مین دی
پھر کہا شہ نے کہ مین جاتا ہون اب — بعد تھوڑی دیر کے آتا ہون اب
دشمنون کو مجکو کچھ کہنا پڑا — ہے خدا کا حکم اوسے لاؤن بجا
پہن کر پھر اوسنے پوشاکِ علی — سر پہ رکھا اوسنے عمامہ نبی
رکھا حمزہ کی سپر کو دوش پر — ہاتھ مین لی ذوالفقارِ نامور
ذوالجناح کی پشت پر ہو کر سوار — چل دیا میدان کو وہ نامدار
سوی لشکر جب چلے ابنِ علی — پڑ گئی لشکر مین غایت کھل بلی
شاہ بولے مین نہین لڑتا ہون اب — تم مرے کہنے کو سُنلو سب کے سب
باپ میرا ہے علیِ مرتضیٰ — نانا میرا ہے محمدِ مصطفیٰ
مان مری ہے فاطمہ زہرا بتول — جانتے ہو سب وہ ہی بنتِ رسول
ہل اَتیٰ نازل ہوئی قرآن مین — لایا ہے جبریل اوسکی شان مین
میرا گہوارہ ہلاتے جبریل — جانتے ہو اسکو تم نے قال و قیل
گود احمد مین پلا ہون مین مدام — دوش پر اونکے چڑھا ہون صبح و شام
سر پہ ہے میرے یہ عمامہ نبی — ہاتھ مین میرے ہی تیغ حیدری
رُتبے کو میرے نہ سمجھو ہائے تم — طمع دنیا مین کیا ہے دین کو گم
قتل سب کُنبہ کیا تمنے مرا — جو نہ کرنا تھا وہ سب کچھ کر لیا

درجواب اوسکے کہا پھر شاہ نے — سِرِّ حق کے واقف و آگاہ نے
مجکو حق نے پہلے سے آگہ کیا — قتل ہوگا جاکے تو در کربلا
تو بھی اور بھائی بھتیجے تیرے وہان — جاوین گے مارے وہ سب تشنہ دہان
ایک بچے گا اون سے زین العابدین — سو سبب بیماری کے وہ مرد دین
آخری وقت اوسکو تم کیجو امام — نسل تیری اوس سے قائم ہو مدام
ہو بلا شک وہ امیر المومنین — اور نے شبہہ امام المتقین
مانع ہونا جنگ اعدا سے اوسے — گو مصائب ہونگے دنیا سے اوسے
اوسکو اعداد ینگے تکلیفین ہزار — اور کھچوا وین گے شتر ونکی مہار
تشنہ لب تشنہ دہان معصوم ہون — سر برہنہ زینب و کلثوم ہون
آگ خیمہ کو لگا دین دشمنان — اور اثاث البیت لوٹین نے گمان
عورتون کو لے چلین وہ ننگے سر — اور نہ ہو ہرگز خدا کا اونکو ڈر
پا برہنہ لے چلین دین سختیان — سخت دھمکا کر کے مارین قحبیان
صبر کرنا تمکو ہوگا بالضرور — شکر کرنے مین نہ کیجو کچھہ قصور
اِس سبب سے مین تجھے مانع ہوا — کیا کرون یون ہے جو مرضی خدا
مجکو جو معلوم تھا سو کہہ دیا — ہو چکا ہے کچھہ تو اور کچھہ رہ گیا
جو کہ باقی رہگیا ہے ہوگا سب — وقت اوسکا جانتا ہے میرا رب
اسلیے اب تمکو کرتا ہون امام — امر حق کو مین کیا تم پر تمام

یا خدا ہمپر ہے یہ کیسی مصاب — ہمپہ ظالم کرتے ہین کیا کیا عتاب
جب کہ دیکھا شاہ نے سب مر چکے — مستعد پھر جنگ کے وہ خود ہوئے
خیمہ مین رونے کا زیادہ غل مچا — عابد بیمار غلطان چونک اوٹھا
باپ کے قدمون پر گر کر یون کہا — رن کے جانے کی مجھے دیجے رضا
ہر طرح سے تابع فرمان ہون — چاہتا ہون تم پہ اب قربان ہون
یون کہا شہ نے کہ تو بیمار ہے — کار جنگ سے تو محض بیکار ہے
در جواب اوسکے کہا عابد نے یہ — گوش دل سے عرض میری سنلو شہ
مین تمنا زیست کی رکھتا نہین — مر ہو گا ما - گو سکتا نہین
تشنگی سے ہون نہایت تلخ کام — حوض کوثر سے پیونگا جا کے جام
ہے یہی مجکو تمنا یا امام — میرا بھی فرد شہادت مین ہو نام
سارا کنبہ جاوے مارا مین رہون — مجکو یہ معلوم ہوتا ہی زبون
یہ مری بھی ہے تمنا ے درون — بھائیون سے اپنے جا کر کے ملون
چاہتا ہون یہ کہ مین بھی ہون شہید — تا مراد رجہ شہادت ہو مزید
نا مناسب اور بیجا ہے شہا — باپ جاوے رن مین اور بیٹا بچا
ہو تصدق تیرے سر کے سر مرا — دین دنیا مین یہ ہے بہتر بھلا
جس طرح کہتے ہو مجکو تو بچا — کیون علی اکبر کو وہان جانے دیا
مجکو مر جانا پڑا ہے وہان ضرور — گو مجھے اب روکتے ہو اے حضور

روکتے حربہ سے شہ لاچار تھے — گود مین اصغر تھا خود بیکار تھے

حرملہ نے تیر مارا ناگہان — حلق مین اصغر کے بیٹھا بیگمان

تیر جب حلقوم اصغر کے لگا — دم کے دم مین جان ہوئی اوسکی جدا

جاکے بانو سے کہا لیجے اِسے — دفن اب زیر زمین کر دیجیے

یہان سے پیاسا چلدیا یہ نکنام — جاکے کوثر کا پیا ہے اُنسے جام

پہلے تو وہ گود مین تیری رہا — اب بخدمت اپنی دادی کے گیا

شہر بانو نے یہ سُنکر پیٹا سر — ہاے مین اب کیا کرون خستہ جگر

موت علی اکبر کی مجکو کھو گئی — گود میری آج خالی ہوگئی

اور سکینہ دیکھکر رونے لگی — آنسوؤن سے اپنا منہ دھونے لگی

شغل تھا مجکو کھلانے کا ترے — اب کھلاؤن گی مین کسکو ہاے رے

حقِّ خدمت کو تو میری بھول کر — آخرت کا کر گئے ہو تم سفر

اور بہن سے لے برادر بن ملے — ہاے تم ملکِ عدم کو چلدیے

دادا اور دادی کو دیتے کچھ پیام — پڑ رہی ہے جو مصیبت ہم پہ عام

ہم تڑپتے ہین گے پانی کو یہان — تم نے تو پانی پیا خوش ہو وہان

بچھپیان روتی ہین اک جانب کھڑی — ہاے یہ کیسی مصیبت پڑ گئی

شور و غل رونے کا خیمہ مین ہوا — ہاے سب چھوٹا بڑا مارا گیا

چلدیے بھائی بھتیجے اور پسر — کام آئے کربلا مین سر بسر

کیا کرون کس سے مصیبت کو کہون | یا خدا اصغر سے پہلے مین مرون
شاہ بولے مجکو دو اصغر شتاب | لشکرِ اعدا سے مانگون جاکے آب
شاید آجاوے کسیکو رحم وہان | پانی دین اس بچہ کو وہ بدگمان
گود مین اصغر کو لے کر شاہ دین | پہونچے وہان جس جا پہ تھا لشکر لعین
یون کہا مین ہون حسین ابنِ علی | جانتے ہو یہ کہ ہون سبطِ نبی
مین تمھارا ہون اگر تقصیروار | ہین بری اس سے یہ بچی شیر خوار
تین دن سے ہمپہ پانی ہے جو بند | تڑپے ہین ہم آگ پر جیسے سپند
اور ہے بچہ خُرد سالونکا یہ حال | تڑپے ہین بن آب مچھلی کی مثال
اور یہ بچہ جو کہ میرے پاس ہے | زندگی سے اسکی مجکو یاس ہے
تھوڑا سا بھی اسکو گر پانی ملے | ایک دو دم اور بھی جیتا رہے
فوج سمجھی آگئے ابنِ علی | پڑ گئی ہر ایک مین تب کھل بلی
در سوال آیا یہ اعدا سے جواب | ہم نہین دینگے تمھین اک قطرہ آب
پانی تو ہرگز نہ دینگے تمکو ہان | آبِ خنجر دینگے یا آبِ سنان
بدلے پانی کے چلا یا شہ پہ تیر | کھینچی بازو سے سنان تیر کی
پانی سے مایوس ہو کر شہ پھرے | سُست بازو ہو گئی شبیر کی
فوجِ اعدا سے چلے پھر تیر اور | تاکہ خیمہ کی خبر کچھ لیجیے
جسمِ شہ پر آکے بیٹھے وہ بزور

انبیا اور اولیا جتنے ہوئے — امتحان اونکے یہان ہوتے رہے
امتحان مین یہ ہوئے کامل تمام — بھیجے اونپر ہین ہر دم ہم سلام
تابعِ مرضی ہماری یہ رہے — اونکو اس سرکار سے درجے ملے
تیرے نانا تھے جو احمد مصطفےٰ — امتحان کامل نہ تھا اونکا ہوا
اسلیے وہ تھے نبی آخر زمان — تا نہ کافر اون سے ہوون بدگمان
اونکا رکھا امتحان وقتِ دگر — وقت وہ آپہونچا تو خطرہ نکر
جسم تیرا اور حسنؑ کا ایک جا — کیجیے ہووے شبیہہ مصطفےٰ
جسم بالا تیرا ہے پائین حسنؑ — ملکے دونون ہوگئے احمدؐ کا تن
بس حسنؑ کو سم ہوا خنجر تمھین — دینا تھا درجہ شہادت کا ہمین
روز محشر تک یہ سب اہل جہان — یاد مین تیری رہین نوحہ کنان
ہان مگر تم ہو شفاعت کے مجاز — شرط یہ ہے وہ ہوا زوی نیاز
تاکہ اعدا جملہ تمکو جان لین — ہے حسینؑ ابنِ علیؑ پہچان لین
گوشِ دل سے جب سنا سرِّ خدا — مستعد تب ہوگیا وہ رہنما
صبر کرکے وہان سے خیمے مین گئے — چاہتا تھا سرِّ حق کا کچھ کہے
اس مین بانو نے کہا اے شہریار — ہے علی اکبر سے میرا دلفگار
دوسرا یہ غم مجھے تازہ ہوا — پانی بن تڑپے ہے یہ اصغر بڑا
گوکہ مشکی مین تین دن سے خشک لب — دودھ میرا ہوگیا ہے خشک اب

تم ہو صابر صبر کرنا ہے ضرور — اس طرح کی وہم کیجے دل سے دور
تیری خاطر مجکو ہے حد سے کمال — ایک دم مین انکو کردون پائمال
پر نہ تیرا صابرین مین ہووے نام — اور شہادت کا ملے تجکو نہ جام
سیّد الشہدا نہ کہلاوے گا تو — مثل دیگر خلق رہ جاویگا تو
وہم دنیاوی کو کراب دل سے دور — بس رضا جو میرا ہونا ہے ضرور
ہر مصیبت پر رہو ثابت قدم — جو مری مرضی کے تم مارو نہ دم
جو مجھے کرنا تھا سو مین لکھ چکا — جو مقدر مین تھا اب ہوتا ہے کیا
اچھونکا دنیا مین یون ہون امتحان — اونکو محشر مین ہو نفع بیکران
ہو چکا آدم کا اوّل امتحان — وہ نکل آئے ہین بہتر از جہان
کر دیا حوّا سے آدم کو جدا — پہونچی تکلیفات اونھین سر تا بپا
نوح کو امت نے ایذا دی سدا — کُنبہ اوسکا غرق پانی مین ہوا
اور ابراہیم کو آتش مین ڈال — پھر خلیل اوسکو کیا وہانسے نکال
زیر خنجر لائے اسمٰعیل کو — پھر بچایا بھیجکر جبریل کو
چاہ مین یوسف کو لاڈلوا دیا — مصر کے بازار مین بکوا دیا
عرصہ تک یعقوب بس روتے رہے — روتے روتے یہان تلک اندھے ہوئے
ذکریا آرہ سے وہان چیرے گئے — اور بدن ایوب مین کیڑے پڑے
کھا گئی یونس کو مچھلی ناگہان — عیسیٰ پر گدزین ہزارون سختیان

مارا نیزہ اوسنے آکر پشت پر — گر گیا گھوڑے سے شہزادہ بہ سر
روح گئی جنت کو بس اوسکی وہین — ہو گیا شاداب سب خلد بریں
لاے اوسکی لاش کو بھی شہ اوٹھا — گنج شہداء مین دیا اوسکو ملا
اقربا انصار ہوئے جملہ تمام — رہ گئے باقی فقط حضرت امام

بیان مختلف امام حسین رضؓ و شہادت علی اصغر رضؓ

ایک راوی یون روایت ہی لکھے — جب علی اکبر شہادت پا چکے
اقربا اور دوست سب مارے گئے — اور حسین ابن علی تنہا رہے
دیکھتے گہ آسماں گاہے زمین — گہ پس و پیش و یسار و گہ یمین
کہتے تھے حق سے مین تنہا رہگیا — اب نہین کوئی مرا تیرے سوا
جو ہوا ہے ظلم مین کس سے کہون — ظالمون کی کیا شکایت مین کرون
سب مرا کنبہ یہان مارا گیا — جز نہ زین العابدین کوئی رہا
سو مرض تپ مین پڑا ہے مبتلا — وہ بچے گا دیکھئے ہوتا ہے کیا
زندہ ہوتے گر مرے مادر پدر — یا کہ ہوتے میرے نانا نامور
وہ دل و جان سے مری کرتی کمک — آتے فوراً اس جگہہ پر بیدھڑک
کرتے فوج دشمنان زیر و زبر — بھیجتے ہر ایک کو فی النار و سقر
گاہے کہتے تھے کہ دون اب بد دعا — ان کو غارت کر جہان سے یا خدا
دل مین اپنے کرتے تھے سو سو خیال — گوش دل مین آئی بانگ ذوالجلال

لڑنا اِس سے ہے سراسر پُر خطا ہے شبیہہ اسکی با حمد مجتبےٰ
عمر بولا سب یہ ہے وہم و خیال ہونا اک صورت نہین ہے کچھہ مجال
پھر علی اکبر نے چلّا کے کہا لڑنے کو آوے کوئی میرے فتا
عمر طارق ایک تھا وان پہلوان جانتا تھا آپ کو شیر ژیان
شاہزادہ کے مقابل وہ ہوا اوسکو نیزہ سے دیا اوسنے گرا
شب٘ث آیا اوسکی پھر بہرِ کمک نیزہ سے اوسکو بھی مارا بیدھڑک
طلحہ و مصروع دو اے وہان کر دیے اونکو بھی دوزخ کی نشان
پیاس سے تنگ نیزون سے زخمی ہوا شاہزادہ نے یہہ شہ سے جا کہا
پیاس نے بس مجکو کر رکھا ہی تنگ یہ نہین دیتی ہے مجکو کرنے جنگ
شہ نے دی اوسکے انگوٹھی در دہان بجھہ گئی پھر پیاس اوسکی ہیگمان
بولا عمرِ سعد پھر نوفل سے یون قتل مین کرتے ہو اسکے دیر کیون
شاہزادہ آیا پھر میدان مین فوج اکٹھے ہو گئی اک آن مین
گھیر ساری فوج نے اوسکو لیا ہر طرف سے شور و شر برپا کیا
ہر کسی سے کرتا تھا شہزادہ جنگ قتل کرتا تھا وہ صدہا نے درنگ
دو سو سے زیادہ گئے مارے لئیم ہو گئے یہ سب کے سب داخل جحیم
ہر طرف سے تیر مارین تھی خسیس زخم آئے جسم شہزادہ پہ بیس
آیا وہان پر ایک بس ابن نمیر دشمنِ آلِ نبی تھا وہ شریر

لاش اوس غازی کی لائے شاہ اوٹھا | یون زبان سے شاہ نے رو رو کہا
کر گئے عباس رضؓ علے تم جو سفر | ہر طرف سے آہ ٹوٹی اب کمر

بیان شہادت علی اکبر

پھر علی اکبر نے شہ سے یون کہا | رنگی دو مجکو اجازت اے شہا
شاہ نے اونسے کہا اے نورِ عین | غم تیرا مجکو نہین دیوے گا چین
بہتر ہے اسمین کہ تو لڑنے بجا | جب تلک زندہ رہون مین اے فتا
پھر دیا اکبر نے شہ کو یہہ جواب | مجکو دو للہ اجازت اے جناب
ظلم ظالم کا نہایت ہو چکا | ہو چکے سب انبیا تم پر فدا
آچکا اب وقت میرا شاہ دین | مجکو اس دم صبر کی طاقت نہین
منت و زاری بہت اکبر نے کی | تب اجازت شاہ نے جانکی دی
تھے علی اکبر جوانِ لافتا | صاف ہم شکلِ محمد مصطفےٰ
ہوتا تھا شکل نبی کا جسکو شوق | دیکھ لیتا تھا وہ اکبر کو بذوق
عمر اٹھارہ برس کی جب ہوئی | اونپہ سختی کربلا کی آ پڑی
سامنے لشکر کے وہ جس دم گئے | دیکھہ ظالم اوسکو حیران ہو گئے
پوچھا عمر سعد سے لوگون نے وہان | کون ہے لڑنے جو آیا اب یہان
یون کہا اونسے علی اکبر ہے نام | یہ ہے فرزندِ حسینِ ذوالکرام
بعض بولے عمر سے اے بوالفضول | ہم نہین لڑتے یہ ہے شکلِ رسول

شمر عمر سعد یون بولے پکار — جانے مت دیجو اسے یہان لیجو مار
لے گیا پانی اگر عباس وہان — پاس شاہِ دین سلطانِ جہان
قتل کرنا شہ کا پھر ممکن نہین — جمع ہو جاگو کہ گرد ان زمین
چار سو سے اوسپہ آئے دشمنان — اور لیا عباس کو بس گھیر وہان
ایک دشمن نے وہان پر آنکر — تیغ ماری بازوے عباس پر
دہنی بازو ہو گئی فوراً جدی — مشک اوسنے بازوے چپ پر دھری
بن طفیل ایک اور تھا وہان پر لعین — ماری اوسنے دست چپ پر تیغ کین
بایان بازو کٹ گیا غازی کا جب — مشک کو دانتو نمین پکڑی اوسنے تب
تیر مارا مشک مین ایک نے دو مین — مشک سے پانی گرا سب بر زمین
گر گئے ہتھیار اوسکے سب وہان — رہگیا نے دست و حربہ وہ جوان
چاہتا تھا پہونچے وہ نزدیک شاہ — لیک تھی وہ جملہ مسدود راہ
ایک کس نے مارا نیزہ پشت پر — پار ہوا وہ اوسکا سینہ چیر کر
گر پڑا گھوڑے سے وہ غازی جبھی — چوب اک نوفل نے آسر پر چڑی
بولا غازی بھائی اب لیجو خبر — کر چلا بھائی تمھارا اب سفر
تیر و نیزہ سے لیا تھا اوسکو چھان — چلدی اونکی روح در خلد و جنان
کشمکش دنیا سے آسودہ ہوا — لے لیا جام شہادت اوسنے جا
ہو گیا جس وقت وہ غازی شہید — لے گئی سر کاٹ کر قوم پلید

منتخب ہو فوج سے نکلے سوار — تھے قوی ہیکل بہت وہ نابکار
آگیا عباس پر ہر اک نے وار — اور بچایا وار ہر اک نابکار
آمقابل ہو گئے عباس سے — تنگ تھا عباس لیکن یاس سے
غصہ ہو اک نعرہ مارا اوسنے وہان — کانپ اوٹھے جتنے تھے وہانپر دشمنان
جو پہلوان آیا اوسکے سامنے — وہ لگا ہیبت سے اوسکی کانپنے
سامنے جو جو کہ آئے پُر ستم — کر دیا ہر ایک کے سر کو قلم
جتنے آئے تھے کیے دوزخ روان — خوف سے آیا نہ پھر کوئی وہان
گھس گیا وہ فوج مین جون شیر نر — کر دیا لشکر کو بس زیر و زبر
سینہ بعضون کا دیا خنجر سے چیر — مارا بعضون کے تئین از نوکِ تیر
بعضونکو نیزہ سے پھینکا بر زمین — سر اوڑایا بعضون کا از تیغِ کین
بعضون کی گردن پکڑ ڈالی مروڑ — بعضون کے ٹکرا کے سر کو ڈالا پھوڑ
کر دیے گھوڑے بعضے پائمال — بھاگ اوٹھے یہ دیکھ حالت بدسگال
ہو گیا میدان خالی نے گمان — اور رہا کوئی نہ وہان از دشمنان
چل دیا غازی بدریاے فرات — اور لیے وہ مشک چرمی اپنے ساتھ
جا کے پانی مین لیا مشکیزہ بھر — جمع مغرور ہو گئے وہان سر بسر
ہو گئے مغرور جمع سہ ہزار — اور صرف تنہا تھا یہ عالی وقار
بھر کے پانی نکلا وہ وہان سے شتاب — شربدون اوسنے پیا وہانپر نہ آب

کیا نہین ہے یہ مسلمان دیندار — کیا نہین محشر مین یہ حاجت براز
ہے غضب پانی پین سب جانور — اور تڑپے آلِ احمد سر بسر
تڑپین پانی کے لیے خرد و کلان — پیاس سے طفلان ہووین نیمجان
اقربا اوسکے کیے تمنے شہید — آیا جسکے گھر مین قرآن مجید
جسکا گھوارہ ہلاتا جبرئیل — اوسکو تم سمجھو ہو اب خوار و ذلیل
قتل اوسکا چاہتے ہو تم تمام — اوسکی جد کا پڑھتے ہو کلمہ مدام
جو کہ ہونا تھا وہ سب کچھ ہو چکا — باز آؤ اب بھی تم بہر خدا
دو اجازت مجکو مین لیجاؤن آب — پیاس کا اونپر نہایت ہی عذاب
پانی دو اور اوسکو اب تم جانے دو — بس خطا ہر اک تمھاری عفو ہو
کل کے دن جب حشر ہوویگا بپا — آب کوثر اسکے بدلے دون دلا
کر چکا عباس جب حجت تمام — سرنگون سب ہو گئے وہان خاص و عام
سُنکے بعضون نے دیا اوسکو جواب — جو کہا تمنے یہ سچ ہے اے جناب
ہم ہین نوکر ہمکو ہیگا حکم عام — قتل کرو تم حسینِ ذوالکرام
پانی کی تمکو اجازت ہم نہ دین — قتل تمکو ہم بلاشک وہان کرین
ہو گئے مایوس جب عباس وہان — یون کہا لڑنیکو آوین پہلوان
حسب دستور آئے لشکر سے جوان — اور لگا اون سے یہ لڑنے پہلوان
آخرش بعض اونسے وہان مارے گئے — جو بچے تھے جا کے لشکر مین چھپے

ہوگیا تیار تو بھی اے اخی — پھر قیامت پر ملاقات اب رہی
رن کو بس تیار عباس ہوگیا — ایک مشکیزہ بھی چرمی لے لیا
شاہ نے فرمایا اے فرخندہ فال — زندگی اک دم مجھے ہوگی وبال
لڑنے مین ہرگز نہ شفقت کیجیو — راہ غصہ کا نہ وہان سے دیجیو
دشمنو نکو نرمی سے سمجھاؤنا — آپ سے بہتر اونہین باز آؤنا
ختم کرنا اونپہ حجت اور دلیل — تاکہ تایب ہووے وہ قوم ذلیل
جا پڑے میدان مین وہ ابن علی — فوج اعدا مین مچی اک کھل بلی
تھی شبیہہ انکی شبیہہ مرتضیٰ — کرتی تھی تکرار قوم نے حیا
کوئی کہتا تھا یہ ہین حضرت علی — کوئی کہتا تھا علی کے ہین ولی
جا کہا عباس نے رن مین پکار — کچھہ مجھے کہنا ہے سنلو ناہکار
اِس گھڑی ہون ایلچی شبیر کا — دینا پائیخ تم مری تقریر کا
شاہ تو از خود نہین آیا یہان — تمنے لکھا آیا وہ اسکو میان
اوسنے تمپر آکی کی حجت تمام — اور چاہا تم سے اوسنے اذن عام
مجکو جانے دو چلا جاؤن کہین — اور کرون ہرگز شکایت مین نہین
تمنے پانی کردیا ہے اوسکا بند — کیا خدا کو یہ نہین ہے ناپسند
کیا نہین بھائی حسن کا یہ حسین — کیا نہین یہ فاطمہ کا نور عین
کیا نہین ہے مرتضےٰ کا یہ پسر — کیا محمد کا نہین گوشہ جگر

دور سے برسائے اون نے دو نونپہ تیر — زخمی ہو کر گر پڑے یہ بن امیر
جان اونکی ہو گئی دم مین ہوا — لاشین اونکی لائے یہان عباس اوٹھا
جام کوثر جا کے دونون نے پیا — اور شہادت کا اونھین درجہ ملا

بیان شہادت جعفر و عثمان برادران عباس رضؓ

جعفر و عثمان نے لے کے رضا — جا ہوئے حاضر بمیدانِ وغا
اوس طرف سے بھی بہت نکلے جوان — اور لگی ہونے لڑائی اونسے وہان
جو کوئی لڑنیکو آیا اونسے وہان — تیغ و نیزہ سے ہوئے وہ بے نشان
پھر یہ عمرِ سعد نے سب سے کہا — گھیر و سب ہو کر اکٹھے ایک جا
ہو گئے جمع وہان جملہ شریر — دور سے اونپر لگے برسانے تیر
تیر اعدا سے ہدف وہ بن گئے — اور سنانِ نیز ونسے وہ چھین گئے
زخمی ہو کر ہر دو گھوڑے سے گرے — اور شہیدون مین وہ فوراً جا ملے
روح طیّب اونکی جنت کو گئی — جس جگہہ پر اونکے تھے دونون اخی
لیگئے لاش اونکی عباس آ اوٹھا — گنج شہداؤ نمین اونکو رکھدیا
ہو چکے جب چار رون بھائی شہید — غم ہوا عباس کو او سدم مزید

بیان شہادت علی عباس رضؓ

شاہ سے عباس نے چاہی رضا — شاہ نے رو رو کے یہ اونسے کہا
جو کہ مجھپر تھی مصیبت بیکران — پر تسلی تھی ترے رہنے سے یہان

جعفر و عبداللہ اور عثمان نام — اور عباس و محمد ذوالکرام

پانچوں یہ ہین شاہ کے بھائی رہیب — گو کہ تھے نے مات تھے شہ کے حبیب

پانچون نے پھر آن کر شہ سے کہا — اب ہمین ن کی اجازت دو شہا

اِس گھڑی تم پر مصیبت سخت ہے — جانثاری کا ہماری وقت ہے

شاہ بولے اب مجھے تم جانے دو — تم حرم کے اب محافظ یہان رہو

یون کہا پانچون نے ہو کر یک زبان — یہ مناسب کب ہے اے شاہ جہان

ہم رہین زندہ تمھارا خون بہے — پھر زمانہ ہمکو اے شہ کیا کہے

شاہ سے جون کی چاہتا تھا رضا — کہتے تھے شہ جاؤن اول مین بھلا

پر نہین مانے تھا کوئی یہ سخن — مارتے تھے مرنے سے وہ بے وطن

شاہ نے رو کر اجازت دی انھین — اور کہا سونپا خدا کو مین تمھین

سُنکے عبداللہ محمد نے رضا — جا ہوئے حاضر بمیدان وغا

بولے لڑنے آوے کوئی پہلوان — رکھتا ہو جو حوصلہ لڑنیکا یہان

دو چہار آئے پیادہ اور سوار — اور لگے آکر وہ کرنے کارزار

آئے تھے جتنے سوار اور پیادگان — کر دیے قتل اونکو دونون نے وہان

اونکے پیچھے شمر نے زیاد نمک — اور لگے پھر دونون لڑنے دھڑک

اون کو اون دو نے کیا داخل جحیم — دیکھ گھبرائی اونھین فوج لئیم

دو ہزار آئے نکل کر دشمنان — چار سو سے گھیرا دونو نکو وہان

بوبکر اور عمر تھے ابن حسن — لے اجازت چل دیے وہ سوے رن
گھس گئے لشکر مین یہ دونون اخی — مارے اون دونون نے وہان صدہا شقی
سامنے اونکے جو کوئی آگیا — بس اوسے واصل جہنم کر دیا
اللہ اللہ کیا شجاعت کرتے تھے — مارتے تھے اور خود وہ بچتے تھے
جمع ہو کر فوج نے گھیرا وہان — چارون جانب سے ہوئے حربہ کنان
مُنہ جدھر کو کرتے تھے یہ نامدار — پشت دکھلاتے تھے دشمن نابکار
آخرش دونون ہوئے زخمی شدید — گر کے گھوڑون سے ہوئے دونون شہید
آخرش جنّت کو دونون چل دیے — بھائی اور بابا سے اپنے جا ملے
کہتے ہین دو صد کیے دونون نے قتل — دشمنانِ دین تھے جو پُر دغل
آکے عباس و حسینِ با صفا — لے گئے خیمے مین لاشون کو اوٹھا
چارون لاشون سے کیا شہ نے کلام — اپنے بابا سے مرا کہنا سلام
میری جانب سے یہ کہنا اے اخی — کرتی یورش مجھپہ ہے فوجِ شقی
اتنلک تو خون دل کھاتا ہون مین — بعد تھوڑی دیر کے آتا ہون مین
نانا اور بابا کو جا دینا خبر — حال یہانکا من و عن اور سر بسر
دیکھ لو آکر ذرا شاہِ اُمم — اور کیا اُمّت نے ہمپر کیا ستم

بیان شہادت عبداللہ و محمد برادران عباس بن علی مرتضےٰ

پانچ بھائی جو علی عباس سے — نام اونکے اس طرح پر ہین لکھے

آیا ارزق دیکھکر تینون کا حال — اور لگا لڑنے وہ آکر بدخصال
پہلوان تھا فوج مین وہ نامور — اور تکبر مین تھا وہ آکودہ سر
شاہزادہ سے مقابل آ ہوا — اور غصہ مین نہایت تھا بھرا
شاہزادہ پر وہ بس کرتا تھا وار — اور بچاتا وار تھا وہ نامدار
کرکے قاسم سے پھر اپنا ہپ گرم — تیغ سے سر کردیا اوسکا قلم
ہا وہ کو روح ہوئی اوسکی روان — پھر نہ لشکر سے کوئی نکلا جوان
مرتے ہی ارزق کی اعدا ڈر گئے — زندہ تھے لیکن دل اونکے مر گئے
گھس گیا لشکر مین قاسم نے خطر — کردیا لشکر کو پھر زیر و زبر
خشک تھا حلقوم اور غایت تھی پیاس — مارے بیس اسوار اور پیادہ پچاس
گھر گیا نرغہ مین وہ عالی تبار — ہر طرف سے اوسپہ ہان چلتی تھی وار
مارا نیزہ کیش نامی نے بہ پشت — گر پڑا گھوڑے سے قاسم ہوکے کشت
گرتے ہی اوسنے پکارا اے چچا — لو خبر میری ہوئی جان اب ہوا
چاہے تھا قاتل کرے سر کو جدا — پہونچا جھٹ پٹ وہان شہ ہر دوسرا
لے لیا قاتل کو جاکر زیر تیغ — کردئے دو ٹکڑے اوسکے بیدریغ
تشنگی سے ہو رہا تھا تلخ کام — اوسنے جاکر پی لیا کوثر کا جام
لاش کو خیمے مین لائے شہ اوٹھا — لاشون مین شہداؤن کے رکھدی ملا

بیان شہادت ابوبکر و عمر و ابن امام حسن علیہ السلام

پر ہوئی معلوم ہمکو اتنی بات — رشتہ قاسم کا سکینہ کے تھا ساتھ
اُن دنونمین تھی سکینہ ہفت سال — ہونا شادی کا ہے سب ہم خیال
فوت ہوجانا سکینہ کا بھی شام — یہ غلط مشہور ہے اے نیکنام
وہ بہت مدت تلک زندہ رہی — شادی اونکی آمصعب سے ہوئی
یون کہا قاسم نے جاکر رن کی بیچ — آؤ لڑنے کو مری القوم نیچ
دیکھ اوسکو بولے فوج مردمان — ہے نہایت خوبصورت یہ جوان
عمر تھوڑی ہی خوبصورت ہے کمال — حق تعالی نے عجب بخشا جمال
یہ نہایت چست اور چالاک ہے — مارنے اور مرنے مین بیباک ہے
اِس جوان سے لڑنیکو وہ شخص جا — جسکے سر یہ آکے کھیلے گی قضا
بولا عمر سعد یہ ہے بن حسن — یہ بھتیجا ہیگا شاہ نے وطن
بھائی اسکا تھا جو اَب مارا گیا — ہو رہا یہ اوسکے غم مین مبتلا
بس لیا جس شخص نے اب اسکو مار — اوسکا بڑھ جاویگا غایت اقتدار
بیٹا ارزق کا وہان سے نوجوان — آبا لڑنے کو وہ قاسم سے یہان
وہ ہوا قاسم پہ آکر حربہ ران — لیک کچھ پہونچا نہ قاسم کو زیان
نیزہ سے قاسم نے ڈالا اوسکو مار — اوسکے گھوڑے پر ہوا قاسم سوار
دوسرا ارزق کا بیٹا آ لڑا — تیغ سے اوسکے کیا سر کو جدا
تیسرا اور چوتھا بھی آیا وہان — تیرون سے قاسم نے ڈالا اوسکو جہان

جوش خون مین آیا فتا نکا پسر
پھر نہ آیا کوئی وہان سے بے حیا
روح جنت کو ہوئی اونکی روان
دشمنونکی روح گئی دوزخ کے بیچ

پہنچا پھر عباس نے اوسکو بسر
لاش عبداللہ کی وہ لائے اوٹھا
چار سو مارے گئے وہان دشمنان
کیونکہ وہ سمجھے نہ تھے کچھ اونچ نیچ

بیان شہادت حضرت قاسمؓ

دیکھکر قاسم نے یہ بھائی کا حال
رن کی اب ہمکو اجازت دیجیے
شاہ نے رن کی اجازت اوسکو دی
کہتے ہین شادی ہوئی قاسم کی وہان
جو کتابین ہین صحیح اور معتبر
کہتے ہین علما خبر ہے یہ غلط
کیونکہ تھا وقت مصیبت کا کمال
ہو رہا تھا اوس جگہہ جنگ و جدال
شہ مع ہمراہیان تھے نے وطن
تین دن سے پانی تھا لشکر پہ بند
سال سے تھی اونپہ افزون اک گھڑی
ہو سکے کب شادی ایسے وقت مین

شاہ دین سے جا کیا اوسنے سوال
صبر جتنا ہو سکے سو کیجیے
چلدیا وہ جانب فوج شقی
یہ غلط ظاہر ہوا ہے در جہان
اونمین اسکی کچھہ نہین ہیگی خبر
کردیا مشہور لوگون نے فقط
پھر بھلا شادی کا ہو کیسے خیال
ہر دو جانب سے تھا وہان قتل و قتال
تشنگی سے تنگ تھے فرزندوزن
لشکر شہ تھا تمامی دردمند
اور پکارے تھی قضا سبکو کھڑی
تھے پھنسے ہر اک مصیبت سخت مین

آتی ہی اوسنے چلائی سر پہ تیغ ڈھال پر لی اوسنے اوسکو بیدریغ
مارا نیزہ شاہزادے نے وہین پٹکا گھوڑے سے اوسے برسر زمین
روح دوزخ کو ہوئی اوسکی روان آئے بھائی اور بیٹے اوسکے وہان
وہ بھی آکر شاہزادہ سے لڑے آخرش وہ بھی جہنم مین پڑے
گھوڑا عبداللہ کا زخمی ہو گرا بھیجا شہ نے اور گھوڑا دوسرا
تھے اسد اور انس فیروزہ غلام پاس شہ باقی تھے تینون نیکنام
بس کمک کو اوسکی بھیجا شاہ نے دیکھا اونکو لشکر گمراہ نے
نکلے لشکر سے پیادہ اور سوار اور لگے آکر وہ کرنے کارزار
شیب بھی پہونچا لے پانصد سوار ہو گئے آکر اکٹھے اک ہزار
اس طرف غازی صرف یہ تھے چہار اور مقابل انکے دشمن تھے ہزار
بس ہوا آکر وہان جنگ عظیم ڈیڑھ سو مارے گئے دشمن لئیم
اور وہ تینون جو کہ آئے تھے کمک جا ملے شہداؤ نمین یہ بے دھڑک
آکے گھیرا سب نے عبداللہ کو وہان اور ہوا ہر ایک اوسپر حربہ ران
کوئی خنجر کوئی نیزہ کوئی تیر چار جانب سے یہ مارین تھے شریر
زخمی ہو کر شاہزادہ بھی گرا چاہا تن سے اک نے سر کرنا جدا
نام اوس بے درد کا قنبان تھا چاہے تھا سر کاٹنا مظلوم کا
دیکھکر عباس پہونچا جلد وہان کر دیا قنبان کو دوزخ روان

شاہزادے نے لگائی اوسپہ تیغ — سر اوڑایا تن سے اوسکا بیدریغ
یوسف و طارق تھے وہان دو پہلوان — دیکھہ حال نخترہی آئے وہان
شاہزادے سے وہ آکر لڑنے لگے — ہر طرح سے وار و کرنے لگے
دونون کو بھی اوسنے مارا جان سے — پاس شہہ ہٹ آئے وہ میدان سے
یون کہا پھر اوسنے شہہ سے لے چچا — پانی مل جاوے اگر ہمکو ذرا
جنگ میری دیکھتے اوس وقت تم — سارے لشکر کے مین کرتا ہون گم
تشنگی نے مجکو کر رکھا ہے تنگ — ورنہ ساری فوج سے مین کرتا جنگ
شاہ بولے بیٹا یان پانی کہان — اب کوثر جاکے تم پینا وہان
شاہزادہ پھر گیا میدان کو — اور پکارا آوے کوئی جنگ جو
آیا لشکر سے نکل ابن حجار — اور لیا ابن حسن نے اوسکو مار
آیا بیٹا اوسکا لڑنے کو وہان — فوج مین تھا وہ قوی ہیکل جوان
اوسنے آکر شاہزادے سے کہا — قتل تو نے میرے بابا کو کیا
جوش خون بابا کا ہے اس دم مجھے — خاک اور خون مین ملا دونگا تجھے
تجکو مارون جب مجھے آئیگا صبر — تمنے مارے ہین بہت سے یہان ہنر
مین قسم کھاکر ہون لشکر سے چلا — مین کرونگا قتل تم کو اے فتا
شاہزادے نے دعا اللہ سے کی — میرے ہاتھون جاوے مارا یہ شقی
ہوگئی اوسکی دعا فوراً قبول — سامنے اوسکے جو وہ آیا فضول

ایک حملہ مین دیے بائیس مار — آیا پھر میدان مین وہ نامدار
دیکھا عمر سعد نے جب اوسکو چست — ہو گیا بس حوصلہ سب اوسکا پست
جان کا اپنی ہوا اوسکو خیال — جا سوار و مین چھپا وہ بد خصال
اور لگا اون سب سے کہنے وہ ذلیل — اوس سے کیون لڑنے مین تم کرتے ہو ڈھیل
کیون نہین کہتے ہو جرأت تم یہان — لڑنے کو اوسکے نہین جاتے ہو وہان
قتل جو اوسکو کرے کوئی جوان — اوسکو مین خلعت دلاؤن بیکران
نخزری نامے تھا اونمین پہلوان — تھا قوی ہیکل نہایت جنگ دان
جا کے عمر سعد نے اوس سے کہا — ہے مناسب لڑنے کو تو اوس سے جا
نخزری نے عمر سے پھر یون کہا — اوس سے لڑنے سے مجھے آوے حیا
ایک تو یہ طفل ہے بین ہمسن جوان — طفل سے لڑنے مین عزت ہی کہان
دوسرے فرزند ہے شاہ حسن — وہ حسن جو تھا نبی کا نصف تن
وہ حسن جو ملک کا تھا بادشاہ — اور تھا دیوار امت کی پناہ
بولا عمر سعد یہ باتین ہین خام — کام اسکا جا کے کر جلدی تمام
نخزری یہ سنکے پھر بولا پکار — مین اوٹھا سکتا نہین ہون تیرے وار
کہہ کے وہ میدان کو بس چل دیا — اور مقابل شاہزادے کے ہوا
شاہزادے سے لگا کرنے وہ جنگ — وار کرتا تھا وہ ظالم بیدرنگ
ہر طرح کے کرتا تھا ظالم وہ وار — اور بچاتا وار تھا وہ نامدار

رفتن عبداللہ بسیر امام حسن در جنگ و شہید شدن

تھے حسن کے پانچ بیٹے نامور — قاسم و عبداللہ بوبکر و عمر
اور تھا حسن مثنے پانچوان — وہ رہے یسیرب مین تھے باعز و شان
کس لیے صغرا سے تھی شادی ہوئی — وہان سبب بیماری کی صغرا رہی
رشتہ قاسم سکینہ کے تھا سات — اور سکینہ اون دنون تھی سال سات
آکے چارون نے کیا شہ سے سوال — دو اجازت رن کی اے فرخندہ فال
دشمنون سے آپکے جا کے لڑین — بابا اور دادا کو اپنے خوش کرین
تھی وصیت ہمکو بابا کی وہ لے — ساتھ رہنا تم حسین شاہ کے
جب چچا پر آپڑے کوئی مصاب — جان نثاری کیجیو اونپر شتاب
یاد ہوگی وہ وصیت بھی تمھین — وقت رحلت کی تھی جو شہ نے ہمین
شاہ نے چھاتی لگایا اونکو وہان — اور کہا مہتر نہین یہ بات یہان
زندگی بھر پاس میرے تم رہو — بعد میرے کرنا ہو سو کیجیو
وہ یہی کہتے تھے شہ سے صاف صاف — ہم کرین کیسے وصیت کے خلاف
دیکھا شہ نے اونکا جب اصرار تام — دے دیا ناچار اونکو اذن عام
چلد یا عبداللہ میدان کو تبھی — اور پکارا وہان یہ القوم شقی
کرتے ہو آل نبی پر تم ستم — اور نہین تم جانتے کون ہین ہم
کوئی لشکر سے نہ نکلا پہلوان — گھس گیا لشکر مین یہ حملہ کنان

اور لگے کرنے یہ باہم گفتگو | ایسے کم دیکھین ہین ہمنے خوب رو
نے محابا کس طرح آتے ہین یہان | کچھہ نہین کرتے ہین ہرگز خوف جان
تھے پہلوان روم و شام و زنگ کے | دیکھہ شوکت اونکی جملہ دب گئے
کہتے تھے آپسمین کیا ہی سن و سال | اور عجب ہے انمین عظمت اور جلال
بولے یہ اے موذیو اے باغیو | کچھہ خدا کا خوف تو دل مین کرو
تڑپے آل مصطفےٰ پانی کو وہان | اور نہاؤ اور پیو تم سب یہان
آئے اعدا اونسے لڑنے چند کس | اور لگے کرنے وہ یورش اوپہ بس
دونون غازی لڑتے تھے اک شان سے | مارتے تھے دشمنون کو جان سے
لڑنے مین وہ اس قدر چالاک تھے | لرزان اون کے خوف سے ناپاک تھے
مارتے تھے جسکے نیزہ ہوتا پار | تیر پھینکین تھے وہ ہوتا تھا دوسار
اور کبھی ماریں تھے وہ خنجر کا وار | سر اوڑاتے تھے وہ تن سے نامدار
دیر تک کرتے رہے وہ چپقلش | کر دیا میدان خالی از خلش
سیکڑون کو کر دیا دوزخ رسید | ہو گئے آخر محمدؐ وہان شہید
عون نے دیکھا جو وہان بھائی کا حال | جوش خون اوسکو وہان آیا کمال
قاتل بھائی پہ جا کر وہ گرا | کر دیا سر اوسکا خنجر سے جدا
کام دونون نے شجاعت کا کیا | عون نے بھی جام کوثر جا پیا
قتل دونون نے کیے دشمن کثیر | جا ہوئے جنت مین دونون جا بگیر

دو اجازت ہمکو ہم جاکر لڑین — جاکے ہم جام شہادت کو پین
جان کو ہم اب کرین تمپر نثار — تاکہ ہم سے راضی ہو پروردگار
تھے اسی دن کے لیے ہم اے شہا — جان اپنی ہم کرین تم پر فدا
ورنہ کس کام آوے گا اپنا یہ تن — گر کرین ہم سستی اے شاہ زمن
بولے شہ تمکو اجازت مین نہ دون — بی بی زینب سے مین کیون شرمندہ ہون
بات سنکر شاہ کی ہر دو کسان — جاکے زینب سے کہا اے مہربان
اسکے عاید اب ہماری تم کرو — لڑنے کی ہمکو اجازت آپ دو
اور مامون سے اجازت دو دلا — ہے ہمارے واسطے بیحد بھلا
چاہتے ہین ہم کرین قربان جان — اور نہ دیکھین شاہ کو تنہا یہان
یون کہا زینب نے فرزندان کو — مامون پر قربان کرو تم جان کو
مینے بخشا تمکو حق مادری — عاقبت مین ہے تمھاری بہتری
گر نہ تم کہتے تو مین ہوتی خفا — جاؤ تم میدان کو حافظ ہی خدا
جیسا تمنے مجکو اس دم خوش کیا — حق تعالی اسکی دے تم کو جزا
ماسے رخصت ہوکے شہ کے پاس آے — اور کہا اب ہے تامل تمکو کیا
دی ہے امان نے اجازت اب ہمین — اب بتاؤ کیا تامل ہے تمھین
شاہ نے سنکر وہ سب اونکے کلام — روکے فرمایا کہ ہے گا اذن عام
لڑنے کو میدان مین دونون گئے — دیکھکر دشمن اونھین دنگ ہوگئے

باری باری آگے کرتے تھے وہ جنگ — قتل اونکو کرتا تھا یہہ سنے درنگ
قتل اوسنے وہان کیے صدہا پلید — آخرش پھر ہو گئے یہہ بھی شہید
جب گرا گھوڑے سے وہ عالی تبار — روح جنت کو گئی اوسکی سدھار
اونکا تھا موجود وہان جعفر چچا — شاہ سے لی اوسنے رخصت رنگی آ
چلدیا میدان کو جعفر بن عقیل — اور پکارا جا کے لے قوم ذلیل
قتل میرے دو بھتیجے موذیو — کر دیے تمنے خدا سے تو ڈرو
گذرا جو گذرا ہوا سو جو ہوا — اب بھی باز آجاؤ مت لو تم بلا
جانے دو شبیر کو جاوے جہان — بس ڈرو اللہ سے اے دشمنان
بس دیا یون عمر نے اوسکو جواب — درگذر کرنیکا اب ہے کیا حساب
فوج مین سے نکلے وہان چندین جوان — لڑنے کو جعفر سے آئے دشمنان
مارے جعفر نے وہا نپر چند کس — اور پیا جام شہادت اوسنے بس
روح جعفر پہونچی در خلد برین — اور ہوئی روح دشمنان دوزخ نشین

روانہ شدن محمدؑ و عون ابنای عبداللہ بن جعفر طیار

اور محمدؑ عون تھے جو نامور — بی بی زینب کے تھے یہ ہر دو پسر
پوتے تھے یہ جعفر طیار کے — تھے نواسے حیدر کرار کے
بھانجے تھے شاہ کے دونون جوان — دیکھنے کے تھے یہ قابل پہلوان
آئے پھر عون و محمدؑ پاس شاہ — عرض کی شہ سے کہ اے عالی جناہ

اک قدامہ بن اسد تھا پہلوان — سرنگون ہوتے تھے سب اوسسے جوان
تھا شجاعت مین نہایت وہ دلیر — جانتا تھا جنگ کے وہ ہیر پھیر
تھا وہ قوت مین نہایت تند بال — سمجھے تھا رستم کو بھی وہ پیر زال
لڑنیکو آیا وہ عبداللہ کے ساتھ — اور لگا کرنے ہزارون داؤن گھات
سیکڑون اوسپر کیے آوسنے وار — اور بچائے وار وقت کارزار
داؤ پاکر ماری عبداللہ نے تیغ — سر کو کاٹا اوسکے تن سے بیدریغ
ہوگیا واصل جہنم وہ شقی — اور پکڑ گھوڑا لیا اوسکا بھی
اک غلام اوسکا جو اونکے ساتھ تھا — اپنا گھوڑا اوسنے اوسکو دے دیا
اوسکے گھوڑے پر ہوا فوراً سوار — اور لگا کرنے وہان وہ کارزار
جب قدامہ ہوگیا داخل جحیم — دشمنون سے چند کس آئے لئیم
اوسپہ برسانے لگے تیر و تبر — گھر گیا میدان مین وہ شیر نر
بیس مارے اوسنے اعدا پلید — ہوگیا آخر کو عبداللہ شہید
روح ہوئی جنت کو جب اوسکی روان — بھائی اوسکا عبدرحمن تھا جو وہان

رفتن عبدالرحمن بن مسلم بنا بر جنگ و شہید شدن او

عبدرحمن شہ سے لیکر کے رضا — لشکر اعداء پر بس چل دیا
جا کے للکارا کوئی آجاوے یہان — وہ مرا لے اوسکا مین لون امتحان
فوج اعدا مین سے نکلے چند کس — اوس سے آکر لڑنے لگے وہ بوالہوس

کرکے پیچھا جاتے تھے اونکے جو وہان
مانگتے تھے اونسے دشمن الامان

لڑتے تھے شہ کے جوان جو سخت دل
پیاس سے گو ہو رہے تھے مضمحل

ملتا پانی انکو گر تھوڑا سا وہان
دشمنون کو چھوڑتے زندہ نہان

گر لکھون تفصیل قتلِ دشمنان
طول ہو جاوے یہ نسخہ بیکران

ہو گئے پنجاہ تر پین سے شہید
جانبِ حق سے ملا درجہ مزید

تین کس یاران سے باقی وہان رہے
اور پچاس اونمین سے جنت کو گئے

اک انس اور ایک فیروز ایک غلام
شاہ کے خادم تھے تینون نیکنام

شاہ نے پاس اپنے اونکو تھا نب کر
یون کہا دونگا اجازت وقت پر

آمدن اقربایان بنابر طلب اجازت جنگ و رفتن عبداللہ بسر مسلم

اقربا حاضر ہوئے آپیش شاہ
عرض کی سب نے کہ ای عالم پناہ

رن کی دو ہمکو اجازت شاہ دین
ہم لڑین جا فوج دشمن سے وہین

شاہ بولے ابتو مین جا کر لڑون
انتقام دوستان اب جا کے لون

بولے شہ سے جو کہ تھے وہان حاضرین
اے شہنشاہ یہ امر ممکن نہین

جب تلک ہم ہین تجھین جانے ندین
جائیو من بعد جب ہم مر رہین

پھر کہا عبداللہ مسلم نے امام
رن کی رخصت دیجیے اے نیکنام

شاہ نے رن کی اجازت دی اوسے
اور کہا سونیا خدا کو مین تجھے

پہونچا رن مین جلد وہ عالی تبار
اور کہا آوے کوئی یہان نابکار

خالد ابن عمر بن خالد انس — سعد حنظل راضہ ابن پنج کس

سعد عبداللہ طفیل ابن علی — بنت کلبی شاہ مارے تھے ولی

ہر دو فرزندان بزرا و حجاز — مالک بن انس تھے یہ پاکباز

اور حبیب وہب عبداللہ عمر — اور حبیب ابن مطاہر اور حُر

مرہ نوذر اور قنقاص و قذیف — اور نبہبر اور فیروزہ وصیف

اور عبداللہ و مرجانی ظہیر — اور تھے عمار اور انس کبیر

اک تھا حابس اوسکے ہمرہ تھا غلام — صاد غفاری اسلم نیک نام

اور غلام ترک اور اک تھا قفا — اور بغدادی محمدؐ باوفا

عبدرحمن بو عیامہ جان نثار — شاہ کے اول سے تھے یہ دوستدار

اور تھے دو تین شہ کے دہان غلام — بس نہین دیکھا لکھا ہے اونکا نام

تھے یہ جملہ شہ کے غایت دوستدار — روز اول سے تھے شہ پر جان نثار

باری باری لی اجازت شاہ سے — لڑتے تھے وہ لشکر گمراہ سے

راہ دین پر لڑتے تھے یہ دیندار — قتل کرتے تھے یہ صدہا نابکار

کیا کرون انکی شجاعت کا بیان — آنکی ہے تعریف مین قاصر زبان

تیر سے نیزہ سے اور تلوار سے — سر جگر توڑین تھے یہ للکار کے

اللہ اللہ شاہ کے تھے کیا جوان — سیکڑون اعدا کے مارے پہلوان

خوف سے انکے نہ لاتے تھے یہ تاب — سامنے سے بھاگ جاتے تھے شتاب

آخرش وہ بھی ہوئے وانسے شہید — سرخرو دنیا سے اوسٹھے وہ سعید
جان اپنی آنکر وہ دے گئے — نیکنامی دو جہان کی لے گئے
ہو گئے جنت کو راہی وہ جوان — اور ملے وہ حُر سے جاکر بے گمان
ہو گئے چار و ن وہ مہمان جب شہید — رنج و غم شہ کو ہوا از بس مزید
شاہ بولے جاتا ہون لڑنیکو اب — تم رہو تیار یانسے سب کے سب
اقربا اور یار تھے جتنے وہان — شاہ سے بولے وہ ہو کر اک زبان
جنگ مین جانے نہ دین ہم تمکو شاہ — جبتلک ہم زندہ ہین اے دین پناہ
جنگ ہماری دیکھ لو اے شاہ دین — کسطرح ہم لڑتے ہین از اہل کین
سرخرو ہو کر کے جان جنت کو ہم — تیرے نانا سے کہین یا نکے ستم
ہمکو قسم تم اجازت رن کی دو — اپنے جانے مین توقف تم کرو
شاہ بولے ہین ہوا لاچار یان — واسطہ اللہ جو آیا درمیان

نام یاران جناب امام حسین علیہ السلام

جو جو تھے اوسوقت ہمراہ امام — لکھتا ہون معلوم ہے جن جنکا نام
تھے تہ مین شاہ کے انصار و یار — شانزدہ کس اقربا تھے جان نثار
نام انصاران و یاران شاہ کا — لکھتا ہون جیسا کہ مین دیکھا لکھا
قیس و اشعث عمرو طعمہ اور وداد — حبط اسعد عمرو کلبی نیک زاد
عمرو بن عبداللہ اور ابن ہلال — عمرو مطاع قیس ثانی پر کمال

زخمی ہو کر حُر بھی گھوڑے سے گرا — اور کہا لیجو خبر میری شہا
شاہ سنکر اوسکی آواز حزین — پہونچے اوسکے پاس جلد بیدین
شاہ بولے وای قسمت کا لکھا — یہ جو مہمان تھا انہین یہ بھی بچا
دشمنون نے قتل اسکو کر دیا — یہ سناؤن کسکو جا کر ماجرا
کہولکر آنکھون کو یہ حر نے کہا — اے شہنشہ مجھسے تو راضی ہوا
شاہ بولے تجھسے راضی ہے خدا — مین ہون راضی اور ہے راضی مصطفے
روح ہوئی بس اوسکی جنت کو روان — جیسا جلدی جاتا ہے تیر از کمان
تھا مصعب بھائی اور بیٹا علی — اور عروہ تینون تھے حُر کے ولی
جب گئے دنیاے دون سے حُر سدھار — سامنے فقہ کے گئے یہ دیندار
یون کہا رنکی اجازت دو ہمین — ہم شجاعت اپنی دکھلاوین تمہین
اشقیا سے حُر کا لیوین کا انتقام — جاوین ہم دنیا سے ہو کے نیکنام
شاہ بولے ہون مین راضی اور رضا — تم سے راضی ہو خدا اور مصطفے
رخصت ہو کر چلدئے وہ نامدار — جا پڑے لشکر پہ تینون برق وار
سیکڑون ناری اونہون نے جا کی وان — کر دیے دنیا سے اکثر بے نشان
سیکڑون خالی کیے گھوڑے رنگے زین — خون سے رنگین کر دی وہ زمین
تیر سے گاہے گہے نیزے سے کام — گاہے خنجر سے وہ لیتے نیک نام
اونپہ برسین تھے ہر اک جانب سے تیر — جسمہ مین ہوتے تھے اونکے جابجا کیر

حُر ہوئے میدان کو واپس پھر وان — اور کہا آوے مبارز کوئی یان
پر نہ آیا اوسکے کوئی روبرو — جان کو اپنے بچاتے تھے عدو
حر صف اعدا مین جا کر گھس گیا — بھاگتے تھے اوس سے ہر سو شقیا
وان جو کوئی روبرو اوسکے ہوا — زیر خنجر اوسنے اوسکو لیلیا
تیر و نیزہ سے کبھو لیتا تھا کام — اور گہے خنجر سے کرتا تھا تمام
اوسپہ دشمن سیکڑون کرتے تھے وار — وہ بچاتا تھا ہر اک کو نامدار
سر کا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا + — وہ پیادہ ہو کے بھی لڑتا رہا
شاہ نے اک اسپ بھیجا اوسکے پاس — اور کہا ہر گز نہ ہو جو تم ہراس
آنکھ موند سے اوسکی لگا کر رکاب + — بس سوار اوسپر ہوا وہ کامیاب
چار سو سے آئے اوسپر دشمنان — لیلیا وان حُر کو سب نے درمیان
بائین دائین حُر لگا وان مارنے — اور نہ آیا کوئی دشمن سامنے
کوئی نیزہ کوئی برچھی کوئی تیر — کرتے تھے حُر پر روان وہ سخت گیر
اور بہت سے تیر حر کے بھی لگے — توڑ کر اوسکی کمر باہر گئے +
زخم نیزہ کے بھی کھائے بیشمار — پر رہا لڑتا وہ رن مین نامدار
اک قصوری نامی نے پیچھے سے آ — ایک تیغا دوش پر حر کے جڑا +
پر سنبھل کر اوسکے ماری حُر نے تیغ — روح گئی دوزخ مین اوسکی بیدریغ
اور جو کوئی آگیا اوسکے قریب — مارا اوسکو کر دیا دوزخ نصیب

تو پھنسا دنیا مین ہے اے پہلوان — چند روزہ ہے بہار آخر خزان
مین لیا دنیا سے دین کو یان بدل — کیونکہ دنیا ہے نہایت پُر دغل
اوسکی باعث سے مجھے جنّت ملی — آتش دوزخ کی سب مجھسے ٹلی
ہو محبان شاہ کو آخر بہار — باغ رضوان مین رہین لیل و نہار
گر مرونگا مین تو ہونگا جنتی — تو مریگا ہوگا بیشک دوزخی
خواہش جنت ہو تجھکو اے جوان — چل تو نزد شاہ عالی خاندان
گر نہین منظور مینے جو کہا — لڑلے تو مجھسے ہے بس تکرار کیا
اوسپہ صفوان نے کیا نیزے کا وار — ضرب نیزے سے ہوا حُر درکنار
حر نے مارا اوسکے نیزہ سینہ پر — توڑا نوک نیزہ نے اوسکا جگر
روح ہوئی اوسکی جہنم کو روان — تین پہونچے اوسکے بھائی جلدوان
مارا اون تینون کو بھی حر نے شتاب — باری باری آئے جو خانہ خراب
ہوگئے داخل جہنم ہر چہار — ڈر گئے پھر حر سے جملہ نابکار
دیر تک اوس جا پہ حُر ٹھہری رہے — اور پکارے کوئی موذی آلڑے
وان مقابل مین نہ پھر آیا کوئی — حر نے تب لشکر کی اپنے راہ لی
حر نے واپس آکر شہ سے کہا — شاہ بولے مرحبا صد مرحبا
یون کہا حر نے ملے پانی اگر — کردون مین اس فوج کو زیر و زبر
شاہ بولے اس جگہ پانی کہان — آب کوثر جاکے پینا تم وہان

یون کہا پھر حُر نے اے سلطانِ دین
دو اجازت لڑنے کی میرے تئین

شاہ بولے آج تو مہمان ہوا
کیا مناسب ہے کہون لڑنیکو جا

یون کہا حُر نے کہ اے شاہِ جہان
کرنے آیا ہون تصدق اپنی جان

سب سے پہلے مین کیا تم پر خروج
ہو شہادت کا مجھے اول عروج

شاہ نے حُر کو اجازت رنگی دی
اور کہا اللہ حافظ اے اخی

بیان شہید شدن حضرت حُرؓ

تھا عرب کے ملک کا دستور عام
اک جوان سے اک جوان لڑتا مدام

ہو کے رخصت حُر گیا میدان کو
اور کہا آوے کوئی یہان جنگجو

وہان سے صفوان نامے نکلا اک جوان
فوجِ اعدا مین تھا بڑھکر پہلوان

کوتوال شہر کوفہ کا تھا وہ
ثانیِ زال آپ کو کہتا تھا وہ

حُر سے واقف پہلے سے تھا وہ زبون
بولا اے حُر اک نصیحت مین کرون

پاس عمرِ سعد کے اب بھی تو چل
وہان نہین پہونچیگا تجکو کچھ خلل

تو جو ہے شبیر سے آکر ملا
تجکو کیا دین گے ہی اونکے پاس کیا

یون کہا حُر نے وہ ہی سلطانِ دین
نانا اوسکا ہے شفیع المذنبین

بابا اوسکا ہے علی مالک بہشت
جانے تو کیا ہین ترے اعمالِ زشت

پاس گو شبیر کے دنیا نہین
پر وہ ہے سلطان دین کا بالیقین

حشر مین ہو ساقی کوثر وہی
ہو وین حاجتمند اولسے وہان سبھی

ہے حسین ابن علی سبطِ رسول — اس سے لڑنا سخت ہے کارِ جہول

بہتر اسمین ہے کہ اس سے باز آ — ورنہ عقبےٰ مین تو پاویگا سزا

عمر و نے سنکر کے حُر سے یہ کہا — تو شجاعت سے ہے اوسکے ڈر گیا

اسطرح کی کرتا ہے تو گفتگو — جنگیونکی کھوتا ہے تو آبرو +

ڈر لگے ہے تیری باتونسے مجھے — لڑنے کو اوسکے نہ بھیجونگا تجھے

عمرو سے سنکر کے حُر نے یہ جواب — کھایا غایت اپنے دل مین پیچ و تاب

اوس سے ہو کر کے علیحدہ چلدیا — پاس شاہ دین کے آحاضر ہوا

پایہ بوسی شاہ کی کر کے کہا — آپ مجھ بخشدین میری خطا

اوّلاً گھبرا تھا مینے تمکو شاہ — سب سے بڑھ کر یہ ہوا مجھسے گناہ

اسلئے اول مین مین آیا نکل — تا نہ میرے دین مین آوے خلل

مین کرونگا جان کو تمپر نثار — تا نہ پکڑے حشر مین پروردگار

چھاتی سے شہ نے لیا اوسکو لگا — اور کہا اے حُر تجھے ہے مرحبا

حُر کا بیٹا اور بھائی اور غلام — یہ بھی آحاضر ہوئے پیش امام +

تھا مصعب بھائی اور عروہ غلام — اور بیٹے کا علی بن حُر تھا نام +

اونکو بھی چھاتی لگایا شاہ نے — یون کہا اوس دین کے آگاہ نے

تمنے اگر جیسا مجھکو خوش کیا — تم سے خوش ہو جو محمد اور خدا

تم ہوئے جیسے معاون میرے یان — حشر مین ہونگا تمھارا مین وہان

وہ گرا گھوڑے سے خندق مین شتاب — دم کے دم مین ہو گیا جلکر کباب
شاہ سے بولا جو تھا وہ بے ادب — ہو گیا فوراً جہنم کا حطب +
دین و دنیا کی ملی آتش اوسے — عمرو نے بھیجا تھا لڑنیکو جسے
ہو گیا جل کر سیاہ وار و نخت — اک تہلکہ پڑ گیا لشکر مین سخت
خطبۂ شہ کوفیون نے تھا سنا — منفعل ہو کر تھا مرا اپنا دھنا

آمدن حضرت حر بحضور جناب امام حسینؑ

جب سنی حرؑ نے مصیبت شاہ کی — مضطرب ہو کر کے دلسی آہ کی
کیا غضب ہی ہو مصیبت مین حسین — اور سب لشکر مین ہو دی عیش و چین
تڑپین پانی کے لیے آل رسول — پیوین نہاوین پانی سے یہ سب جھول
اور پیاسے خون کے ہولی اوسکی سب — خوش ہون اوسکے یہ دیکھکر رنج و تعب
حیف ہے یہ ہین مسلمان پر قبوح — یہ رسول اللہ کی تڑپاتے ہین روح
ساتھ انکے ہو گا نقصان و زیان — نقص ایمان اور ہے نقصان جان
شاہ کی جائے تجاوہ عظمت جلال — حسرت و غیرت اوسے آئی کمال
اوسنے عمر و سعد سے آکر کہا — جانی ہے تو ہے یہ ابن مرتضے
جنگ کرنا اس سے جنگ ہی خدا — تنگ کرنی ہیگی روح مصطفے
رحم کرنا ہے رضامندی رحیم — بخشش اسپر کرنا راضی ہو کریم
دنیا ہیگی چند روزہ اے امیر — استقدر اسپر نہ تو دار و گیر

پانی پیوین خوک اور کتے شغال — پیاس سے تڑپے رسول اللہ کی آل
جتنی حجت تھی سو کی مینے تمام — کافرون سے تم ہو بدتر لا کلام
فوج جتنی تھی ہوئی سب شرمسار — بولا شہ سے عمر و سعد نابکار
جو کہا تمنے یہ سب ہے راست راست — آپ سنلین مختصر سی ایک بات
اب بھی بیعت کرلو اے سلطان دین — کچھ علاج اسکے سوا ہرگز نہین
شاہ بولے اوس سے مین بیعت کرون — جو بدرگاہ خدا کے ہو زبون
تجھسے اور اوس سے مجھے اب کام کیا — کہہ چکا جو کچھ تھا میرا مدعا
شاہ واپس آئے دیکر یہ جواب — ہوگیا ابن سعد یہ سنکر کباب
اپنے لشکر کو کیا آراستہ — میمنہ اور میسرہ پیراستہ
یون کیا پھر اوسنے لشکر سے کلام — پیش قدمی کرتا ہون مین برامام
تیر اوسنے بس کمان مین جوڑ کر — پھینکا لشکر شہ پہ بے خوف و خطر
پھر کہا لشکر کو تم رہنا گواہ — حربہ ران اول ہون مین بر فوج شاہ
ہر کسی سے پہلے مین پھینکا ہے تیر — وصف میرا کیجیو پیش امیر
فوج اعدا سے اک عبداللہ سوار — نکلا میدان مین برائے کارزار
بر سر خندق وہ آیا پہلوان — دیکھا اوسنے آگ ہے شعلہ فشان
شاہ سے ظالم وہ بولا بے ادب — دنیا مین آتش ہوئی تجھکو نصیب
بات شہ نے میرسے اوسکی سنی — اوسکے گھوڑے نے وہان کی تو سنی

اور کیا مسلم مرا بھائی شہید + اور کیے فرزند اوسکے نامدید

مین کسی سے لڑنیکو آیا نہ یان کس لیے مجھسے ہوئے تم بدگمان

مین تمھارا قرض کچھ رکھتا نہین مین کسی سے کچھ نہین آمادہ کین

تُم خر عیسےٰ نصارا کے یہان کرتے ہین تعظیم اوسکی بیکران

اور نشانی پاوین موسےٰ جو یہود کرتے ہین تعظیم سے اوسکو سجود

مین ہون اولاد محمدؐ مصطفےٰ جسکا کلمہ پڑہتے ہوگے تم سدا

کیا نہین ہے فاطمہ مادر مری کیا نہین ہے فاطمہ بنت نبی

کیا نہین حضرت علی کا مین پسر کیا پیمبر کا نہین نور البصر

کیا نہین بھائی مرا شاہ حسن اور مدینہ کیا نتھا میرا وطن +

کیا نہین جبریل آیا میرے یان کیا نہین مجھکو جھلایا اوسنے وان

کیا نشانی مین نہین خیر الورےٰ کیا نہین مین دوش پر اونکے چڑہا

دیکھو عمامہ ذرہ ہے مصطفےٰ اور یہ تیغ علی مرتضےٰ +

ہے پسر حمزہ کی میرے دوش پر ہون شباب ابجنہ مین مین نامور

موسےٰ عیسےٰ کی نشانی کافران پاتے ہین عزت کرین ہین بیکران

جب نشانی ٹھہرا مین اوس شاہ کی پھر بتاؤ کیا خطا مجھسے ہوئی

تم تو کہلاتے ہو جملہ مسلمین کیون ہوئے ہو مجھسے تم اماده کین

تین دن سے کر دیا پانی کو بند تڑپے ہین پانی بغیر ہم دردمند

ہوگیا تیار لشکر شاہ کا + سامنے لشکر تھا اوس گمراہ کا +
شاہ نے پھر اپنے لشکر مین کہا دشمنون سے مجھکو کچھ کہنا رہا
ٹھہرو تھوڑا سا ادہر جاتا ہون مین واسے واپس جلدی سے آتا ہون مین
شتر پر پھر شاہ ہوکر کے سوار چلدیے اعدا کی جانب نامدار
فوج اعدا کے ہوا دل مین یقین + واسطے لڑنے کے آیا شاہ دین
دیکھہ اعدا شاہ کو گھبرا گئے خود لڑائی کے لیے آپ آگئے
شاہ بولے لڑنے مین آیا نہین مجھکو کچھہ کہنا ہے سنلو مسلمین
افسران فوج جو ہشیار ہین مین کہون جو سنلین پھر مختار ہین
افسران فوج جمع ہوگئے شاہ اوسدم خطبہ اک پڑھنے لگے

خواندن خطبہ بفہمایش مدعیان

بعد از حمد خدائے ذوالجلال اور نعت مصطفےٰ والا کمال
رہتا تھا شہر مین مین ای قوم دون اور نہین تھا وان کسی پر مین زبون
مین رہون تھا روضۂ نانا مین سدا قبر پر کرتا تھا جان اپنی فدا
اور کسی سے کچھہ نہ تھا مطلب ہمین جانتے تم ہوگے اغلب سب مجھے
تمنے مجھکو بس دیا رہنے نہ وان آیا مکے مین کہ ہے دارالامان
بھیجے تمنے خط ہزارون میرے پاس اور لکھا آجاؤ تم یان بے ہراس
مین تمہارے لکھنے پر واسے چلا جب مین پہونچا تمنے کی سب دغا

ایک کتا رنگ ابلق آگیا + سینۂ شہ پر تعدّی سے چڑھا
چہرہ کے چھاتی پر جھنجھوڑا شاہ کو ترکیا لوہو مین عالیجاہ کو
بابا نانا اور مادر ہے وہان کہو رہے ہین اپنی وہ رو رو کے جان
آنکھ اسمین شاہ کی بس کھل گئی خوب تعبیر اوسکی دل مین مل گئی

جناب امام حسین بر لشکر اعدا رفتہ فہمایش نمودلکن باز نہ آمد

اور محرم کی ہوئی تاریخ دس روز عاشورہ کہین ہین جسکو بس
وقت صبح دی موذن نے اذان جمع شہ کے سب ہوئے خرد و کلان
قافلہ شہ نے تیمم کرلیا + سب نے پیچھے شاہ کے کی اقتدا
جب فراغت کرچکے شاہ از نماز اور دعا کی آخرت کی بانیاز
شاہ بولے یہ جماعت ظاہری ہوچکی ہے ختم یہ تمہی آخری
یان درود ین اور دعا پڑہنے لگے جنگ کے نقارے وان بجنے لگے
یان تو تسبیح و دعا تہلیل تہی جنگ کی اوسجا پہ قال و قیل تہی
شہ نے لشکر کو کہا تیار ہو لڑنیکو ہر ایک کس تیار ہو
گرد لشکر کے جو خندق کی تہی ڈالکر ہیمہ دی آتش وان جلا
لشکر اعدا سے کوئی نابکار نا نہ آوے قلب مین پیادہ سوار
سر پہ اپنے باندھا عمامہ نبی + ہاتہ مین لی ذوالفقار حیدری
وہ زرہ پہن آئے خیمے سے حسین جو نبی نے پہنی درجنگ حنین

ظالمون سے مین جو کی مہلت طلب
جاؤ تم کے کو سارہی وقت غضب

اہلبیت ہین جو مرے موجودیان
اونکو بھی ہمراہ لیجاؤ وہان

مین خوشی سے تمکو کرتا ہون جدا
مین ہون راضی تمسے راضی ہو خدا

دیتا ہون رخصت تمہین تم جاؤ گھر
شرع کا اسمین نہین ہے کچھ خطر

بھول رشتے کا نکرنا کچھ خیال
وہ صرف میرے لیے تھا مال و مال

بھائی سے سب یار ہو کر یک زبان
عرض کی سب نے کہ اے شاہ جہان

چھوڑ کر تمکو نہ ہم جائینگے کہین
جان کی پرواہ ہمین اب کچھ نہین

ہم ہوے جس روز سے ہین تیری ساتھ
جان اور دنیا سے دھو بیٹھے ہین ہاتھ

کچھ نہین پرواہ ہمین فرزند و زن
ہم کرین تجھپر تصدق جان و تن

جب تلک ہیگا ہمارے دم مین دم
آپکے ہرگز نہ چھوڑینگے قدم

اولاً ہم ہونگے تمپر جان نثار
بعد ہمارے آپکو ہے اختیار

شاہ نے دیکھا کہ یہ ہین جان فدا
اور نہین ہوتے ہین مجھسے یہ جدا

یون کہا جاؤ تو ہے میری رضا
اور نہ جاؤ تم تو ہے غایت وفا

روز محشر جب کہ ہوویگا بپا
ہوگے تم ہمراہ میرے باصفا

سب کے سب تم ہو نہایت دبدا
حقکی رحمت تجھپہ ہو وے بیشمار

رات بھر شہ یاد حق کرتے رہے
اور کلام اللہ کو پڑھتے رہے

صبح ہوتے کچھ ہوئی غفلت بشاہ
دیکھتا ہے خواب وہ عالم پناہ

جانو ہو تم ہے حسین ابن علی — اور وہ گوشہ جگر بنت نبی +
اونسے رکھتے ہو شفاعت کی امید — ہر طرح سے اونسے تم کرتے ہو کید
اونکا دانہ پانی تمنے بند کیا — اور لڑنے کا ہے اونسے واعیا
دعوی اسلام کیا کرتے ہو تم — مالک اسلام سے لڑتے ہو تم
کر چکا وہ پہلے ہی چندے سوال — رد کیے وہ تمنے کر کے قیل و قال
ایکدن کی بھی اوسے مہلت نہ دو — پھر مسلمان آپکو تم کہتے ہو
ایکدن کے تھے ہوئے وہ ملتجی — جو کہ ہے ابن علی بنت نبی +
ہے شب عاشور مثل شب قدر — اوسکے نسبت سوچتے ہو تم غدر
پس خدا کا خوف تم دلمین کرو — ہو غضب نازل کوئی اوس سے ڈرو
عمر نے سنکر دیا یہ حکم عام — کھولدین ہتیار اپنے سب تمام
آج کے دن ہے لڑائی ملتوی — اپنے اپنے کام پر جاؤ سبھی
کہنے سے اوسکے نہین مہلت ملی — واپس آئے واسطے وہ ابن علی
واپس آکر شاہ سے کی عرض سب — اور فردا پر لڑائی ٹھہری اب

شاہ ہمہ قافلہ را گفت کہ برو ند و اہلبیت مرا ہمراہ برند

شاہ اپنے قافلے کو جمع کر — یون کہا ہر ایک سے با چشم تر
میرے باعث سے ہوئے حیران تم — اور ہوئے افسوس سرگردان تم
میری تو آپہونچی ہیگی اب قضا — مین ہون راضی جو کہ ہے حکمی رضا

مجھکو لازم ہے امیر فوج شام
جلد کر تو اوسکے قصہ کو تمام

لڑنے مین اوسکے نہ ہرگز دیر کر
ہو مقابل اوسکے تو سینہ سپر

دیر کرنے مین ہے نقصان اور زیان
اوسکی آجاوے کمک شاید نہ وان

پھر کے اوسنے خطہ بلائی فوج سب
اور کہا تیار ہو جاؤ تم اب

اور نقارہ بجا اور بوق جنگ
فوج تیار ہو گئی سب بے درنگ

شور و غوغا سنکے وان بولے امام
لشکر اعدا مین کیون ہے دھوم دھام

عرض کی لوگون نے اے شاہ جہان
فوج اعدا لڑنیکو آتی ہے یان

شاہ نے عباس علی سے یہ کہا
پاس عمرو سعد کے تو جلد جا

کہتا تو جاکر کے عمرو سعد سے
آج کی مہلت ہمین لڑنے سے دے

کیونکہ ہیگی آج عاشورے کی رات
ہے عبادت اسمین کرنی واجبات

کل کے دن میدان مین آشوب ہے
بے تامل آکے لڑنا خوب ہے

سنکے عباس اوسکے موجب گئے عمرو سے جاکر کہا شہ کا بیان

سنکے اسکو عمرو چپکا ہو رہا
کچھ جواب اوسکا نہ تھا اتنک دیا

شمر بولا عمرو سے مہلت نہ دو
ایکدم کی شاہ کو فرصت نہ دو

کوئی شاید اوسنے منصوبہ کیا
کرتا ہے مہلت کی جو وہ التجا

اسکو بھی سنکر وہ چپکا ہو رہا
ہان و نا کا کچھ نہ نکلا مدعا

ایکدو صفیان باقی وانپہ تھا
اوسنے دونون سے مخاطب ہو کہا

تمکو رکھونگا بہت آرام سے ہوگی خدمت تمکو والی شام سے
یون کہا پانچون نے ملکر در جواب تیری باتین ہینگی دریاے حباب
ہے حسین ابن علی برحق امام جان و دل سے اونکے ہینگے ہم غلام
عہد کرکے اون سے تو باغی ہوا دین اور دنیا سے تو واغی ہوا
تجھکو رہتا ہے مراتب کا بھی دھیان اور نہین محشر کا تجھکو خوف یان
مجھکو ہے افسوس تیری راے پر بھولا تو خوف خدا کو سر بسر
چل تو خدمت مین حسین باصفا عذر کر تو اونسے اپنے جرم کا
چھوڑ دے للہ تو ہمراہی یزید وہ پلید ہے تو بنے ہے کیون پلید
یون کہا اوسنے کہ یہ تو ہے محال دین کا مجھکو نہین ہے کچھ خیال
کہکے وانسے چلدیے پانچون یہی حشر تک تجھپر ہو نصرت اے شقی
عرض کی یہ آنجنابت شاہ دین شاہ بولے آفرین صد آفرین

ملتوی شدن جنگ و مقرر شدن جنگ فرد دیگر

آئی تاریخ نہم شہر الحرام واردات اسکی مین لکھتا ہون تمام
خط لکھا ابن زیاد نے ابن سعد کو کیون نہین ابتک ہوا تو جنگ جو
کیون نہین ابتک کیا ہی اونسے جنگ قتل مین اوسکے کیا ہے کیون درنگ
کیون نہین بھیجا ہے اوسکا کاٹ سر مابقا بھیجے نہین کیون قید کر
یا تو اوس سے وانپہ سازش کر گیا یا شجاعت سے تو اوسکی ڈر گیا

پاس ابن زیاد بھیجا شہ کا خط — کچھ سفارش بھی لکھی اوسنے فقط
لکھا ابن زیاد نے اوسکو جواب — جو لکھا تو نے وہ سب ہے نا صواب
بھیجا مینے تجھکو تو شہ سے لڑے — نہ کہ اوسکے ساتھ تو صلح کرے
گر تجھے لڑنا نہین منظور ہے — لکھکے استعفا تو اپنا بھیجدے
تیری جا پر اور بھیجون سخت تر — جو لڑے اوس شہ سے بیخوف و خطر
یا کرے بیعت بموجب حکم کے — ورنہ اوسکا کاٹ کے سر بھیجدے
پاس شہ کے عمر و نے بھیجا جواب — لکھا مین مجبور ہون عالیجناب
شاہ بولے ابتو لڑنا آگیا + — جو نکرنا تھا سو کرنا آگیا +
پھر پڑھی آیت کریمہ شاہ نے — راجعون تک واقف اسرار نے

بیتاب شدن اہلبیت بسبب نیسر آبدن آب

آٹھوین ماہ محرم کی ہوئی + — العطش کی دھوم خیمے مین مچی
پانچون بھائی جو علی عباس ؑ کے — دعوی خالہ زاد کا تھا شمر سے
شمر نے بلوا کے اونکو یہ کہا — تم ہو خالہ زاد میرے اقربا
کہتا ہون اسوقت تمسے ایک بات — چھوڑ دو شبیر کا تم پانچون ساتھ
کلکے دن ہو ویگا وان جنگ و قتال — مجھکو آتا ہے تمھارا ہی خیال
تمکو لازم ہے چلے آؤ یہان — تم بچانا چاہتے ہو گر اپنی جان
دانہ پانی سے جو تکلیف ہے تمھین — ہے تمھارے رنج سے صدرنج ہمین

کار شیطانی ہو تجھسے بالیقین + پھر کہے ہے کیا مسلمان مین نہین
جو کرے پانی کسی کا کوئی بند حق تعالے کو نہین ہے یہ پسند
تو نے پانی بند کیا آل نبی + پھر تری کیسی مسلمانی رہی
سنکے اسکو وہ ہوا بس منفعل یہ جواب اوسکو دیا ہو کر خجل
چاہی تھی اس جنگ سے پہلوتہی میرے رتبہ کی لگی ہونے کمی
یون لکھا ابن زیاد نے مجھکو وہان حیلہ حجت لاتا ہے کیون درمیان
یا تو تو شبیر سے لڑنے کو جا + ورنہ ملک رے سے تو اب ہاتھ اوٹھا
ملک رے کا چھوڑنا جانا زبون دین کو دنیا سے بد لا کیا کرون
سنکے ہمدانی وہانسے چل دیا چلتے دم اوسکو بہت نفرین کیا
واںسے آکر کے کہا سب شہ سے حال اور کہا ہے وہ نہایت بدخصال

خط نوشتن امام حسین بنام عمر و سعد بنا بر سہ آرزو

شہ نے عمر و سعد کو پھر یون لکھا تین میری تجھسے ہینگی التجا
تین مین سے ایک کو کر کے قبول مدعا میرا ہے ہر یک سے حصول
یا اجازت دے کہ کے جاؤن مین عہد کرتا ہون نہ پھر یان آؤنگا مین
یا اجازت دے کہ جاؤن اور جا ہین ہزارون شہر ملک خدا
یا مجھے تو بھیجدے پیش یزید اوس سے مین جا کر کرون گفت و شنید
لکھا شہ کو لکھتا ہون بن زیاد کو وہ لکھے جیسا یہان تعمیل ہو

پانی پینے شاہ کا جو اوسے یان — کہدیا تیر و نسے دے بجوا اوسکو چھان
شاہ نے کھدوایا جو اک چاہ تھا — خشک پانی یک بیک اوسکا ہوا
اوسکو کھدوایا بہتیرا تا تلک — اوس مین سے نکلا نہ اک قطرہ تلک
دیکھنا تقدیر کی باتین یہان — یان نہ نکلا بند ہوا پانی وہان

رفتن یزید ہمدانی نزد عمر و سعد بامید واشدن آب

اک یزید ہمدانی مخلص شاہ تھا — شاہ کے لشکر کے وہ ہمراہ تھا
العطش کی جب ہوئی واں ہوم ہام — یون کہا اوسنے کہ یا حضرت امام
ہو اجازت جا کہون بن سعد پاس — کیون یہ بندش آب کی اے بدحواس
یون کہا شہ نے تجھے ہے اختیار — وہ گیا پیش ابن سعد نابکار
السلام اوسکو کیا اوسنے نہ وان — بیٹھا جا بن سعد تھا بیٹھا تھا جہان
بولا یون بن سعد اوس سے اے اخی — ہون مسلمان پڑھتا ہون کلمہ نبی
کیون پڑھا تو نے نہ مجھ پر السلام — کیا مسلمان مین نہین اے نیکنام
یون دیا ہمدانی نے اوسکو جواب — تو مسلمان کب ہے اے خانہ خراب
دعوی حبی اسلام کا کرتا ہے تو — ہے کہان تجھ مین مسلمانی کی بو
لڑنے آیا تو نبی کی آل سے — بند پانی کر دیا اطفال سے
پانی پیوے خوک و سگ بند شغال — تڑپے قطرہ آب کو احمد کی آل
مین مسلمان کسطرح تجھکو کہون — جو کہ تیرے کار مین سارے زبون

اوس سے خوش ہوں علی مرتضےٰ — اوس سے راضی ہوں محمد مصطفےٰ
قوم سارا جمع ہو کر چلدیا — بہر امداد حسین با صفا
پھر کسی نے عمر کو دی یہ خبر — آتا ہے قوم اسدیان بے خطر
قوم جمع ہو کے آتا ہے چلا — بہر امداد حسین با صفا
آ گئے گروہ اکٹھے ہو کے ہان — پھر نچھوڑینگے تمہارا کچھ نشان

روانہ کردن ارزق را برای مقابلہ قوم اسد

اوسنے بلوا کے یہ ارزق سے کہا — آتا ہے قوم اسد ایدھر چلا
لیجا اسوار و پیادہ تو وہان — سدّرہ ہو تو وہ بلجاوین جہان
پانچ ہزار اسوار و پیادہ لیگیا — سدّرہ اوس قوم کا جا کر ہوا
خوب ہوا دونونکے واں جنگ و جدال — ہو گیا دونون مین ہان قتل و قتال
کچھ ہوئے قوم اسد کے بھی شہید — کچھ ہوئے ارزق کے واں مع فرقہ پلید
جو رہے باقی گئے وہ یونہین گھر — اور ارزق بھی چلا آیا ایدھر

بند شدن آب از لشکر امام حسینؑ

ساتوین ماہ محرّم آ گئی — فوج شاہی جون گھٹا سی چھا گئی
اکطرف لشکر تھا شاہ نیکذات — دوسری جانب تھا دریائے فرات
درمیانی فاصلہ جو رہ گیا — فوج اعدا نے وہان ڈیرہ کیا
دور تک پھیلا دی فوجین بیشمار — بند کیا پانی بشاہ نامدار

پاس آیا شاہ کے اک مرد عام — شاہ کو آکر کیا اوس نے سلام
شاہ کا آپ پوچھا اوسنے بود و باش — اور کہا کیون آئے یان اے حق شناس
یون کہا فرزند ہون بنت رسول — نام میری مان کا ہے زہرا بتول
باپ میرا ہے علی مرتضے — نانا میرا ہے محمد مصطفے
اور مدینہ شہر ہے اپنا وطن — نام بھائی کا مرے ہیگا حسن
نام میرا ہے حسین بن علی — وہ علی اسد کا ہے جو ولی +
کوفیون نے مجکو بلوا کر کے یان — کی دغا مجھسے نہان و اور عیان
جا نہین سکتا کہین مین یانسے اب — قتل پر آمادہ ہین میرے وہ سب
شہ نے پوچھا کون ہے تیرے جوان — سن چکا میرا تو کہنا بیان
یون کہا اوسنے کہ اے سلطان دین — آپکا فرمانا ہے عین الیقین
آپ نے فرمایا جو کچھ راست ہے — آپ کی تنہائی پر ہیہات ہے
ہون حبیب مظہر از قوم اسد — گانو کی میرے قریب ہی یانسے حد
لاؤن تیرے پاس سب قوم اسد — جان و دل سے وہ کرین تیری مدد
شاہ بولے تجھکو ہے گا اختیار — یان مدد کر نامری ہے نیک کار
اوسنے رخصت ہو وہ اپنی گھر گیا — جا کے اپنی قوم کو جمع کیا
یون کہا اوسنے بدشت کربلا — گھر گیا ہے واپنہ بن شیر خدا
تم سے جو کوئی کرے اوسکی مدد — بس ملے جنت اوسے بے درد و کد

کچھ فرمایا ہے شہ نے سال و وقت
کیون اداس ہوتے ہو تم سب ایک بخت

ہو گئی سنکر تسلی کسان
شاہ کے جو ساتھ تھے وابستگان

اُوترا اپنے گھوڑے سے عالی نسب
جاے سابق پر کیا خیمہ نصب

کندیدن چاہ و کندیدن شاہ خندق بجائیکہ دیرہ کردہ بود

ہو گئی تاریخ شش ماہ المحرام
فوج اعدا کی ہوئی وان دھوم دھام

شام سے کوفے مین اور کوفہ سے یان
آتی تھی ہر روز فوج بیکران

جمع لاکھون فوج مین اعدا ہوے
شہ کے ہمرہ جتنے تھے اوتنے رہے

شاہ کو اوسدن یقین کامل ہوا
وقت موعودہ تھا وہ اب آگیا

شاہ نے کھدوائی خندق اک وہان
تا حفاظت ہو عدو سے بیگمان

اور کنواں اوس جا پہ اک کھودا دیا
اوس سے تا ہوتی رہے حاجت روا

پانی نکلا تھا کنوین سے بے قیاس
ہو گئی وابستہ کنوا اوس سے اس

آمدن حبیب مظہر سردار قوم مدینہ

خیمہ شہ کا تھا صحرا مین کھڑا
بیچ تھی وہ جاے دشت کربلا

پڑھتے تھے اوسوقت شہ قرآن وہان
ہو رہے تھے اشک آنکھون سے روان

بھائی اپنے کی نصیحت یاد کر
رو رہا تھا شاہ وان تفتہ جگر

کہہ گئے تھے وقت رحلت کی حسن
کوفیون کے جانتا جھوٹے سخن

وان کے سردارون سے رہنا پرحذر
وان نجانا کوفہ میگا پرخطر

نہ کوئی ہے یار اوسکا نہ رفیق — نہ کوئی حامی ہے اوسکا نہ شفیق
پھر مخاطب ہو کے مجھسے یون کہا — تمنے یہ سب حال اپنا سن لیا
آنے والی تجھپہ ہے یہ اک بلا — سال و مہ کا اوسکے عالم ہے خدا
تم رضائے حق پہ راضی ہو جیو — صبر بس تکلیف پر تم کیجیو
صبر کو تم ہاتھ سے دینا نہین — نام شکوہ کا کبھو لینا نہین
مین لیا پہچان یہ ہے وہ زمین — ہو گیا ہے مجھکو بالکل اب یقین
مین بلاشک اس جگہ ہونگا شہید — اور تکلیفین اوٹھاؤنگا مزید
صبر کرنا تم نہ کرنا کچھ بکا — جان لینا ہے یہی مرضی خدا
مرضیِ حق سے ہر اک لاچار ہے — جو کرے تدبیر سب بیکار ہے
بن نہ آیا کام کچھ تدبیر سے — ہو گیا لاچار مین تقدیر سے
ساتھ میرے ہو کے تم حیران ہوئے — میری خاطر تم بھی سرگردان ہوئے
مین تو راضی ہون جو ہے حق کی رضا — راضی رہنا تم کہ جو آوے بلا
سنکے اسکو اہلبیت شاہِ دین — یان تلک روئے ہوئی تر دہ زمین
اور جتنے شاہ کے تھے دوستدار — وہ لگے رونے وہانپر زار زار
پھر کسی کو شہ نے چھاتی سے لگا — یون کہا یون ہی ہے تقدیر خدا
کون اسکو پھیر سکتا ہے کہو — تابع مرضی ہون ہونا ہو سو ہو
کون جانے ہے یہ ہے اسوقت پر — شاید ہو یہ بات بر وقتِ دگر

اونکی قلت پر نہ کیجو کچھ نظر — بھیجو لشکر تیری کمک مین بیشتر
جنگ سے اونکے نکلنا اضطراب — بھیجو لشکر ہر طرف جین بے حساب
زینب و کلثوم نے شہ سے کہا — یہ عجب اک دشت ہے وحشت فزا
ہر طرح سے یان پہ گھبراتا ہے دل — اور عجب رنگت کی پھیلی یہانکی گل
شب ہوئی پھر کوچ شہ نے کردیا — شاہ مکے کی طرف کو چلدیا
رات بھر شہ راستہ چلتے رہے — صبح کو دیکھا اوسی جا مین کھڑے
چار دن تک وان رہا پھیر یون ہی حال — بھولتے تھے راستہ وہ نیک فال
رات بھر چلتا تھا رستہ شاہ دین — صبح کو آتی نظر وہی زمین
یون کہا کلثوم نے ای بھائی جان — اس جگہ پر ہے مقدر کچھ نہان
رات بھر چلتے ہو تم یان سے شہا — اور نہین چھٹتی ہے تم سے کیون یہ جا
یون کہا شہ نے سنو اسکا سبب — یاد آئی بات مجھکو پچھلی اب
جنگ صفین سے جو ہم ہٹ آئے یان — بھائی بابا اور سب ہمراہیان
سو رہے اس جا پہ بابا مرتضے — چونک اوٹھے اور کی بہت زاری بکا
عرض کی بھائی حسن نے اونسے یون — ہنس کے سوئے تھے اوٹھو روتے ہو کیون
یون کہا شہ نے کہ مین دیکھی ہے خواب — بہتا ہے یان خونکا دریا بے حساب
اور حسین اوس مین تڑپتا ہے پڑا — اور نہین حامی کوئی اوسکا ذرا
اور تڑپکر جان دیتا ہے یہان — اور نہین دیتے اوسے ظالم امان

شاہ کو اگر کے وہ تحریر دی — اور جو باتین کہین تھین وہ کہی
شاہ نے خط پڑہ کے پھینکا بزمین — اور کہا قابل پذیرائی نہین
ایلچی سے کہا کر کے خطاب — پاس میرے کچھہ نہین اسکا جواب
خط جو تو لایا ہے واپس اوسکو دے — کہدے تیری کچھہ نہین پروا مجھے
جو مقدر مین میرے تحریر ہے — مجھے اب بے فائدہ تقریر ہے
ایلچی خط لیکے واپس پھر گیا — اور کہا بن زیاد سے جا ماجرا
دیکھہ خط اور ایلچی سے سن جواب — ہو گیا بن زیاد بس جلکر کباب
یون کہا بس آچکی اوسکی قضا — مین کرون کیا ہے مقدر کا لکھا
پوچھا کتنے ساتھہ ہین اوسکے کسان — یون کہا ایک سو سے کم ہین مردمان

فرستادن ابن زیاد عمر و سعد را

پھر لکھا یہ اوسنے عمر و سعد کو — آگیا وہ کربلا مین نیک خو
لیکے پہونچو جلد تم افواج کو — کربلا مین اوسکو جاکر گھیر لو
میرے کہنے لکھنے پر کیجو عمل — دیکھنا اوس مین نہووے کچھہ خلل
گرچہ ظاہر مین ہین وہ مردم قلیل — پھر ہین باطن مین شجاعت کی دلیل
اور خصوصاً جو ہین اوس مین ہاشمی — درحقیقت ہین شجاعت کے دھنی
اونکا اک ہو ہون تمہارے سو اگر — وہ یقیناً تجھہ پاوین گے ظفر
سو تمہارے اونکا ہو گر اک سوار — وہ کریگا اونکو پیشک خوار و زار

تھا نہایت ہی وہ صحرا ہولناک — سینہ گردون کا وہان ہوتا تھا چاک
وحشت آلودہ تھی وہ ساری زمین — اور زمین وہ تھی نہایت سہمگین
متصل خیمہ کے تھے جتنے شجر — اور پڑے تھے جسقدر سنگ و حجر
ریت و کنکر اور جو کچھ تھا وہان — ہو رہے تھے جملہ اشیا خون چکان
پھر کسی سے شاہ نے پوچھا وہان — نام اس جنگل کا کیا ہے کر بیان
یون کہا اوسنے کہ اس صحرا کا نام — کہتے ہین کرب و بلا سب خاص و عام
ہے یہ اک صحرا نہایت ثق و دق — سینہ رستم کا یہان ہوتا ہے شق
تم کہان سے آئے جاؤگے کہان — یون کہا شہ نے قضا لائی یہان

خبر رسیدن بابن زیاد آمدن جناب امام حسین علیہ السلام در کربلا

پھر خبر پہونچی یہ ابن زیاد کو — کربلا مین آگیا وہ نیک خو
یون لکھا پھر اوسنے شہ کو ایک خط — کہتے ہین مضمون تھا اوسکا اس نمط
شام کے والی نے تھا تمکو لکھا — میری بیعت تم کرو اور اقتدا
تمنے بیعت سے کیا انکار وان — ہو گئے آفت کے تم شاہا نشان
خیر خواہی سے مین یہ لکھتا ہون بات — کر لو بیعت آپ آکر میرے ہاتہ
ہر طرح سے تمکو مین دونگا امان — آپ کا ہرگز نہوگا کچھ زیان
جو کہ ہونا تھا گیا وہ سب گذر — اب نہوگا آپ کا ہرگز ضرر
کہکے خط یہ ایلچی کو دے دیا — اور کہا جلدی جواب اسکا تو لا

عذر تم عورات کا لاؤ یہان — اور تم ڈیرہ کرو اک جا وہان
مین کرونگا تمسے ڈیرہ دور تر — سب تمہارے حال سے ہون باخبر
رات کو جب سو رہے لشکر تمام — کوچ کرنا تم ملکہ کو کر جاؤ اما م
صبح کو جاگے گا جب لشکر مرا — آپ کا واپس نہو گا کچھ پتا
ڈہونڈھنے ہم جائنگے کوفے کیطرف — رہروان ہون آپ کے کیطرف
تم ادہر جاؤ گے ہم جائنگے ادہر — فاصلہ دونون مین ہوگا بیشتر
کوفے مین جاکر کرونگا یہ بیان — مین بموجب حکم کے لاؤن تمہایان
ہوگئے وہ شب کو اوس جاسے فرار — ہو رہیگا چپکا ہی وہ نابکار
شاہ نے یہ بھی پسند تدبیر کی — پھر نہ سمجھے اسمین تہ تقدیر کی
شاہ حُر کے ساتہ وانسے چلدیے — چلکے دو سہ کوس پر جاکے رہے
فاصلے پر حُر نے بھی ڈیرہ کیا — جسطرح پر شاہ نے تھا کہہ گیا
رات کو جب سو گیا لشکر تمام — چلدیے مکے کی جانب کو امام
رات اندھیری کے سبب سے دین پناہ — بھولا قطعاً جو کہ تھی مکے کی راہ
جب سفیدی صبح نے پکڑا ظہور — اور لگے وان بولنے وحش وطیور
کر دیا شہ نے وہان ڈیرہ کھڑا — کوئی بیٹھا اور کوئی وان پڑ رہا
تیسری تاریخ ہوئی شہر الحرام — کہتے ہین جسکو محرم خاص وعام
وحشت آلودہ تھا جنگل سر بسر — خوف سے ہوتا تھا اوسکے خون جگر

یون کہا چپکے سے حُر نے شہریار — جس طرف کو چاہے دل جاؤ سدھار
یان سے مین کوفے کو جاؤنگا چلا — کہدونگا مجھ سے نہین وہ شہ ملا
کہہ کے حُر یہ اپنے خیمے کو گیا — نام حُر خط آیا ابن زیاد کا
یون سنا آیا امام ہے عنقریب — اور اوسکے ساتھ ہین اوسکے حبیب
مکر و دانائی سے ایسا کیجیو — قید مین اون سب کو تم کر لیجیو
ظاہر اتم اوس سے ہو کر کے صفا — دام مین تم لیجیو اوسکو پھنسا
پائی جاویگی اگر سازش تری — یا سُنی جاویگی آمیزش تری
یا اوسے تو نے کہین جانے دیا — سخت ترمین تجھکو دونگا ہان سزا
لیکے حُر اوس خط کو آیا پیش شاہ — اور کہا لکھتا ہے یہ وہ روسیاہ
مینے دی تھی جو اجازت تمکو اب — جس جگہ تم چاہو واپس جاؤ سب
پھر مین سوچا یہ نہین بہتر ہے بات — کوفیون کا ہیگا لشکر میرے ساتھ
قول کا انکے نہین ہے اعتماد — سب کے سب بدعہد ہین یہ بدنہاد
انکا جو اول ہے وہ آخر نہین — انکا جو آخر ہے وہ ہے بدترین
کہدینگے جاکر یہ ابن زیاد سے — وہ سزا دیگا نہایت ترسے مجھے
کیونکہ وہ بدترین نہایت ہے اشد — مخلصون سے وہ ترے رکھتا ہی کد
مجھکو سوجھی ہیگی اک تدبیر اور — آپ بھی اوس کام مین کر لیجیے غور
ساتھ میرے تم چلو شہ بحر و بر — ورنہ تم جاکے کرو دور کوس پر

کوفیو تم اسکو سنیو گوش کر — دھیان رکھنا اسطرف تم بیشتر
آپ سے آیا نہین ہون مین یہان — مجھکو بلوایا تھا تمنے کوفیان
تمنے بھیجے خط ہزارون میرے پاس — اور لکھا جلد آؤ یا پھر بے ہراس
ہمکو کر رکھا یزیدیون نے تنگ — تم یہان تشریف لاؤ بیدرنگ
سو تمہارے لکھنے پر مین ہون چلا — اب جو آیا مین تو کی تمنے دغا
کر کے بیعت پھر گئے مسلم سے سب — تم مسلمانو نسے یہ بات ہے عجب
ہو گئے تم تابع بن زیاد و یزید — آخرش کروا دیا مسلم شہید
تمنے بھیجے قاصد اور خطہائے شمار — اب پکڑنے آئے ہو لیکر سوار
بولے حُر مجھکو نہین معلوم ہے — کوفیون نے خط جو تھے تمکو لکھے
شاہ نے خورجی منگائی خط کی وان — بھر رہی تھی وہ جو خطِ کوفیان
کوفیون کے خط تھے اوس مین بیشمار — لشکری ہوتے تھے سُن سُن شرمسار
بولے حر لشکر کی جانب کر خطاب — کیون لکھے تھے خط ہوے کیون پر عتاب
تمکو کہنے کا نہ آیا کچھہ خیال — کیون لیے یہ خون ناحق کے وبال
کیجیے کیونکر تمہارا اعتماد — باتین ہینگی سب تمہاری مثل باد
پھر کہا شہ نے سنو اے کوفیو — اب بھی تم گر عہد پر ثابت رہو
جسطرح پر ہو سکے کوفے چلون — ورنہ یا نسے مکے کی مین راہ لون
سنکے کوفی ہو گئے وان شرمسار — اور ہوے دل مین خجل وہ نابکار

سو مجھے تم آگئے ہو یان نظر | اب کہو مین کیا کرون اس جانے پر
آگیا پھر شہ کو غصہ اوس گھڑی | اور غصہ مین یہ فرمایا تبھی
تیرا مقدور رہیگا تو پکڑ | مجھے کہتا ہے کیا ماتری روئے تجھے
یون کہا حر نے تم ہو عالیجناب | کوئی کہتا اوسکو مین دیتا جواب
مان تری ہے فاطمہ والا حشم | مان مری اوسکی کنیز کے سے بھی کم
آپ نے تو غصہ سے فرمادیا | مین ترا ادنےٰ غلام ہون اے شہا
شاہ نے اوسکا کیا رفع ملال | اور کہا جنت دے تجھکو ذوالجلال
آگیا پھر اس مین وقت ظہر کا | دی موذن نے اذان کی وان ندا
یون کہا حر کو کہ تو ویرے کو جا | بے توقف پاس میرے پھر تو آ
تم پڑھاؤ اپنے لشکر کو نماز | مین پڑھونگا پاسے باعجز و نیاز
یون کہا حر نے کہ تم ہو کے امام | اقتدا ہم پر ہے واجب لاکلام
دونون لشکر کو پڑھاؤ تم نماز | آپ امام رہینگے ز حضرت بے نیاز
وہ بھی لشکر آگیا سنکر اذان | دونون لشکر ہوگئے یکجا جمع وان
ہر دو لشکر کے ہوئے حضرت امام | رکعتین پڑھکر کے پھیرا جب سلام
شہ ہوا جاکر کجاوہ پر کھڑا | اوپہ جاکر اسطرح خطبہ پڑھا

خطبہ خواندن حضرت و بیان کردن بیوفائی شان

بعد از حمد خدائے ذوالکرام | اور نعت مصطفےٰ خیر الانام

چلدیئے مکہ سے جب حضرت امام — آنے والے کوفے کے ملتے تھے عام
ہر کوئی ہوتا تھا مانع شاہ کو — چھوڑو تم کوفے کی للہ راہ کو

فروکش شدن در منزل شراف حضرت امام حسین علیہ السلام

وانسے چلکر آئے در منزل شراف — اوس جگہ کسے رستون مین تھا اختلاف
دوسری تاریخ تھی شہر الحرام — وان فروکش آہوئے حضرت امام
قادسیہ نام اوس جنگل کا تھا — لشکر حُر بھی تھا اوس جا پر پڑا
لشکری اک حُر کا وانسے آگیا — اوسنے دیکھا خیمہ ہے شہ کا کھڑا
اوسنے جاکر کے تبھی حُر سے کہا — لشکر شبیر یہان سے آگیا
شاہ کے آجانیکی سنکے خبر — پہونچا حُر خدمت مین شہ کی زود تر
پہونچکر حُر نے کیا شہ کو سلام — اور کہا تم خیریت سے ہو امام
دے کے وعلیک اوسکو شہ نے یون کہا — آنا تیرا اس جگہ کیونکر ہوا
یون دیا اوس شاہ کو اوسنے جواب — کیا نہین معلوم تمکو اے جناب
بھیجا ابن زیاد نے مجھکو یہان — اور کہا لو گھیر شبر ہو جہان
ساتھ میرے کر دیا لشکر کثیر — اور کہا کر لاؤ اوسکو دستگیر
کوفیون کو ساتھ میرے کر دیا — جانے مت دیجو جو وہ مکہ کو جا
جسطرح سے ہو سکے لاؤ پکڑ — ورنہ اوسکا لاؤ تم یان کاٹ سر

ان یزیدیونکا اک غلبہ ہوا | شام کی فوجین ہین جاینگی جون گھٹا
بتر ہے مکہ کو واپس ہوجیے | وان پہونچکر کرنا ہو سو کیجیے

روانہ شدن شاہ آیندہ راہ و ملاقات شدن از نبی عکرم

چلدیئے پھر وانسے بھی وہ رہنمون | آکے اوترا شاہ در منزل سلون
وہ محرم کی یکم تاریخ تھی | کردیا دیرہ نصب اوس جا تبھی
وانسے آتا اک نبی عکرم ملا | جاتا تھا کوفہ سے مکہ کو چلا
شاہ کا پہلے سے واقف کار تھا | چھوٹا سا مکہ مین وہ تجار تھا
شاہ سے اوسنے کیا آکر سلام | اور کہا کوفہ کو مت جاؤ امام
شامیون کا کوفہ مین ہے شور و شر | جستجو تیری ہے ایدہر اور اودہر
آپکا جو کوئی تھا مارا گیا | ایک بھی کوئی نہین اوسنے بچا
جستجو مین آپکے فوجین کثیر | چار سُو رستون پہ ہینگی جالے گیر
سب سے بہتر ہے کہ مکہ ہٹ چلو | نام کوفہ کا زبان پر بھی نہ لو
آجتک تو مکہ کا رستہ ہے وا | کل کے دن پھر دیکھیے ہوتا ہے کیا
شاہ بولے ہے توکل بر خدا | راضی ہون اوسپر جو ہے حق کی رضا
بیسون ملتے راہ مین تھے راہرو | جانے کوفہ سے تھے ملنے شاہ کو
اور نہ مانے تھا کسیکا کہنا شاہ | چلتے تھے ہر روز وے کوفہ کی راہ
دیکھنا یہ بھی مقدر کا لکھا | مکہ مین کوئی نہ کوئی ملا

جان اپنی کو نہ ڈالو در خطر — سب کے سب تم جاؤ اپنے اپنے گھر
ہر کوئی تم اپنے گھر کی راہ لو — بر توکل مجھکو یان پر چھوڑ دو
ہو گئی سب کار مین ہے ابتری — جو رضا حق کی ہے وہ مرضی مری
شامیون سے ہے مجھے لڑنا پڑا — سنہ نہ موڑون گا مین انسے اک ذرا
مین نہ لڑنے مین کرونگا کچھ کمی — اونکو دکھلاؤنگا زور ہاشمی
بعضے کہتے ہین کہ بعضے چلدیے — جو طمع زر سے تھے ساتھی شاہ کے
جو کہ تھے تشنہ شہادت کے جوان — وہ رہے ہمراہ شاہ انس و جان
جتنے تھے بھائی بھتیجے یار غار — یک زبان ہو کر کہا سب نے پکار
ایکدم کو بھی نہون تجھسے جدا — گو کہ پیش آوے ہمین وان صد بلا
ہو سکے یہ کب کہ تمکو چھوڑ دین — اور وہانسے اپنے گھر کی راہ لین
ہمکو ہٹنا ہوتا ہم یان آتے کیون — جان نثاری تمپہ ہم یہ کرتے کیون
جس جگہ تیرا پسینا گر پڑے — خون ہمارا اوس جگہ بیشک گرے
تیرے سر سے پہلے اپنا سر کٹائین — مارنے مرنے مین ہرگز غم نکھائین
تابع مرضی رہین تیرے سدا — جانکو اپنی کرین تجپر فدا
کوفیون سا ہمکو تم سمجھو نہین — ساتھ تیرا چھوڑتے ہین ہم کہین
بس توکل کر کے شہ وانسے چلے — آنے والے کوفہ کی رہ مین ملے
شاہ کو دیکھا جو جاتے ہین وہان — ہر کوئی کہتا تھا جاتے ہو کہان

سنیے مسلم کے جو تھے ہر دو وہان — عرض کی دونون نے ہو کر اک زبان
باپ اور بھائی ہمارے قتل ہون — اور رہین ہم باقی زندہ جیون کی یون
باپ اور بھائی گئے مارے جہان — قاتلونکو ہم بھی جا ماریں وہان
باپ اور بھائی کا بدلا لینگے ہم — قاتلونکے سر کرینگے ہم قلم
یا نسے پھرنا ہمکو اب ہیگا زبون — باپ اور بھائی کا اپنے لینگے خون
بدلا اونکا قاتلونسے جا کے لین — یا اونھین ماریں ویا خود مر رہین
شاہ بولے مین تمھارے ساتھ ہون — یہ نہین ہو سکتا تمکو چھوڑ دون
جو تمھارا حال وہ اپنا ہے حال — جو تمھارا قال ہے اپنا ہے قال
ہو مخاطب شہ نے اور ونسے کہا — جاؤ تم سب اپنے گھر کو باوفا
مین خوشی سے کرتا ہون رخصت تمھین — اب نہین باقی رہی حاجت ہمین
کیونکہ مرنا ہمکو واجب آگیا — کیا کرین ہم یون ہی مرضیِ خدا
ساتھ میرے اب جو کوئی جائیگا — وہ نہین بچ کر وہانسے آئیگا +
جاؤ تم سب گھر کو مانو میری بات — بیٹیون مسلم کلمجھے دینا ہے ساتھ
مستعد جب یہ ہوئے لینے پہ خون — بیٹیون مسلم کا نہ کیونکر ساتھ دون
مین لڑونگا شامیونسے جا کے وان — گو کہ جاوے اسمین میری واپسہ جان
راضی ہون تم مین سی ہر اک گھر کو جا — ساتھ مین کافی ہے میرے اب خدا
ساتھ میرے جا کے تم ہوگے خراب — اور نہین ملنے کا تمکو قطرہ آب

شام سے آتی ہین وان فوجین کثیر
گر تمھین دیکھین گے کر لینگے اسیر

چھا گئی ہین فوجین در ملک عراق
آپ کا کوئی نہین اہل وفاق

کر دی ابن زیاد نے مسدود راہ
ہر گھڑی تیر ہے اوسکی بدنگاہ

مکہ کا جانا تمھارا ہے بھلا
وان نہین بدخواہونکا غلبہ ہوا

مینے بھی دلمین بہت کی اپنے غور
اس سوا کوئی نہین تدبیر اور

آپ اپنے فعل کے مختار ہو
جو سمجھہ مین آوے وہ تم اب کرو

روئے اسکو سنکے شاہ بحر و بر
آنسو وونسے ہو گیا رومال تر

چھاتی سے مسلم کے بیٹونکو لگا
یون کہا کیا کہیے مرضیِ خدا

صبر کرنا اب تمھین درکار ہے
کیونکہ حق مالک ہے اور مختار ہے

پر ہمین افسوس اتنا ہی رہا
آخری دم اونکو پھر دیکھا نہ ہا

ہو گئے چھوٹے بڑے سب جمع وان
حال کو نہ ہو رہا تھا وان جہان

خیمہ مین بھی مچ گئی اک ہاے ہاے
ہو گیا خیمہ وہ سب ماتم سراے

کوئی کہتا تھا کیا مسلم نے کیا
کوفیون نے کیون اوسے کٹوا دیا

کیا کیا تھا بچون مسلم نے بگاڑ
جو دیے ہین ہاے اوس ظالم نے مار

کوئی کہتا تھا ہین کوفی بیوفا
کر کے بیعت کی جو مسلم سے دغا

شاہ نے کر جمع سب سے کی صلاح
اب نہین آتی نظر ہمکو فلاح

اب بتاؤ کیا کرون تدبیر یان
جس سے تم ہر ایک کو ہو وی امان

تیسری تاریخ ذی الحج آئی تب — بار ہوا اسباب شہ شتروں پہ سب
چلدئے پھر شاہ کے اہل و عیال — تابعوں کا کچھ نہ فرمایا خیال
اور علم شہ نے دیا عباس کو — فوج کا اپنے بنایا پیش رو
منزل اوّل مین کیا شہ نے مقام — دان ہوے ہمراہیان حاضر تمام
اونمین بعضے ایسے ہمرہ شاہ تھے — وہ لڑائیمین نہ نکلے گاہ تھے
بعض بعض اونمین سے تھے جنگ آزما — ورنہ اکثر تھے رہے گھر مین سدا
پڑ گیا اول سے اونپر یہ سفر — جس سفر سے پارہ پارہ ہو جگر
منزلون کو کر کے طے حضرت امام — جا کیا منزل حرمیہ مین مقام
اوترے جاکر جب حرمیہ مین جناب — دیکھی زینب نے وہانپر ایک خواب
اک فرشتہ رو رہا ہے زار زار — کہہ رہا ہے اونسے وہ یہ بیکرار
کون سویگا شہیدون پر بھلا — مرگ جاتی ہے لیے در کربلا
یون کہا شہ نے وہ ہم ہین اہرمین — کربلا مین قتل ہون ہم بیوطن
ثعلبیہ مین جب کہ پہونچے شاہ دین — سو گئے زانو پہ سر رکھکر وہین
(نام منزل)
دیکھی شاہ نے خواب جاکر کے وہان — کہہ رہا تھا اک فرشتہ یہ بیان
یہ گروہ کہتی ہی آخر ہو سفر — موت کہتی ہے کہ مین لونگی خبر
یہ گروہ کہتی ہی پھیچو جلد واں — موت کہتی ہے یہ آیو جلد یان

رسیدن شاہ در منزل رمالہ و معلوم شدن قتل مسلم وغیرہ

پہونچے پھر منزل ارمالہ مین وہ شاہ — ایک کس اونکو ملا برسر راہ
نام سے تھا وہ ابا ہرہ جوان — وہ ہوا تھا کوفہ سے مکہ روان
پہلے سے شہ کا وہ واقف کار تھا — شہ کا دیکھا اوسنے وہان لشکر پڑا
اوسنے وہان آکر کیا شہ کو سلام — پوچھا جاتے ہو کہان تم یا امام
بولے شہ کوفہ کو جاتا ہونگا اب — کوفیون نے ہے کیا مجھکو طلب
بولا وہ کوفہ کو تم جاؤ نہین — ہو رہی ہے آپکی دشمن زمین
ہو گیا آسودہ جب وہ از سفر — یون کہا شہ نے مفصل کہہ خبر
یون کہا اوسنے سنو کوفہ کا حال — جو تمہارا تھی ہوا اونکا قتال
کوفہ مین بن زیاد حاکم آگیا — کرتا ہے وہ ظلم ظالم بے حیا
مسلم و ہانی کا اوسنے کاٹ سر — مشتہر اونکو کرایا در بدر
کر دئے پھر شام کو وہ سر روان — ہو گئے ہین اوسکے تابع کوفیان
کر دئے مسلم کے بیٹے بھی شہید — اور کیے قاصد تمہارے نا پدید
قیس و عبداللہ تمہارے قاصدان — ہو گئے جنت کو سب کے سب روان
جو تمہارا تھا کوئی مخلص رفیق — کر دیا اوسکی تئین خو نمین غریق
ہے یہ ظاہر کوفی ہینگے بیوفا — سب نے ملکر کی ہے مسلم سے دغا
پھر گئے ہین تم سے کوفی سب کے سب — ہو گئے بن زیاد کے چاکر وہ سب
ہٹ چلو مکے کو یا حضرت امام — ہو گیا ہے وہان پریشان جملہ کام

دو تھے فرزند ایک بھائی بن عقیل | ثنا نزدہ کس تھے یہ کہنے کے زحیل
انسے باقی تھے چھیاسٹھ یار غار | جنپہ چڑھ آئین تھین فوجین بے شمار
انمین اکثر تھے جوانان اور کبیر | بعضے انمین سے تھے طفلان صغیر

نام عترت یعنی مردمان کنبہ امام حسین علیہ السلام

نام عترت کا جو دیکھا ہے لکھا | لکھتا ہون مین اون سبھونکو یکجا
اصغر و اکبر تھے عابد نامدار | تھے پسر شاہ حسین عالی تبار
قاسم و عبداللہ عمر و بوبکر | تھے بھتیجے شہ کے چارون نامور
جعفر و عبداللہ عثمان نامجو | اور عباس و محمد نیک خو
پانچون بھائی شاہ کے بے مات تھے | یہ ہمیشہ شہ کی خدمت مین رہے
بھانجے عون و محمد نامور | حضرت زینب کے تھے لخت جگر
عبدالرحمن اور عبداللہ یہ دو | تھے پسر مسلم کے دونون نیکخو
اور جعفر بھائی مسلم کا تھا ایک | یہ تھے ہمرہ کنبہ پسر مسلم کے نیک
زینب و کلثوم تھین ہمشیرگان | اور سکینہ تھی صرف از دختران
شہربانو بی بی اک ہمراہ تھی | اور بی بی مکہ مین شاید رہی
انمین سے جو جو کوئی زن رہا | قیدیون مین شام کو بھیجا گیا
نام انصاران و یاران شاہ کا | لکھونگا وہان جو مناسب ہوگی جا

روانہ شدن امام حسین علیہ السلام از مکہ بجانب کوفہ

ہوگئی روح اوسکی جنت کو روان | وہ شہیدون مین ملا جاکر جوان

شہید شدن عبد اللہ قاصد دوم

دوسرا قاصد روان شہ نے کیا | نام اوس قاصد کا عبد اللہ تھا
خط مین بس مضمون اتنا ہی لکھا | اور اوسکو کوفہ کو رخصت کیا
بعد از حمد خداوند جہان | اور درود ہی بر نبی آخر زمان
بھائی مسلم پر ہوا ظاہر یہ کلام | لکھہ چکا ہون حال پہلے سب تمام
تیسرے تاریخ ذی الحج آن ہے | منزل اوّل کیا مین راہ طے
جلد مین پہونچونگا بھائی تیرے پاس | تم کسی صورت سے مت ہو جو اودا س
خیریت ہے یہان بہر صورت تمام | کوفیون سے میرا کہدینا سلام
یہ بھی اگر ہوگیا چوکی پہ قید | کرلیا اوسکو بھی مثل قیس صید
لیگئے مین زیاد پاس اوسکو پکڑ | کردیا فورًا اوسے پیش نظر
اوسنے خط پڑہکر کیا اوسکو شہید | خوش ہوا وہ دل مین ظالم ناسعید

بیان تعداد ہمراہیان حضرت امام حسنؑ

ساتھیون کو شاہ کے لکھتا ہون اب | تا تجھے معلوم ہو کتنے تھے سب
سات حضرت کے ہوئے تیار جو | اقربا انصار تھے ہشتاد و دو
ہوگئے اوس سے بہتر وہان شہید | ماسوا کچھہ تو نہین کچھہ مین نا پدید
پانچ بھائی تین بیٹے شاہ کے | بھانجے دو اور بھتیجے چار تھے

لیگئے خط اور خط کا نامہ بر — پیش ابن زیاد ظالم فتنہ گر
پڑھکر ابن زیاد خط کو ہنس پڑا — یون کہا مکتوب الیہ مارا گیا
وہ گیا مارا ترا آیا ہے وار — ہاتھ آیا ہمکو تو تازہ شکار
گر پڑا ہے کوئی ہمجو شاہ حسین — باز آؤن قتل سے دون تجھکو چین
ورنہ ہین تجھکو کرونگا قتل یان — ہے اگرچہ تو فصیح اور خوش بیان
یون کہا تو کوفیون کو جمع کر — ہین پڑہون اوسکی ہجو اک تازہ تر
ہوگئی سب جمع کوفی یک و گر — چڑہ گیا منبر پہ وہان وہ بے خطر
چڑہکے کی اللہ کی حمد و ثنا — پھر درود اوسنے پڑہی بر مصطفا
پھر کہا اوسنے کہ قاصد ہونگا مین — آیا تھا تم پاس از جانب حسین
یون کہا تم کوفی ہوگے بیوفا — تمنے بلوایا نواسہ مصطفا
اور رسلم سے بھی کی تمنے دغا — مل گئے تم شامیون سے بے حیا
دشمن شبیر ہوے تم سب کے سب — اور نہ آیا کچھہ بھی تمکو خوف رب
ہے حسین ابن علی شیر خدا — دشمن اوسکا ہیگا دشمن کبریا
دوست اوسکا دوست ہی رب جلیل — جنت اونکی ہی لیے بے قال و قیل
فاطمہ کا ہیگا وہ پارہ جگر — دشمن اوسکا جائے بیشک در سقر
مختصر ہے یہ وہ بیشک ہے امام — جانب حق سے ہے وہ خیر الانام
سنکے ابن زیاد نے کھا پیچ و تاب — کر دیا بس قتل اوسکو وان شتاب

کربلا کو کر دیا اوسکو روان | اور کہا دیرہ کرو تم جا کے وان
سب اکٹھی ایک جا تم ہو جیو | بن پڑے تمسے جو کچھ تم کیجیو
بھیجنا سر شہ کا یا زندہ کو یان | اور نہ دینا تم کسی صورت امان
کربلا مین جا ہوا یہ خیمہ زن | اور لگا ہر طور کرنے مکر و فن

بیان حال قاصد حضرت امام حسینؑ کہ نامش قیس بود شہید شد

حال پیکان شاہ کا مرقوم ہے | لکھتا ہون وہ جو مجھے معلوم ہے
تھا وفادار ان شہ سے قیس نام | تھا نہایت تیز رو اور خوش کلام
مخلصان شاہ سے تھا وہ صریح | خطبہ پڑھنے مین نہایت تھا فصیح
اوسکے خطبہ پڑھنے کی ہے دھوم دھام | ملک عربستان سے تا ملک شام
شاہ نے مسلم کے نام اک خط لکھا | قیس کو فرمایا تو کوفہ کو جا
خط مین لکھا بعد از حمد و ثنا | اور صلوٰت بر روح مصطفا
تیسری ذی الحج کو انشاء العزیز | مین چلونگا مکہ سے اے پر تمیز
منزلون کو یان سے کر لیجو شمار | جلد پہونچونگا مین اے عالی تبار
کوفیون کو کرنا تم تابع مطیع | رہنما ہر اک امر مین اونکے شفیع
وہ تو خط لیکر روانہ ہو گیا | شہ سفر کرنیکو آمادہ ہوا
خط کو لیکر پہونچا وہ چوکی پہ جب | کی تھی جو بن زیاد نے چوکی نصب
خط جو دیکھا ہے حسین نامور | اہلکارون نے لیا اوسکو پکڑ

سنکے عمر و سعد چپکا ہو رہا | یون کہا ابن زیاد نے ہے سوچ کیا
لڑنا اوسسے تمکو نامنظور ہو | ملک رے کی جو سند دی پھیر دو
اپنے گھر مین بیٹھو جا آرام سے | ہاتھ اوٹھائین آپ جملہ کام سے
یون کہا ابن سعد نے با آب و تاب | کلکے ون اس بات کا دونگا جواب
وان سے اوٹھ کر کے وہ اپنے گھر گیا | گھر کے لوگون سے مفصل یہ کہا
گر نجاؤن وان تو یہ دنیا کہان | اور جاؤن وان تو یہ عقبا کہان
منع اوسکو گھر کے لوگون نے کیا | لڑنے تو شبیر سے ہرگز نجا
کیونکہ ہے شبیر مقبول خدا | اور وہ ہے آلِ محمد مصطفا
فاطمہ کا ہے جگر گوشہ حسین | اور نبی جی کا ہے یہ مضغہ حسین
اوس سے لڑنا کیا ہے لڑنا با علی | اور علی سے کیا ہے جنگ ہے با نبی
اور نبی سے کیا خدا سے ہے یہ جنگ | ہے جزا اسکی جہنم بے درنگ
اوسکے اک بیٹا تھا غایت تھا وہ بد | یون کہا اوسنے ہے ناحق رد و کد
دین کے بدلہ مین دنیا لیجیے | ہاتھ دنیا آوے سب کچھ کیجیے
کہنا بیٹے کا کیا اوسنے قبول | خوف محشر کا گیا سب دل سے بھول
ہو گیا فرعون و ہامان کیسا حال | لیلیا دونون نے سر پر یہ وبال
ہو چکا پھر وہ پاس ابن زیاد کے | اور کہا اب مجھکو رخصت کیجیے
مجھکو کہنا آپ کا ہے سب قبول | گو کہ عالم مجھسے ہو جاوے ملول

جتنی کوفے مین تمھاری ہے سپاہ | شامیونکو ہم کرین دم مین تباہ
دو ہزار اوسکے کیے پیدل تعین | تھا نہایت وہ شقی مردود دین
یہ وہ جسنے مارا شہ کے منہ پہ تیر | خون ہو کر کے بہا زہرا کا شیر
کربلا کو کر دیا اوسکو روان | کہدیا تیرو رسے دیجو شہ کو چھان

بیان حال عمرو سعد کہ کدام بود و چگونہ شد

حال عمرو سعد کا سن لیجیے | روز و شب بس او سپہ نفرین کیجیے
یہ تھا اک مرد شقی ساکن عرب | اور تھا اہل قریش اسکا نسب
باپ اسکا جبتلک زندہ رہا | یہ عرب کے بیچ تابندہ رہا
سعد بن وقاص اسکا باپ تھا | وہ نہایت نیک تھا مرد خدا
سعد بن وقاص تھا یار رسول | بدر مین تھا وہ نبی جیوکے شمول
کیا غضب ہے اوسکے یہ پیدا ہوا | باپ کے جو نام کو بٹا لگا
جانتا گر باپ ہوگا یہ شقی | کاٹ کر سر پھینکتا اوسکا تبھی
شان ہے اللہ کی ہووے نر کا سر | اور بن غنہ ہو ہاشم سر کا نر
کر دیا افسر اوسے بر افسران | اور دئے بائیس ہزار اوسکو جوان
نصفا نصفی تھے پیادہ اور سوار | کر دئے وہ زیر حکم نابکار
پھر یہ عمرو سعد سے بولا پکار | دیر کیون کرتے ہو اب ہو جی سوار
لڑنے تو جا کر از حسین ابن علی | فوج کا افسر ہے تو اور ہے بلی

حال یہ ہے تجھ بغیر اے شہریار — موسم گل بھی ہے سب آنکھو نمین خار
یان یزیدی کرتے ہین فسق و فجور — تیرے آنے سے یہ سب ہوئین گے دور
جان و دل سے ہین تمہارے سب مطیع — حشر کے دن آپ ہو وینگے شفیع
مادر اوسکی اور علی عباس کی — دونون بہنین تھین حقیقی اے اخی
تھے علی عباس اور یہ خالہ زاد — لیکہ تھا یہ شمر غایت بدنہاد
اوسنے ہی خنجر سے کاٹا حلق شاہ — اوسنے ہی خیمہ کیا شہ کا تباہ
اوسنے ہی شہ کو کیا پانی سے تنگ — اسنے ہی مارے بہت سے بیدرنگ
اسنے ہی مارے ہین اپنے خالہ زاد — یہ نہایت ہی تھا بد دین بدنہاد
دی گئی اسکو سپہ بھی پانچ ہزار — تھے پیادہ تھوڑے زیادہ تھے سوار
یون کہا جاتا تو از راہ فرات — وہان مین رکھنا تو اتنی اپنے بات
جس جگہ پر تجھکو ملجاوے وہ شاہ — لشکر اوسکا کرنا اول سب تباہ
ہو سکے تو زندہ تم لیجو پکڑ — ورنہ اوسکا کاٹ لینا تن سے سر

بیان حال رے نمبر کہ او کدام بود و آخرش چہ کرد

کوفیون سے تھا نمیری بھی رئیس — سنگدل تھا اور نہایت تھا خسیس
وہ جوان مشہور تیر انداز تھا — ظاہر و باطن وہ فتنہ ساز تھا
تیر اندازی مین وہ مشہور تھا — لیکہ زین ایمان سے وہ دور تھا
اوسنے ہی شہ کو لکھے تھے چند خط — کافی ہے آنا تمہارا یان فقط

راہ راہ مکے کی تم جاؤ چلے
جس جگہ شبیر تمکو آملے

بات اونسے کیجیو نرمی کے ساتھ
اور نہ کیجو سخت کوئی اونسے بات

بند و بست ایسا وہان پر کیجیو
مکہ کو واپس سنجانے دیجیو

جبکہ قابو اونپہ ہو جاوے تمہین
بے دھڑک پھر قید کر لینا اونہین

حُر یہ وہ ہین جو ہوئے آخر شہید
اور ملا درجہ شہادت کا مزید

بیان حال شیب ربعی کہ کدام بود و چہ کرد

شیب ربعی جو کہ اب نوکر ہوا
یہ بھی سرداروں مین سے کوفے کا تھا

اسنے خط بھیجا تھا اول شاہ کو
آیئے کوفہ مین اے فرخندہ خو

موسم اچھا ہے یہان پر ہے بہار
ہونگے اہل کوفہ تیپر جان نثار

ہے یہ وہ شہ جبکہ گھوڑے سے گرا
اولاد کاٹنے کو یہ گیا

لیکن اسپر چھا گیا شہ کا رعب
کانپ اوٹھا اوس جا سے ہٹ آیا تاب

دی سپہ اوسکو بھی اوسنے دو ہزار
نصفی پیادہ اوس مین تھی نصفی سوار

اور کہا یہ قادسیہ سے تو جا
وہان سے پھر آجانا تو در کربلا

وہان کسی جا پر ملے تجھکو حسین
ایکدم کو بھی نہ بچو اوسکو چین

بیان حال شمر کہ کدام بود و چہ کرد

شمر بھی تو اک رئیس کوفہ تھا
اوسنے بھی حضرت کو تھا اک خط لکھا

تیرے آنیکا ہے ہمکو انتظار
جیسے مچھلی پانی بن ہو بیقرار

آتے ہی اس حکم کے یہ خوش ہوا — بندوبست ہر طور کا کرنے لگا
راہ مکہ پر دی اک چوکی بٹھا — اور محافظ چوکی کو یہ کہدیا
کوئی مکہ سے جو آوے نامہ بر — خط ہو پاس اوسکے حسین نامور
پاس میرے اوسکو لے آنا وہین — اور نجانے دینا اوسکو پھر کہین
دوسرا یہ انتظام اوس نے کیا — اور رکوسا کوفہ کو بلوا لیا
شیب ربعی شمر و حُر دیگر جوان — آکے حاضر ہو گئے اکثر وہان
اکثرون کو کر دیا سردار فوج — جو کہ واقف کار تھے از کار فوج
اور دیکھے جو کہ مضبوط اور جوان — اونکو بھرتی کر لیا در پیادگان
پھر یہ عمر و سعد سے کی گفتگو — ملک رے کی تھی جو تجھکو آرزو
سو یہ تیری آرزو پوری ہوئی — شام کے والی سے منظوری ہوئی
حال ان چارون کا کرتا ہون بیان — مختصر سا انکا کچھ اک داستان

بیان حال حُر کہ کدام بود و او چہ کرد

اہل کوفہ مین سے حُر اک مرد تھا — یاد حق مین اوسکا دل پُر درد تھا
شام کے والی کا تھا نوکر قدیم — حبّ آل مصطفا مین تھا سلیم
تھا نمازی متقی پرہیزگار — اور مطیع شرع نبی تھا نامدار
فوج مین وہ آزمودہ جنگ تھا — چاکری سے اسکے غایت تنگ تھا
اوسکے ہمرہ کر دے تو سو سوار — اور کہا مکہ کو جاؤ تم سدھار

اک مقابل نامی اوس مجلس مین تھا — اوسکو الفت تھی بآلِ مرتضا
سنکے اسکو خوش ہوا وہ نیک نام — بولا مجھسے ہوگا یہ انجام کام
دی اجازت اوسکو لیجا قتل کر — پھینکدے وہان اسکا بھی تو کاٹ سر
دونون سر لڑکونکے اور حارث کو ساتھ — لیگیا وہ برلب دریا فرات
ہر دو سر لڑکونکی جاڈالے بہ آب — ملگئے اپنے تنون سے سر شتاب
بعد حارث کے کیے بند بند جدا — اور تڑپایا اوسے بے انتہا
مارا اوسکو جان سے دیکر عذاب — اور مقابل اوسکو جانے تھا ثواب
ہوگئی روح اوسکی دوزخ کو روان — اور گیا دنیا سے ظالم بے نشان
پھینکدی منزل پہ اوس ظالم کی لاش — نیک و بد پر ہوگیا احوال فاش

آمدن حکم پیش ابن زیاد از جانب یزید علیہ ما یستحق

قصہ مسلم کا ہوا ہے اختتام — کچھ وقوعی قصہ لکھتا ہون تمام
جب ہوے شبیر آمادہ سفر — شام اور کوفہ مین پہونچی یہ خبر
جمع کرتا فوج ہے حضرت امام — اور کریگا وہ چڑھائی صبح و شام
شام کے والی نے کی فوجین روان — بھیجا ابن زیاد پاس اک حکم یان
پاس تیرے پہونچین گی فوج کثیر — اور کیا اون سب پہ تجکو مین امیر
جیسا جانو دل کیجو انتظام — تو مری جا پر ہے وہان قائم مقام
جسکو چاہے ملک دی اور چاہے نہ — ہمکو کرنا تیرا ہے منظور تر

تا نہ اول دیکھے دوئم پر ستم | دوسرا زندہ رہے دو چار دم
الغرض دونون کیئے اوس نے شہید | خون ناحق سے ہوا خوش وہ پلید

بردن سر طفلان حارث پیش ابن زیاد و قتل کردن ابن زیاد حارث را

دونون کے سر کر لیئے تن سے جدا | تن دیا پانمین دونون کا بھا
پیش ابن زیاد کے سر لے گیا | اور کہا انعام اب دیجے دلا
دیکھکر ابن زیاد نے وہ ہر دو سر | ہو گیا حارث سے وہ رنجیدہ تر
کر لیا زنجیر پا حارث کو وہان | اور لگا کہنے تو ہے فتنہ جہان
کب دیا تھا حکم مینے اے شریر | کاٹ کر سر لا تا طفلان صغیر
نام پر میرے ہے اک حکم یزید | اور تقید کرتا ہے مجکو شدید
جو کہ لڑنا چاہے اوس سے تم لڑو | صلح چاہے اوس سے تم صلح کرو
جو امن چاہے اوسے دیجو امان | اونکے تم مت ہو جیو خواہان جان
تنگ نہ کیجیو عورتون بچون کو وہان | حال اونکا بھیجدینا لکھکے یہان
دے چکا ہون اوسپہ مین اک اشتہار | جو کرے اوس کے خلاف اے نابکار
بس کیا اوس حکم کے تو نے خلاف | قتل قاتل ہے سزا وصاف صاف
تو نے ناحق قتل دو لڑکے کیئے | فاین سمجھا تو کیا اپنے لیئے
حکم کا رکھا نہ تو نے کچھ خیال | خون ناحق کا لیا سر پر وبال
ہے کوئی اسکا بھی سر کاٹے وہان | اسنے سر کاٹے ہین لڑکون کے جہان

یون کہا بچون نے سن اے بد گمان
چھوڑ دے ہمکو کہ ہم ہین نا توان

یہان نہین کوئی ہمارا دوستدار
تا کہ وہ ہووے ہمارا پاسدار

اس جگہ پر ہم ہین بیکس اور غریب
اور نہین اسجا کوئی اپنا قریب

چھوڑیگا گر ہمکو تو بھر خدا
حشر مین حامی ہون تیرے مصطفے

روز محشر کو تیرا ہم ساتھ دین
اور مزہ جنت کا تجھ بن ہم نہ لین

فائدہ دنیا کا گر منظور ہو
ہمکو لیچل یہان سے وہان جو دور ہو

ہمکو لیجا کر وہان نوکر رکھ دام
ہم یہ کہدین گے کہ ہین اسکے غلام

تجکو خاطر خواہ قیمت ہاتھ آ
اور نہ تیرے ہاتھ سے کچھ جیر جا

ورنہ لیچل ہمکو ابن زیاد پاس
وہ تجھے انعام دیگا بے قیاس

ہم نہ اپنے آپ تیرے گھر گئے
اور نہ خود مختار ہو وہان سے رہے

تیری لونڈی لے گئی ہمکو بلا
کیا ہماری اسمین تقصیر اے جفا

بولا حارث سب یہ باتین ہین فضول
ایک بھی ایسی نہین مجسکو قبول

مین نہ ہرگز زندہ چھوڑون تمکو یہان
گو کہ سمجھاوے مجھے سارا جہان

یون بڑے بھائی نے ظالم سے کہا
قتل کر مجکو تو اول بے حیا

تا نہ دیکھون چھوٹے بھائی کا مین غم
ایک دم لینا بھی ہو مجکو ستم

چھوٹا بولا مجکو اول قتل کر
تا نہ پھٹ جاوے میرا غم سے جگر

دونون کی ہر اک سے یہ تھی آرزو
اولاً کر قتل مجکو تند خو

اور لگا کہنے ہوئی ہے صبح مشعل | شہر مین ڈھونڈھے ہے لڑکا در بغل

بیدار شدن حارث بوقت صبح و قتل کردن بی بی و غلام و طفلان مسلم

صبح کو سوتا وہ جاگا خفتہ بخت | اور لگا بی بی کو کہنے سخت و سست

کوٹھری مین سے وہ بچون کو نکال | لیچلا وہ قتل کرنے بدخصال

اوسکی بی بی نے بہت منت کری | عاجزی سے پانون پر اوسکے گری

قتل سے کر انکی ظالم انحراف | انکے بدلے مجھہ کو کرتی ہون معاف

بلکہ میرا جو کہ خاص ہے مال و زر | انکے عیوض دیتی ہون اے بد گہر

مین نہین کہتی ہون کہ انکو چھوڑ دے | چھوڑ دے تو انکو یہ جائین جہان

الغرض کہنا تھا جتنا کہہ چکی | وہ یہ کھتا تھا نہ مانون گا کبھی

تب وہ اوبجھی اوس سے مین جاندون | اور انپہ صدمہ کچھہ آنے ندون

کھینچکر تلوار اوس نے از میان | ماری بی بی کے کہ جو تھی درمیان

دونون بچے تھے کھڑے مسلم کے وہان | کر رہے تھے دل سے وہ آہ و فغان

تھا محمد نام وہ جو تھا کبیر | نام ابراہیم تھا جو تھا صغیر

ایک جا پر مینے یون دیکھا لکھا | اوسکی اک لونڈی غلام اور بیٹا تھا

آکے بیٹا اور لونڈی اور غلام | اوس سے اوبجھے وہ بھی آکر نیک نام

اوس نے اونکو بھی نہ جنبش کیا | اور ملاحظہ کچھہ نہ کنبش کیا

لیگیا بچون کو وہ دریائے پر | تا کرے قتل اونکو وہان وہ کینہ ور

کرتے پھرتے ہینگے اونکی ہم تلاش — اور پتا اونکا نہین ملتا ہے فاش
کی بہت سی اس مین مینے دوڑ دھوپ — اور گیا بدلا میرا سب رنگ و روپ
شہرون کے رستہ پہ وہ وادی پھرا — یہان ملک گھوڑا بھی میرا مرگیا
یون کہا زوجہ نے کیجے صبر اب — وہ ہوا جو کچھ کہ تھا منظور رب
آخرش ظالم وہ پڑکر سو گیا — بچ گیا تقدیر نے وہان اک کیا
کوٹھری مین ہر دو طفلان تھے نہان — ایک دیکھی خواب دونون نے ان
روتے ہین اکجا کھڑے حضرت نبی — ساتہ مین ہین اونکے مسلم اور علی
دونون لڑکون نے جو دیکھی ایک خواب — دونون وہان رونے لگے مل کر شتاب
کوٹھری مین رونے کا جب غل ہوا — سوتا تھا حارث جو ظالم چونک اوٹھا
یون کہا زوجہ سے اوسنے سچ بتا — کوٹھری مین کون کرتا ہے بکا
سو طرح سے اوس نے ٹالا بات کو — پہ نہ لایا دھیان مین یہ تند خو
آخرش اوسنے کہا ہین دو یتیم — ابن مسلم بن عقیل ہین اے لئیم
پھرتے تھے آوارہ یہ ہر دو پسر — انکو لا بٹھلایا ہے مین اپنے گھر
غصہ سے وہ اپنے بستر سے اوٹھا — اور گیا وہ کوٹھری مین بے حیا
مانع آئی اوسکو بی بی اور کہا — پہ نہ باز آیا وہ ظالم بے تمیز
کوٹھری مین ڈالا اونکو باندہ کر — اور مقفل کر دیا کونتک کا در
پاس جا بی بی اپنے رکھکر سو گیا — تا نہ دے بی بی کہین اون کو چھپا

افسران پیادہ گان کو یہ کہا — شہر مین ڈھونڈو اون کو نکلو جا
اور دیا افسر سوارون کو یہ کار — بھیجو باہر شہر کے اپنے سوار
ہُنوین جو اس شہر سے دستہ روان — سمت دیگر شہر ہائے دیگران
وہ کرین تالاش اون رستون پہ جا — وہان کہین شاید کہ لگ جاوے پتا
اور منادا کو کہا دیوے ندا — پر خطا ہے اون کو جو رکھے چھپا
جو کہ لاویگا پکڑ اون کو یہان — اوسکو خلعت اور زر دون بیکران
ہو گئے سب مستعد تعمیل کو — کام مین لانے لگے تعجیل کو
اون سوا اونمین بھی حارث تھا سوار — جسکے گھر پوشیدہ تھے وہ نامدار
ایک جانب کو ہوا یہ بھی روان — اور کیا گھوڑے کو اپنے بس دوان
تاکہ ہاتہ آجاوین میرے وہ پسر — مجکو دے بن زیاد خلعت سیم و زر
اوسنے سب سے زیادہ تر کی جستجو — دوڑاوہ رستون پر طامع پر جا سو
پھرتے پھرتے تھک گیا وہ بدگمان — اوسکا گھوڑا مر گیا رہ مین کہین
مرنے گھوڑے کا ہوا اوسکو ملال — لوٹا غصہ مین بھرا وہ بدخصال
گھر مین آکر پڑ رہا وہ بدحواس — پوچھا بی بی نے کہ تم کیون ہو اداس
کیا سبب کیا بات ہے مجھسے کہو — آج کیون تم اس قدر آزردہ ہو
یون کہا اوس نے کہون کیا تم سے حال — آج صبح سے ہون در رنج و ملال
قید مین مسلم کے بیٹے جو کہ تھے — کر کے سازش وہ کسی سے چلدئے

وہ تو حاضر نوکری پر وہان رہا | شرط مہمانی کی بی بی نے ادا

بیان حال مشکور داروغہ حبس کہ پسران گذاشتہ بود

حال کرتا ہون بیان مشکور کا | حبس خانہ کا کہ داروغہ تھا
جسکے باعث قید سے نکلے پسر | رکھتا تھا مسلم سے الفت بیشتر
جاکی ابن زیاد سے اونسے یہ بات | گم ہوئے پسران مسلم آج رات
خود گئے یا اونکو کوئی لیگیا | مین نہین واقف کہ اونکو کیا ہوا
لیکن اتنا ہوگیا مجھسے قصور | سوگیا مین رات کو تھا بالضرور
جاگا تھا دن کو مین شب کو سوگیا | جو کہ تھا تقدیر مین سو ہوگیا
جستجو کی اون کی مین ہر ایک جا | نہ پتا اونکا مجھے ابتک لگا
سنکر اسکو وہ ہوا جلکر کباب | اور کہا تو ہے مقصر بے حساب
مین کرونگا اب ترا مسلم سا حال | اور کرونگا تیرا گھر سب پایمال
خود دیا تو نے اونہین بھاگنے کا کل | اور نہ سوچا اس بدی کا تو تامل
باندھ کر اوسکو دلائی سخت مار | دم مین کھودی اوسکی سب غج و قار
قید خانہ مین اوسے بھجوا دیا | پھر نہین معلوم اوسکو کیا ہوا
زندہ رکھا یا کہ مارا جان سے | گر رکھا جیتا تو پھر کس شان سے

اطلاع یافتن ابن زیاد از فراری طفلان و انتظام برای گرفتاری پسران

پھر کیا ابن زیاد نے یہ انتظام | افسران فوج بلوائے تمام

پھر لگی لڑکون سے کہنے وہ کنیز — تمکو اللہ نے کیا ہے باتمیز
لیکے پانی جاتی ہون مین اپنے گھر — اپنی بی بی سے کرون بھان کی خبر
بی بی میری ہے محب آلِ رسول — سنکے مسلم کی خبر وہ ہے ملول
ایک ساعت چھوڑ دیو مت تم مکان — جاتی ہون اور جلدی آتی ہون بھان
بی بی سے جاکر یہ سب اوس نے کہا — بی بی بولی جلد جاکر اونکو لا
وہ گئی اور لائی اونکو جلد ساتھ — اور نہ دے ہرگز کھین کھلنے یہ بات
دیکھکر بی بی ہوئی اوپر فدا — غم مین مسلم کے کیا یے حد بکا
اور مصیبت انکی سنکر رو دیا — پڑ گئی ان بچون پر کیسی بلا
بھان نہ باپ انکے نہ بھائی نہ چچا — گھر سے بے گھر ہین بلا مین مبتلا
کوٹھری اک تھی الگ اندر مکان — کر دیا اک بستر اونکا وہان
اور کھلایا اونکو ہوا کر طعام — سو گئے وہ پڑکے بار احت تمام
چلتے چلتے تھک گئے تھے وہ پسر — بھان ملا آرام اونکو بیشتر
تب اونہین نے حق مین کی اوسکی دعا — بخشدے محشر مین اسکو یا خدا
دم بدم ہوتی تھی وہ اوپر فدا — ہو ترقی عمر کرتی تھی دعا
شوہر اوس بی بی کا حارث نام تھا — ظالم و سفاک بد انجام تھا
تھا بجد دشمن وہ آل مرتضےٰ — کیونکہ نوکر تھا وہ ابن زیاد کا
خوف اوس بی بی کو اوس مردک کا تھا — واقف اس سے ہو نجا وہ مے حیا

دوسری جانب چلے وہ چھوڑ کر
تھا اندھیرا ہوگئے ایدھر اودھر

قادسیہ کی غرض جھوٹے وہ راہ
اور ہی جانب تھی اونکی درنگاہ

گھہ ایدھر اور گھہ اودھر چلنے لگے
جستجو مین راہ کی پھرنے لگے

آگئے آخر کو پھر ایک راہ پر
ہوگئے خوش دیکھہ اوسے خستہ جگر

دیکھہ رہ تب کچھہ ہوا دل کو قرار
دیکھا کوفہ کے ہین سب قصر و جدار

جس سے بھاگے تھے وہ ہی پھر آگیا
بولے کیا کیجے ہے تقدیر خدا

پھرنے لگے گھنے کہ تقدیر ہے زبون
پھیر سکتا ہے جہان مین اسکو کون

کرتے ہین جانیکے ہم سو ہیر پھیر
لاتی ہے ہمکو قضا یہان گھیر گھیر

شاید اس جا پہ ہمارے خیمہ
جو نہ جانے دے ہے تقدیر قدیر

چلتے چلتے اونکو گذرے سہ پہر
تھک کے بیٹھے دونون وہان اک حوض پر

تنگستن پسران بر حوض و ہمراہ بردن کنیز بخانہ حارث

پانی بھرنے وہانپہ آئی اک کنیز
پوچھا اوسنے کون ہو تم اے عزیز

یون کہا مسلم کے ہم فرزند ہین
ہم اوسی مظلوم کے دل بند ہین

اوسکے مرنے سے ہم آوارہ ہوئے
دل ہمارے غم سے سو پارا ہوئے

ہم نہایت ہین غریب اور بے وطن
ہم سے بن سکتا نہین کوئی جتن

باپ بھائی اپنا یہان کوئی نہین
اور ہمین ملتا نہین رستہ کہین

حاکم کوفہ ہمارا ہے عدو
اوسکو ہر وقت ہے ہماری جستجو

ایک دن پھر اوسکو یہ آیا خیال — دیکھئے آخر مین ہو کیا انکا حال
دشمنِ جانی ہے ان سبکا یزید — دیکھئے کیا حکم بھیجے وہ پلید
سب سے یہ بہتر کہ انکو چھوڑ دون — گو کہ مین دیکھون گا اک دولت بون
تب کہا مشکور نے لڑکو نسے یہ — سمجھون ہون بن زیاد کی مین دل کی تہ
کیا بعید ہے وہ کرے تمکو شہید — کیونکہ وہ سفاک ظالم ہے پلید
سو مجھے اس وقت مین آیا ہے دھیان — قادسیہ مین کرون تمکو روان
قادسیہ شہر ہے یہان سے قریب — اوسجگہ ہے اک میرا بھائی رہیب
شہر سارے مین وہ ہے ذی اقتدار — اور وہانکا ہے وہی جاگیردار
دیتا ہونگا مین تمہین انگشتری — اوس سے ہووے گی تمہاری بہتری
یہ انگوٹھی میری دیدینا اونہین — بھیجدیگا وہ مدینہ مین تمہین
یون کہا لڑکون نے تم مختار ہو — تم بجائے باپ ہو چاہو کرو
پھر اونہین کھانا کھلا کر وقت رات — دونون کو لیکر چلا وہ اپنے ساتھ
کردی راہ قادسیہ پر کھڑے — اور کہا اسراہ سے جاؤ چلے

گذاشتن پسران را از مجبس و فراموش کردن راہ پسران

چلدیئے وہ اور تھا یہ راہ پر — اپنی جا پر پڑ رہا یہ آن کر
دیکھنا پھر کیا کیا تقدیر نے — منہ چھپایا لڑکون سے تدبیر نے
جب کیا اوس راہ کو تھوڑا سا طے — دیکھا آگے سے وہ رستہ بند ہے

گرفتار شدن آمدن پسران مسلم و قید کردن ہر دو پسران در محبس

کرتے تھے دونون جو وہان زاری بجا
اونکی چوکیدار نے سن لی صدا

اونسے مستفسر ہوا جا پاسبان
کون ہو اور کس لیئے آئے یہان

بولے کہا مسلم کے ہم ہینگے پسر
پھرتے ہین گم کردہ راہ ہم بے پدر

باپ ہمارا اسجگہ مارا گیا
اور فلک نے ہمکو آوارہ کیا

لے گیا دونون کو ابن زیاد پاس
ہوگیا طفلون کو زیادہ تر ہراس

حبس کا داروغہ تھا مشکور نام
تھا وہ در پردہ محب آل کرام

بولکہا ابن زیاد نے کرکے طلب
حکم دیتا ہون مین تجکو سن تو اب

آئے ہین مسلم کے یہ پکڑے پسر
قید مین رکھنا انہین اے نامور

انکی کرنا قید مین تو احتیاط
غیر سے کرنے نہ پاوین ارتباط

یہ نکل جائین اگر یہان سے کہین
پھر نہ آئینگے یہ پھر ہرگز نہین

شام کے والی کو لکھا سب بیان
پکڑے آئے دو پسر مسلم کے یہان

دونون لڑکے گرچہ ہین عمر صغیر
احتیاط کرلیا اونکو اسیر

حکم ہو تو بھیجدون زندان وہان
یا کہ اونکو جانے دون جا وین جہان

قید مین مشکور اونکو لیگیا
اور دلاسا اونکو خاطر خواہ دیا

سر بسر خدمت اونکی کرتا تھا دوام
ہر طرح سے اونکے وہ آتا تھا کام

کھانا کھلواتا بٹھا کر اپنے پاس
اور نہ ہونے دیتا تھا اونکو اداس

قاضی نے اونکی تسلی دے کہا — رو مت اور بیٹھو تم کوٹھے پہ جا
قاضی سوچا انکو دون ایمان جا — اور نہ دون اونکو تو اپنی جان جا
رکھون گھر مین انکو ہیگا سخت ڈر — کیونکہ مخبر پھرتے ہینگے دربدر
شاید انکا حال کوئی جا کہے — وہ نچھوڑی گا کبھی زنہار مجھے
ہیگا وہ بد ذات ظالم روسیاہ — بال بچے میرے کر دے گا تباہ
سوچنے مین قاضی کو سوجھی یہ بات — قافلہ جاہے مدینہ آج رات
لڑکون کو دنبار دے کہا — قافلہ جاہے مدینہ کو چلا
قافلہ کے ساتھہ ہو جاؤ روان — ہا تہ اس ظالم سے تا پاؤ امان
پھونچا لیکر اونکو قاضی راہ پہ — کر گیا تھا قافلہ وہان سے گذر
لیکن آتا تھا نظر وہ قافلہ — جو کہ جاتا تھا مدینہ کو چلا
یون کہا تم دوڑ کر انمین ملو — اور نہ اپنا حال کچھہ انسے کہو
قاضی دیکھلا قافلہ کو آیا گھر — دوڑے لڑکے اوس طرف کو سر بسر
لیکہ طفلون کو نہ آیا راہ ہاتھہ — بھولکر رستہ پھرے وہ ساری رات
صبح صادق جب ہوئی آئے نظر — شہر کوفہ کے سبھی در و دیوار
دیکھہ کوفہ وہ لگے رونے وہان — یا الٰہی کیا کرین جاوین کہان
قاضی کا گھر بھی نہین پاتا ہمین — اور نہ رستہ کوئی بتلاتا ہمین
رات بھر روتے رہے ہین ہم خراب — یا خدا دیکھین گے کب تک ہم عذاب

خبر رسیدن ابن زیاد پسران مسلم در کوفہ پوشیدہ اند

یہ خبر پہونچی بھرا ابن زیاد کو — کوفہ مین مسلم کے ہین فرزند دو
کوفہ مین رکھا کسنے ہے چھپا — اب تلک اونکا نہین لگتا پتا
دی کرا اوسنے منادی گھر بگھر — کوئی رکھے گا چھپا وہ دو پسر
مین کرون گا اوسکا بس مسلم سا حال — بچہ و زن کردون اوسکا پایمال
جسکے پاس ہون جلد وہ حاضر کرے — اور نہین اوسپر مصیبت آپڑے
جب منادی نے یہ دی گھر گھر ندا — قاضی نے بھی اس منادی کو سنا
زندگی مین اپنی مسلم نے انہین — کر دئے تھے قاضی کی تفویض مین
کیونکہ قاضی تھا محب آلِ رسول — کہنا مسلم کا وہ کرتا تھا قبول
موت مسلم اور منادی کی خبر — سنکے گھر اپنے گیا بادیدہ تر
جاکے اون لڑکون کو چھاتی سے لگا — اور لگا رونے کے کہنے ہائے ہائے
پوچھا لڑکون نے تمہارا کیا ہے حال — کس سبب سے آپ ہین اتنے نڈھال
رو کے قاضی نے کہا مین کیا کہون — ہوگیا واقع یہان زشت و زبون
کر دیا بابا تمہارے کو شہید — جستجو مین ہے تمہاری وہ پلید
سنکے یہ ہر دو پسر رونے لگے — آنسوون سے اپنا منہ دھونے لگے
اور بدن کے اپنے ڈالے کپڑے پھاڑ — اور لگے چلانے دہا نیہ ڈہار مار
اور کہا قاضی سے اتنا کیجیو + — ہمکو ابن زیاد کو مت دیجیو

اوس نے مارا باپ میرا وقت جنگ — مین کرون گا قتل اسکو بے درنگ

گردن مسلم پہ ماری اوسنے تیغ — کردیا تن سے جدا سر بے دریغ

رکھدیا سر لاکے پیش ابن زیاد — پھینک تن اوسکا دیا در گرد باد

ملگئی اونکو شہادت بر ملا — آب کوثر اوسنے وہان جاکر پیا

تیسری تاریخ ذی الحجہ کی تھی — یون کتابون مین روایت ہے لکھی

راہ حق مین ہوگئے مسلم شہید — اور ہوئی ابن زیاد پر نفرت مزید

اور سر مسلم کو رکھکر نیزہ پر — کوفہ مین پھروایا اوس نے در بدر

اور منادی کرتا پھرتا تھا ندا — یہ ہے لوگو سر امام کوفہ کا

شام کو پھر کردیا سر روان — لکھا یہ سر ہے امام کوفیان

اسنے تو کوفہ مین پھیلایا تھا جال — یہ نہ سوچا تھا کہ کیا ہوگا مآل

اسکو ہی کہتے تھے مسلم بن عقیل — ہوگیا تھا سارے کوفہ پر دخیل

ہوگیا اقبال سے تیرے تمام — مفسدا کوفہ کا بامی والسلام

اور مسلم کا رہا وہان تن پڑا — نہ ہوئی اوسکی وصیت کچھ ادا

ایک محلہ کوفہ کا مدحج تھا نام — اوسمین تھے بعضے محبان امام

جب سنا مسلم کا تن ہیگا پڑا — لیگئے مدحج کے لوگ اوسکو اوٹھا

کردیا دفن اوسکو اک جا پر تبھی — وہ ہوئے اس صدمہ سے غمگین سبھی

اس طرح سے بعضے کرتے ہین بیان — قبر مسلم کا ہے مدحج مین نشان

اجازت دادن ابن زیاد بنا بر قتل مسلم

یون کہا ابن زیاد نے ہوشمگین — قصر پر لیجاوین اب اسکے تئین
وہان کرین سر اسکا بس تن سے جدا — وسطے اسکے یہ ہی ہے بس سزا
لیگئے جلاد اوسکو قصر پر — اس ارادے پر کہ کاٹین اوسکا سر
بیٹھے مسلم قبلہ رو ثابت قدم — پڑھتے تھے کلمہ شہادت دمبدم
اوٹھا ایک جلاّد پھر تلوار لے — چاہے تھا مسلم کی گردن پر چلے
دیکھتے ہی اوسکے وہ گھبرا گیا — خوف سے اوسکا بدن تھرا گیا
یون کہا اوسنے مجھے ہے خوف جان — اس قدر رجہہ مین بھلا جرات کہان
مرد ایک وہان سے کھڑا ہے سہمگین — سر فلک پر پاؤن اوسکے بر زمین
اوسنے دیکھا میری جانب پھر نظر — ہو گیا بد حال ہون مین سر بسر
دوسرا جلاّد اوٹھا اک تیز دست — پاس مسلم کے گیا وہ کر کے جست
وہ بھی غش کہا کر وہان پر گر پڑا — خشک سنا ہاتہ اوسکا ہو گیا
پوچھا اوس نے کیا ہوا کہہ اپنا حال — کس لیئے تو ہو گیا ایسا نڈہال
بولا دیکھا مین رسول اللہ کو یہان — کر رہے ہین یہان کھڑے نوحہ و فغان
مجھسے یہ ہرگز نہ بن آویگا کام — مین تو جاتا ہون میرا لیجے سلام
وہانسے سب جلاد حیران ہو گئے — بن نہین پڑتا ہے اب کیا کیجئے
آگیا اک بیٹا وہان عمران کا — بولا مین دشمن ہون اسکی جان کا

شام کو سر بھیجگا یہ اہل کین
تن میرے کو دفن کروانا کہین

تیسرے لکھہ بھیجنا شبیر کو
عکس کی تقدیر نے تدبیر کو

یہان نہ آنا کوئی ہینگے بے وفا
بے وفا کیا بلکہ ہینگے پر دغا

چلدئے ہو لوٹ جاؤ راہ سے
تم نہ بر آؤ گے یہان گمراہ سے

ملگئے ہین سارے کوفی بایزید
آؤ گے گر یہان پہ تم ہوگے شہید

کر دیا ہے قتل مسلم کو یہان
ہین گے دشمن شامیان اور کوفیان

جواب دادن عمر ابن سعد

یون کہا ابن سعد نے لاچار ہون
مین نہ حاکم ہون نہ مین مختار ہون

یہان کا حاکم ہر طرح مختار ہے
سامنے اوسکے ہر ایک لاچار ہے

گر کرے حاکم وصیت یہ قبول
مین کفالت کر سکون ہون اے اہلول

دو وصیت تیسری شاید جاوین چل
تیسری پر تو نحو ہرگز عمل

ہے حسین ابن علے سے مدعا
غیر ممکن یہ وصیت ہو ادا

سب یہ چاہین ہین حسین اوے یہان
تا خلافت کا مزا پاوے یہان

حال اونکا بھی تمہارا سا ہو حال
ایک دم جینا اونھین ہووے وبال

مرتبہ سوچے نہ وہ دل مین یزید
اور خلافت کا کیا دعوی جدید

یون کہا مسلم نے اب مختار ہو
قید مین بے بس ہون جو چاہو کرو

اور معاند اونکا ہیگا جو کوئی — دوزخی ہے دوزخی ہے دوزخی
مجکو ہے افسوس تیرے حال پر — آگ دوزخ سے تو کیون ہے بیخبر
باوجود اسکے کہ تو ہوشیار ہے — کار عقبےٰ سے تو کیون بیکار ہے
دین کو دنیا سے بدلا تونے آہ — کچھہ قیامت پر نکی تونے نگاہ
عیش اور تکلیف دنیا ہو تمام — اور قصہ آخرت کا ہے دوام
جب نہ اوس کو اسکا کچھہ آیا جواب — دل مین اپنے ہوگیا جلکر کباب
سنکے یہ باتین ہوا وہ خشمگین — بولا مسلم سے وہ جھجھلا کر وہین
مجکو ان باتون کی کچھہ پروا نہین — وہ ہے کیا جس سے کہ مین آگاہ نہین
کرنا ہو کر اپنے مطلب کا سوال — کرتا ہے بے فائدہ یہ قیل و قال
مین نچھوڑون گا تجھے زندہ یہان — کیسے ہی لاوے تو حیلہ درمیان

سوال کردن مسلم

پھر کہا مسلم نے یہ بن زیاد سے — تو نچھوڑے گا مجھے بے قتل کے
کوئی بلوا دے مجھے مرد قریش — کچھہ کرون اوسکو وصیت جو ہے پیش
آیا حسب الحکم عمر سعد وہان — یون کہا مسلم نے در عربی زبان
ساتھہ سو درہم کا مجھپر ہیگا دین — مجھپہ ہے اوسکا ادا اب فرض عین
ہے زرہ تلوار اور گھوڑا میرا — اوس سے میرا قرض کر دیجو ادا
دوسرے یہ جب کرے مجکو شہید — سر میرا تن سے جدا کرلین پلید

نشۂ مے سے سدا مخمور ہے — لھو مین اور لعب مین مشہور ہے
ظلم ران ہے اور نہایت سنگدل — اور صلوۃ و صوم سے ہے مضمحل
اوس کو ہے آل پیمبر سے عناد — اوسنے ڈالی اک طرح تا ہو فساد
اوسنے بیعت چاہی از آل نبی — باپ نے جسکے نہ چاہی تھی کبھی
یہ نہ سوچا دل مین اپنے بدگمان — میرا رتبہ ہے کہان اوسکا کہان
کون ہون اور کس سے بیعت خواہ ہون — مبتلائے فسق ہون گمراہ ہون
اور لگا کرنے نہایت وہ ستم — ہو گئی ناراض سب خلقت بہم
کوفیون نے مجکو بلوایا یہان — ورنہ مین کیون چھوڑتا اپنا مکان
پہلے تو کی سب نے آکر اقتدا — بعد مین کی سب نے ملکر کے دغا
پھر اونھون نے مجکو رکھکر اے پسر — چڑھ گئے لڑنے کو تجھسے سر بسر
میری جانب کے ہوئے جملہ شہید — تیری جانب کے ہوئے دوزخ رسید
دین و دنیا کا حسین ہے بادشاہ — مصطفے کی ہے وہ امت کا پناہ
اوسکے رتبہ کو کہان رتبہ یزید — وہ ہے مقبول خدا یہ ہے پلید
مادر اوسکی فاطمہ بنت رسول — ہل اتی ہے شان مین جسکے نزول
نانا اوسکا ہے محمد مصطفے — بابا اوسکا ہے علے مرتضےٰ
لاتا قران اوسکے گھر مین جبرئیل — اور گہوارا ہلاتا وہ خلیل
جو محب اوسکا ہے کوئی اُمتی — جنتی ہے جنتی ہے جنتی

طعنہ کی باتین وہ ظالم کرتا تھا | یون کہا مسلم نے سن اے بے حیا

جواب دادن حضرت مسلم ابن زیاد را

باتین کرتا ہے تکبر کی جو تو | بس خدا سے خوف کر اے زردرو
سن چکا ہے قصہ تو شیطان کا | معرکہ فرعون اور ہامان کا
فائدہ تجکو تکبر سے ہے کیا | ہوگا وہ جو کچھ کہ ہو مرضی خدا
نام لینا ہے جو تو شاہ یزید | بادشاہت اوسکی ہے امر جدید
ملک کے مالک تھے اول مین حسن | جو رسول اللہ کے تھے نصف تن
جب تلک چلی خلافت کی چلی | ملک پر قایم رہے ابن علے
جب ہوا حکم خلافت کا تمام | چھوڑ بیٹھے تب خلافت کو امام
کرکے بن سفیان کو شہ نے طلب | دی دیا یہ ملک اوسکو سبکا سب
لے لیا اونسے حسن نے یہ قرار | شرع کے موجب رہے سب کار و بار
اور مظلوم اپنی پہونچے داد کو | اپنے کانونسے سنے فریاد کو
شرع کے ہرگز نہ کیجو کچھ خلاف | حکم دینا شرع کا بس صاف صاف
وہ نہ بیعت کے کبھی طالب ہوئے | اک جہان پر گو کہ وہ غالب ہوئے
وہ مطیع دل سے رہا آل رسول | جو حسن فرماتے کرتے تھے قبول
جبکہ تن سفیان ہوا رحلت گزین | یہ یزید اوس جا ہوا مسند نشین
فاسق و فاجر ہے زانی کینہ ور | ظالم و سفاک ہے وہ بد گھر

ضعف کے باعث سے مسلم گر پڑے — دشمنان فوج سر پر جا اڑے
کر لیا قابو مین مسلم کو وہان — زخمون کے باعث سے تھا وہ ناتوان
لیگئے مسلم کو وہان کر کے اسیر — پاس ابن زیاد بدزاد شریر
خوش ہوا دیکھا اوسکو ابن زیاد وہان — اور کہا بہتر ہوا لائے جو یہان

جواب و سوال ابن زیاد از مسلم

جب افاقہ کچھہ جو مسلم کو ہوا — آگے ابن زیاد نے یہ یون کہا
خوب کی تمنے امامت کوفیان — اب کہان ہین آپ کے ہمراہیان
آپ نے دیکھا امامت کا مزا — کر چکے تحصیل زر کوفہ کی آ
پڑہ چکے خطبہ خلافت کا جو آ — آج تمنے وعظ کا پایا مزا +
خوف تمکو کچھہ نہ آیا شاہ سلم — جان کو یہان پر کیا آکر تمام
کر لیا یہ ملک کیا زیر نگین — بادشاہ سے کیا لیا یہ ملک تحصین
خون ناحق خود کرے کروا دئے — خود پھنسے اورون کو یہان پھنسوا دے
کونسی تھی فوج ہمراہ آپ کے — کس مصالحہ پر تھے مکہ سے چلے
تمکو کچھہ آیا نہین خوف خدا — تمنے برپا یہان کیا اک مفسدا
سیکڑون مارے گئے ہاتھون تری — سیکڑون غصہ مین ہین میرے پڑے
تو نے مکہ سے بلائے جو کہ ہین — سرگروہ اونکے بنائے ہین حسین
جب وہ آوینگے کرون گا مین تباہ — سو زر و شل اونکا کردون گا سیاہ

کھولکر ہتیار تجکو اپنے دون
بن رہا ہون شیر کیا گیدڑ بنون

لڑنا ہے تجکو تو لڑ لے مجھسے آ
ورنہ اب تو سامنے سے میرے جا

کرتا تھا مسلم سے باتین نرم نرم
منتظر تھا فوج پہونچی پر ستم

فوج بھیجی اور ابن زیاد نے
اور یہ کہلا بھیجا بے بنیاد نے

ایک کی بھی لا سکے ہو تم نہ تاب
آدمی کیونکر کھون تم ہو ذباب

چاہئے برساؤ تم مسلم پہ تیر
زخمی ہو کر جب گرے کر لو اسیر

چلتے تھے مسلم پہ دہان تیغ و تبر
اور مسلم وہانپہ تھا سینہ سپر

اک طرف سے پڑتے تھے مسلم پہ سنگ
ہو رہا تھا فوج کے ہاتون سے تنگ

سر پہ اک پتھر لگا مسلم کے دہان
ناک اور منہ سے ہوا لوہو روان

صدمہ سر سے ہوا وہ بے حواس
اور بھڑک اوٹھی نہایت اوسکو پیاس

الغرض زخمی ہوئے مسلم شدید
ہاتھہ سے آئی جو تھی فوج مجید

پیاس سے تھی غایت اونپہ ہجوم وہام
کر رہا تھا ضعف دل مین اپنا کام

کر شجاعت نکلا وہان سے طور سے
سایۂ دیوار پکڑا زور سے

وہان پہونچکر چاہا کچھہ مسلم نے آب
طوعہ نے وہان جا دیا کوزہ شتاب

پانی پینا چاہے تھا وہ تن فگار
منہ پہ مارا ایک نے خنجر کا وار

خون جاری ہو گیا منہ سے تمام
پانی کوزہ کا ہوا بس لالہ فام

پھینکا کوزہ اوسکے مارا ایک وار
کر دیا داخل بدوزخ نابکار

تم اکیلے ہو بھان فوج ہے کثیر — عہدہ بر ہو سکتے ہو کب اے امیر
دیکھئے ہتیار اپنے میرے ہاتھ — تم بخاطر جمع ہو جے میرے ساتھ
لیچلون مین تمکو پیش ابن زیاد — اور بر لادون تمھاری سب مراد
یعنے اوس سے مکھکے دلوادون امان — اور کرادون تمکو مکہ کو روان
ہے یقین تم سے مزاحم وہ نہو — ورنہ مین دون ساتھ تیرا نیک خو
ساتھ میرے ہے بہت سی اب سپاہ — وہ ترے تابع ہون سب بے اشتباہ
یون کہا مسلم نے سن لے اے عزیز — کوفی لایوفی ہین اکثر بے تمیز
قول کا اونکے نہین ہے اعتبار — ایک دم مین توڑ ڈالین سو قرار
ظاہر اکچھ اور ہین دل مین کچھ اور — ہر گھڑی ہر لحظہ بدلین اپنا طور
دین و ایمان کا نہین اونکے پتا — ہر گھڑے ہر لحظہ ہے اون مین دغا
جانتا ہون تجکو مین کوفی ہے تو — جب تو ہے کوفی تو لایوفی ہے تو
جانون اتنا تو کوئی سوچا ہے تہ — کرتا ہے باتین بناوٹ کی جو یہ
مین نہ مانونگا بات کو تیری کبھی — گو کہ جاوے جان میری یہان ابھی
مین نہین ہون چاہتا ظالم امان — کچھ نہین پروا ہے مجکو جاوے جان
خاندان ہاشمی ہے بے بدل — اور شجاعت مین ہے وہ ضرب المثل
مین وہی ہون خاندان کا اک بھان — کر مقابل کوئی میرے بھلوان
دیکھے مین ہتیار لون تجھسے امان — یون ڈیونگا بھان سے نام خاندان

شیر غران کی طرح نعرہ زنان — اور دل مین اپنے تھا مسیح خوان
جو کہ دروازہ پہ تھا پھر اکھڑا — مار تلوارون اوسے ٹکڑہ کیا
جس طرف حملہ کرے تھا فوج پر — کرتا تھا ہر ایک کو زیر و زبر
جسپہ پڑتا تھا کرے تھا زیر تیغ — قتل کرتا تھا بھی سو بیدریغ
جا کے پڑتا تھا سپہ پر برق وار — اون مین کچہ رہتے نہ تھے اوسان دار
بعض کوفی تھے جو اونکے دوست دار — ساتھہ مسلم کا دیا در کار زار
ہو گئے وہ سب کے سب آخر شہید — جان کے بدلے مین لی جنت خرید
نعرہ مسلم کرتا تھا جون شیر نر — گردون کے ہوتے تھے وہان ٹکڑے جگر
جنپہ مسلم ہوتے تھے حملہ کنان — بھاگتے تھے سامنے سے چون نان
جو کہ مسلم کے مقابل آگیا — زیر خنجر کے اوسے وہان لے لیا
دیکھا ابن اشعث نے بگڑا اسپہ کام — اور نہین قابو مین آتا ہے امام
بھیجا اک کس چکے سے بن زیاد پاس — ہو رہا ہے فوج کو یہان سے ہراس
بھیج یہان پر اور جلدی سے سپاہ — فوج یہان مسلم نے کردی سب تباہ
بھیجنے مین گر توقف کچھہ ہوا — پھر تو مسلم یہان سے جاوی گا چلا
پھر یہ سوچا کیجے حیلہ کچھ یہان — لڑنے مین وقفہ ہو تا فوج آوے یہان
یون کہا مسلم سے اب ٹھہرو ذرا — خون خلقت کا نہین کرنا روا
تمکو دون ہون ہر طرح سے مین امان — کس لیئے کھوتے ہو اپنی مفت جان

ابن اشعث اور شحنہ شتھر کو — کر دیا سردار فوج جنگ جو
یون کہا ابن زیاد نے طوعہ کا گھر — گھیر لو چارون طرف سے سر بسر
ہوئے ممکن جیسے مسلم لاؤ بھان — ورنہ کر دو قتل اوسکو بے گمان
کر دیے ساتھ اونکے پیادہ اور سوار — تا کریں مسلم سے جا کر کارزار

محاصرہ کردن فوج ابن زیاد خانہ طوعہ را و گرفتار کردہ بردن مسلم را

فوج نے آکر کیا یہ انتظام — گھیرا وہ گھر جس جگہ پر تھے امام
پڑہ چکے تھے صبح کی مسلم نماز — پڑہ رہے تھے وہ وظیفہ بانیاز
اور لگی گھوڑون کی ہنہنا وہان صدا — اور سیاہِ فوج کی ہر دم ندا
سنکے مسلم کو ہوا بلکل یقین — آئے یہ مجھکو پکڑنے اہل کین
گھر لیا جب گھیر طوعہ کا تمام — اپنی جاگہ سے اوٹھے جھٹ پٹ امام
طوعہ بولی جاؤ مت لون گی چھپا — تمکو بھلا دونگی جا کر اور جا
بولے مسلم وقت تھا سو آگیا — چند دم کی ہمکو کھانی ہے ہوا
آج کی شب دیکھا ہے مینے یہ خواب — کرتے ہین مجکو طلب عمون شتاب
کہتے ہین مجکو ترا ہے انتظار — جلد آ جنت مین اے عالی وقار
پر شجاعت کو ذرا تم دیجو کام — خاندانِ ہاشمی کا کیجو نام
اسلیے مرنا پڑا مجکو ضرور — ورنہ سر دینے مین تھا ہمکو صبور
زرہ اپنی پہن اور تلوار لے — نکلا گھر سے طوعہ کے وہ نیک پے

یون کہا مادر سے با عجز و نیاز — مجکو بتلا دے تو للہ کیا ہے راز
یہ اگر رکھے گی مجسے تو نہان — مر رہونگا مار کے خنجر یہان
بولی وہ تجکو بتا دون راز جب — تو قسم کر لے چھپا دے بھید سب
ہر طرح سے اوسنے کی قول و قسم — یون کہا طوعہ نے ہو کر دیدہ نم
میرے گھر مین ہے چھپا مسلم امام — اقتدا کرتے تھے جسکی خاص و عام
وہ نہایت ہے بلا مین مبتلا — لوگون نے بلوا کے کی اوسپر جفا
نہ رفیق اوسکا ہے کوئی نہ شفیق — ہے زبان پر اوسکی اللہ رفیق
تو نہ کرنا یہ کہین افشائے راز — ہر کسی کا ہے الٰہی کارساز
گر کریگا راز یہ افشا کہین — دون بخشون گی تجھے ہرگز نہین
ہر طرح سے کر کے وہ قول و قرار — سو رہا پڑ کر وہ شب کو نابکار
صبح کو اوٹھا کہا مادر نے پھر — دیکھیو باہر نہ کیجو اسکا ذکر
یہ تو بن اشعث کا چیلا تھا بنام — یہ رہے تھا اوسکی خدمت مین مدام
اور بن اشعث تھا نوکر بن زیاد — مثل تھا بن زیاد یہ بھی بدنہاد
دہان سنا موئے نے مضمون اشتہار — آیا اوسکو خوف و لالچ بیشمار
توڑے اوسنے رات کے قول و قسم — اور کیا ماپر نہ اوسنے کچھ کرم
اوسنے بن اشعث سے جا کر یہ کہا — کل سے مسلم ہے ہمارے گھر چھپا
دی بن اشعث نے خبر بن زیاد کو — کر دیا شاد اوسنے اوس ناشاد کو

کھا کے کھانا پیکے پانی سو رہے — ظہر پڑھنے کے لئے حضرت اوٹھے
کی ادا بروقت پڑھ چارون نماز — خانۂ طوعہ مین باعجز و نیاز

اطلاع کردن مولانا می کہ غلام زادہ بن اشعث فرزند طوعہ بود آمدن حضرت مسلم

تھا غلام آزاد بن اشعث کا ایک — تھی نکاح مین اوسکے یہ زن طوعہ نیک
اوسکے اک بیٹا تھا موے نام تھا — چاکری کو نیکا اوسکا کام تھا
مر گیا تھا عرصہ سے اوسکا پدر — مادر اوسکی طوعہ تھی خستہ جگر
مادر و فرزند باہم ایک جا — رہتے تھے اس گھر مین وہ دونون سدا
دنکو بن اشعث کے تھا بستہ کمر — رات کو سوتا تھا آکر اپنے گھر
حسب عادت آیا گھر بعد از عشا — ماحضر کھا کر کے پڑ کے سو گیا
اتفاقاً آنکھ اوسکی کھل گئی — دیکھا ماکو کوٹھری مین ہے گئی
کوٹھری سے نکلی وہ گریہ کنان — کرتی تھی آہستہ سے آہ و فغان
اس طرح سے کوٹھری مین بار بار — آتی جاتی تھی وہ ہو کر بے قرار
طوعہ کے بیٹے نے دیکھا جب یہ حال — کوٹھری سے ماکو ہے رغبت کمال
کیا سبب ہے جو کہ وہان جاتی ہے یہ — اور رو کر وہان سے پھر آتی ہی ہے
یون کہا بیٹے نے مادر مہربان — ہو رہا ہے حال کیا کر تو بیان
اوسنے ہر چند یہ کیا پوشیدہ راز — پر نہ استفسار سے آیا یہ باز

پر مجھے اتنا تو بتلا دیجے اب
کیا سبب ہے اور یہان آئے ہو کب

آئے ہو اس شہر مین کس کام کو
اور بتلاؤ تم اپنے نام کو

یون کہا مسلم نے مادر مہربان
رہنے والا ہون عرب کا تفتہ جان

نام میرا ہیگا مسلم بن عقیل
مجکو بلوا کر کیا یہان پر ذلیل

کوفیون نے یہان پہ بلوایا مجھے
شعلہ تھے اول مین آخر مین بجھے

اولًا کی سبنے میری اقتدا
اور ہزارون نے کی بیعت برملا

پہلے تو سبنے کیا مجکو امام
اب علیحدہ ہو گئے کوفی تمام

اب نہین کوئی مرا یہان پر رفیق
کر دیا حق نے تجھے اسدم شفیق

تیرے باعث سے مین آسودہ ہوا
کھانا کھایا اور پانی بھی پیا

تجکو محشر مین ملے کوثر کا آب
نعمتین جنت ملین گی بے حساب

اوسنے جب جانا یہ ہے مسلم امام
اونکے قدمون پہ گری کر کے سلام

اون کو دہانسے اپنے گھر مین لیگئی
اور زنجیر اپنے در کی دے گئی

کوٹھری مین کر دیا اک بسترا
اور کہا آرام کیجے اسپہ جا

یون کہا پھر اوسنے اے والا تمیز
سمجھیو مجکو تم ایک ادنے کنیز

از سر نو اوسنے پھر کھانا پکا
شرط مہمانی کی کی اوسنے ادا

اور کہا للہ اب کیجے کرم
اور لگی کرنے وہ پنکھا دمبدم

پھر وہ بولی کیجئے آرام یہان
مین تمہاری ہونگی در پر پاسبان

ضرب کوڑون کی اوسے دون بر ملا — بند بند اوسکے کرون ہر یک جدا
اوسکا زن بچہ کرون مین زیر تیغ — سخت بیرحمی کرون مین بے دریغ
اور لگا دون اوسکے گھر کو جا کے آگ — جسکو سن لون اوس سے ہے الفت لاگ
رات دن کھٹکا تھا مسلم کا وہ ذکر — اس سوا اوسکو نہین تھی اور فکر

آمدن حضرت مسلم بخانہ طوعہ

فوج نعمان لیگئے گھوڑے کو جب — ہوگیا میدان خالی سب کا سب
پھر تو مسلم آئے مسجد سے برون — بھوک اور پیاس اونکو تھی حد سے فزون
اور وقوع صدمہ سے تھے تنگ حال — ہو رہی تھی زندگی اونکو وبال
تشنگی سے ہو رہے تھے نیم جان — اور نہین ملتا تھا پانی کا نشان
ہوگیا ناچار جب وہ نامدار — نیچے اک دیوار کے پکڑا قرار
ایک بڑھیا گھر سے نکلی طوعہ نام — اور کہا تو نے کیا یہان کیون مقام
یون کہا مسلم نے مجکو ہیگی پیاس — اس سبب سے ہو رہا ہون بے حواس
وہ ضعیفہ اپنے گھر جا کر شتاب — کوزہ مین فوراً دی لائی بھر کے آب
اور کھانا گھر مین جو موجود تھا — بس حوالہ اونکے لاکر کر دیا
پیکے کھا کے جب ہوئے قایم حواس — یون کہا بڑھیا نے آکے اونکے پاس
یون کہا بڑھیا نے یہان ٹھہرو نہین — پر شر پر فتنہ ہے یہ سرزمین
خلق یہان کی ہے نہایت بے وفا — اور حاکم یہان کا ہیگا پر جفا

اوسنے یہ نعمان سے جاکر کہا — دیکھا ہے مسلم کو اک جاگہہ کھڑا

زرہ بکتر تن پہ تھے اور تھا سوار — اور تھا ہتیار بند وہ نامدار

ہین پکڑنے سے رہا مجبور وہان — اطلاع کرنے کو آیا ہون یہان

لے کے نعمان چڑہ گیا پنجاہ سوار — تاکہ مسلم کو کرے جاکے شکار

بند تھا کوچہ کا دروازہ نکاس — جانے باہر سے ہوئی مسلم کو یاس

دیکھا مسلم نے کہ نعمان آگیا — گھوڑے سے مسلم ہوا اپنے جدا

وہان دیا گھوڑے کو اپنے اوسنے چھوڑ — چھپ گئے مسجد پرانی مین وہ دوڑ

پھر نہ گھوڑا وہا نپہ نعمان کو ملا — اور نہ مسلم کا ملا وہان کچہ پتا

گھوڑے کو مسلم کے نعمان لیگیا — حال سب بن زیاد سے جاکر کہا

یون کہا مسلم کو تم لائے نہ یہان — چھوڑ آئے دین و دانستہ وہان

کب ہے ممکن وہا نپہ گھوڑا ہی ملے — اور نشان مسلم نہ تھوڑا بھی ملے

رکھو آئین کو تم اسکا خیال — ورنہ ہونگا مین تمہارا بد سگال

اسمین بر آیا مرا اک مدعا — شہر مین ہے وہ نہین باہر گیا

پھر منادی کو بلا کر یون کہا — تو یہ دروازہ و در پر دے ندا

دے کوئی مسلم کی گر مجکو خبر — بالیقین دون اوسکو گھوڑا اور زر

جو کہ مسلم کو پکڑ لاوے یہان — ملک دون مملکت دون اور زر دون گران

کوئی گر رکھے کا مسلم کو چھپا — مجھسے دیکھے گا وہ صد جور و جفا

تم اکیلے ہو یہان فوج ہے کثیر — عہدہ بر ہو سکتے ہو کب اے امیر
وہ بھی ہتیار اپنے میرے ہاتہ — تم بخاطر جمع ہو جے میرے ساتہ
لیچلون مین تمکو پیش ابن زیاد — اور بر لادون تمھاری سب مراد
یعنے اوس سے کہکے دلوادون امان — اور کرادون تمکو مکہ کو روان
ہے یقین تم سے مزاحم وہ نہو — ورنہ مین دون ساتہ تیرا نیک خو
ساتہ میرے ہے بہت سی اب سپاہ — وہ ترے تابع ہون سب بے اشتباہ
یون کہا مسلم نے سن لے اے عزیز — کوفی لایوفی ہین اکثر بے تمیز
قول کا اونکے نہین ہے اعتبار — ایک دم مین توڑ ڈالین سو قرار
ظاہر اکچہ اور ہین دل مین کچہ اور — ہر گھڑی ہر لحظہ بدلین اپنا طور
دین و ایمان کا نہین اونکے پتا — ہر گھڑے ہر لحظہ ہے اون مین دغا
جانتا ہون تجکو مین کوفی ہے تو — جب تو ہے کوفی تو لایوفی ہے تو
جانتا اتنا تو کوئی سوچا ہے نہ — کرتا ہے باتین بناوٹ کی جو یہ
مین نہ مانونگا یہ باتین کوتیری کبھی — گو کہ جاوے جان میری یہان ابھی
مین نہین ہون چاہتا ظالم امان — کچہ نہین پروا ہے مجکو جاوے جان
خاندان ہاشمی ہے بے بدل — اور شجاعت مین ہے وہ ضرب المثل
مین اوسی ہون خاندان کا اک یہان — کر مقابل کوئی میرے پہر لون
دیکہے مین ہتیار لون تجھسے امان — یون ڈبوؤن یہان سے نام خاندان

شیر غران کی طرح نعرہ زنان — اور دل مین اپنے تھا تسبیح خوان
جو کہ دروازہ پہ تھا پھر اکھڑا — مار تلوارون اوسے ٹکڑہ کیا
جس طرف حملہ کرے تھا فوج پر — کرتا تھا ہر ایک کو زیر و زبر
جسپہ پڑتا تھا کرے تھا زیر تیغ — قتل کرتا تھا بھی سو بیدریغ
جاکے پڑتا تھا سپہ پر برق وار — اون مین کچہ رہتے نہ تھے اوسان دار
بعض کوفی تھے جو اونکے دستیار — ساتھہ مسلم کا دیا در کارزار
ہوگئے وہ سب کے سب آخر شہید — جان کے بدلے مین لی جنت خرید
نعرہ مسلم کرتا تھا جون شیر نر — گردون کے ہوتے تھے وہان ٹکڑے جگر
جنپہ مسلم ہوتے تھے حملہ کنان — بھاگتے تھے سامنے سے چون نان
جو کہ مسلم کے مقابل آگیا — زیر خنجر کے اوسے وہان لے لیا
دیکھا ابن اشعث نے بگڑا اسپہ کام — اور نہین قابو مین آتا ہے امام
بھیجا اک کس چکے سے بن یاس — ہو رہا ہے فوج کو یہان سے ہراس
بھیج یہان پر اور جلدی سے سپاہ — فوج یہان مسلم نے کردی سب تباہ
بھیجنے مین گر توقف کچہہ ہوا — پھر تو مسلم یہان سے جاوی گا چلا
پھر یہ سوچا کیجے حیلہ کچہ یہان — لڑنے مین وقفہ ہوتا فوج آوے یہان
یون کہا مسلم سے اب ٹھہرو ذرا — خون خلقت کا نہین کرنا روا
تمکو دون ہون ہر طرح سے مین امان — کس لیئے کھوتے ہو اپنی مفت جان

ابن اشعث اور شحنہ شہر کو — کر دیا سردار فوج جنگ جو
یون کہا ابن زیاد نے طوعہ کا گھر — گھیر لو چاروں طرف سے سر بسر
ہوئے ممکن جیت مسلم لاؤ بھان — ورنہ کر دو قتل اوسکو بے گمان
کر دیے ساتھ اونکے پیادہ اور سوار — تا کریں مسلم سے جا کر کارزار

محاصرہ کردن فوج ابن زیاد خانہ طوعہ را و گرفتار کردہ بردن مسلم را

فوج نے آکر کیا یہ انتظام — گھیرا وہ گھر جس جگہ پر تھے امام
پڑھ چکے تھے صبح کی مسلم نماز — پڑھ رہے تھے وہ وظیفہ بانیاز
اور لگی گھوڑوں کی ہنہنا ہان صدا — اور سیاہِ فوج کی ہر دم ندا
سنکے مسلم کو ہوا بلکل یقین — آئے ہیں مجھکو پکڑنے اہل کین
گھر لیا جب گھیر طوعہ کا تمام — اپنی جاگہ سے اوٹھے جھٹ پٹ امام
طوعہ بولی جاؤ مت لون گی چھپا — تمکو بچلا دونگی جا کر اور جا
بولے مسلم وقت تھا سو آگیا — چند دم کی ہمکو کھانی ہے ہوا
آج کی شب دیکھا ہے مینے یہ خواب — کرتے ہین مجھکو طلب عمون شتاب
کہتے ہین مجھکو ترا ہے انتظار — جلد آ جنت مین اے عالی وقار
پر شجاعت کو ذرا تم دیجو کام — خاندان ہاشمی کا کیجو نام
اسلیے مرنا پڑا مجھکو ضرور — ورنہ سر دینے مین تھا ہمکو صبور
زرہ اپنی پہن اور تلوار لے — نکلا گھر سے طوعہ کے وہ نیک بے

یون کہا مادر سے با عجز و نیاز — مجکو بتلا دے تو للہ کیا ہے راز
یہ اگر کہے گی مجسے تو نہان — مر رہونگا مار کے خنجر یہان
بولی وہ تجکو بتا دون راز جب — تو قسم کر لے چھپا وے بھید سب
ہر طرح سے اوسنے کی قول و قسم — یون کہا طوعہ نے ہو کر دیدہ نم
میرے گھر مین ہے چھپا مسلم امام — اقتدا کرتے تھے جسکی خاص و عام
وہ نہایت ہے بلا مین مبتلا — لوگون نے بلوا کے کی اوسسے دغا
نہ رفیق اوسکا ہے کوئی نہ شفیق — ہے زبان پر اوسکی اللہ رفیق
تو نہ کرنا یہ کہین افشائے راز — ہر کسی کا ہے الٰہی کارساز
گر کریگا راز یہ افشا کہین — دون بخشون گی تجھے ہرگز نہین
ہر طرح سے کرکے وہ قول و قرار — سو رہا پڑ کر وہ شب کو نابکار
صبح کو اوٹھا کہا مادر نے پھر — دیکھیو باہر نہ کیجو اسکا ذکر
یہ تو بن اشعث کا چیلا تھا بنام — یہ رہے تھا اوسکی خدمت مین مدام
اور بن اشعث تھا نوکر بن زیاد — مثل تھا بن زیاد یہ بھی بدنہاد
وہان سنا موئے نے مضمون نشہا — آیا اوسکو خوف و لالچ بیشمار
توڑے اوسنے رات کے قول و قسم — اور کیا ما پر نہ اوسنے کچھ کرم
اوسنے بن اشعث سے جاکر یہ کہا — کل سے مسلم ہے ہمارے گھر چھپا
دی بن اشعث نے خبر بن زیاد کو — کر دیا شاد اوسنے اوس ناشاد کو

کھا کے کھانا پیکے پانی سو رہے
ظہر پڑھنے کے لئے حضرت اوٹھے

کی ادا بروقت پر چارون نماز
خانۂ طوعہ مین باعجز و نیاز

اطلاع کردن مولانامی کہ غلام زادہ بن اشعث فرزند طوعہ بود آمدن حضرت مسلم

تھا غلام آزاد بن اشعث کا ایک
تھی نکاح مین اوسکے یہ زن طوعہ نیک

اوسکے اک بیٹا تھا موے نام تھا
چاکری کرنیکا اوسکا کام تھا

مرگیا تھا عوصہ سے اوسکا پدر
مادر اوسکی طوعہ تھی خستہ جگر

مادر و فرزند باہم ایک جا
رہتے تھے اوس گھر مین وہ دونون ہی سدا

دنکو بن اشعث کے تھا بستہ کمر
رات کو سوتا تھا آکر اپنے گھر

حسب عادت آیا گھر بعد از عشا
ماحضر کھا کر کے پڑکے سو گیا

اتفاقاً آنکھ اوسکی کھل گئی
دیکھا ماکو کوٹھری مین ہے گئی

کوٹھری سے نکلی وہ گریہ کنان
کرتی تھی آہستہ سے آہ و فغان

اس طرح سے کوٹھری مین بار بار
آتی جاتی تھی وہ ہو کر بے قرار

طوعہ کے بیٹے نے دیکھا جب یہ حال
کوٹھری سے ماکو ہے رغبت کمال

کیا سبب ہے جو کہ وہان جاتی ہے یہ
اور رو کر وہان سے پھر آتی ہی یہ

یون کہا بیٹے نے مادر مہربان
ہو رہا ہے حال کیا کر تو بیان

اوسنے ہر چند یہ کیا پوشیدہ راز
پر نہ استفسار سے آیا یہ باز

پر مجھے اتنا تو بتلا دیجے اب — کیا سبب ہے اور یہان آئے ہو کب
آئے ہو اس شہر مین کس کام کو — اور بتلاؤ تم اپنے نام کو
یون کہا مسلم نے مادر مہربان — رہنے والا ہون عرب کا تفتہ جان
نام میرا ہیگا مسلم بن عقیل — مجکو بلوا کر کیا یہان پر ذلیل
کوفیون نے یہان پہ بلوایا مجھے — شعلہ تھے اول مین آخر مین بجھے
اولًا کی سینے میری اقتدا — اور ہزارون نے کی بیعت برملا
پہلے تو سبنے کیا مجکو امام — اب علی ہوگئے کوفی تمام
اب نہین کوئی مرا یہان پر رفیق — کر دیا حق نے تجھے اسدم شفیق
تیرے باعث سے مین آسودہ ہوا — کھانا کھایا اور پانی بھی پیا
تجکو محشر مین ملے کوثر کا آب — نعمتین جنت ملین گی بے حساب
اوسنے جب جانا یہ ہے مسلم امام — اونکے قدمون پہ گری کر کے سلام
اون کو وہانسے اپنے گھر مین لیگئی — اور زنجیر اپنے در کی دے گئی
کوٹھری مین کر دیا اک بسترا — اور کہا آرام کیجے اسپہ جا
یون کہا پھر اوسنے اے والا تمیز — سمجھیو مجکو تم ایک ادنے کنیز
از سر نو اوسنے پھر کھانا پکا — شرط مہمانی کی کی اوسنے ادا
اور کہا للہ اب کیجے کرم — اور لگی کرنے وہ پنکھا دمبدم
پھر وہ بولی کیجئے آرام یہان — مین تمہاری ہونگی در پر پاسبان

ضرب کوڑون کی اوسے دون بر ملا — بند بند اوسکے کرون ہر یک جدا
اوسکا زن بچہ کرون مین زیر تیغ — سخت بیرحمی کرون مین بے دریغ
اور لگا دون اوسکے گھر کو جا کے آگ — جسکو سن لون اوس سے ہے الفت کی لاگ
رات دن کہتا تھا مسلم کا وہ ذکر — اس سوا اوسکو نہین تھی اور فکر

آمدن حضرت مسلم بخانہ طوعہ

فوج نعمان لیگئے گھوڑے کو جب — ہوگیا میدان خالی سب کا سب
پھر تو مسلم آئے مسجد سے برون — بھوک اور پیاس اونکو تھی حد سے فزون
اور وقوع صدمہ سے تھے تنگ حال — ہو رہی تھی زندگی اونکو وبال
تشنگی سے ہو رہے تھے نیم جان — اور نہین ملتا تھا پانی کا نشان
ہوگیا ناچار جب وہ نامدار — نیچے اک دیوار کے پکڑا قرار
ایک بڑھیا گھر سے نکلی طوعہ نام — اور کہا تو نے کیا یہان کیون مقام
یون کہا مسلم نے مجکو ہیگی پیاس — اس سبب سے ہو رہا ہون بے حواس
وہ ضعیفہ اپنے گھر جا کر شتاب — کوزہ مین فوراً وہ لائی بھر کے آب
اور کھانا گھر مین جو موجود تھا — بس حوالہ اونکے لاکر کر دیا
پیکے کھا کے جب ہوئے قایم حواس — یون کہا بڑھیا نے آکے اونکے پاس
یون کہا بڑھیا نے یہان ٹھہرو نہین — پر ستمگر پر فتنہ ہے یہ سرزمین
خلق یہان کی ہے نہایت بے وفا — اور حاکم یہان کا ہیگا پر جفا

اوسنے یہ نعمان سے جاکر کہا — دیکھا ہے مسلم کو اک جاگہہ کھڑا

زرہ بکتر تن پہ تھے اور تھا سوار — اور تھا ہتیار بند وہ نامدار

ہیں پکڑنے سے رہا مجبور وہان — اطلاع کرنے کو آیا ہون یہان

لے کے نعمان چڑہ گیا پنجاہ سوار — تاکہ مسلم کو کرے جاکے شکار

بند تھا کوچہ کا دروازہ نکاس — جانے باہر سے ہوئی مسلم کو یاس

دیکھا مسلم نے کہ نعمان آگیا — گھوڑے سے مسلم ہوا اپنے جدا

وہان دیا گھوڑے کو اپنے اوسنے چھوڑ — چھپ گئے مسجد پرانی مین وہ دوڑ

پھر نہ گھوڑا وہانپہ نعمان کو ملا — اور نہ مسلم کا ملا وہان کچہ پتا

گھوڑے کو مسلم کے نعمان لیگیا — حال سب بن زیاد سے جاکر کہا

یون کہا مسلم کو تم لائے نہ یہان — چھوڑ آئے دین و دانستہ وہان

کب ہے ممکن وہانپہ گھوڑا ہی ملے — اور نشان مسلم نہ تھوڑا بھی ملے

رکھو آئین کو تم اسکا خیال — ورنہ ہونگا مین تمہارا بد سگال

اسمین بر آیا مرا اک مدعا — شہر مین ہے وہ نہین باہر گیا

پھر منادی کو بلا کر یون کہا — تو یہ دروازہ و در پر دے ندا

دے کوئی مسلم کی گر مجکو خبر — بالیقین دون اوسکو گھوڑا اور زر

جو کہ مسلم کو پکڑ لاوے یہان — ملک دون مملکت دون اور زر دون گران

کوئی گر رکھے گا مسلم کو چھپا — مجھسے دیکھے گا وہ صد جور و جفا

رہ گئے مسلم وہان تنہا کھڑے — وہ بھی نا چار ہو کے وہانسے ہٹ چلے

اوسگھڑی کا کیا لکھون مسلم کا غم — کر رہا تھا اوسکے دل پر غم ستم

ساتھہ آئے پھر تو مسلم لوٹ کر — دیکھتے تھے ہر طرف ادھر ادھر

وہان نظر آتا نہ تھا کوئی رفیق — جان و دل سے حال پر کوئی شفیق

جبکہ تنہا رہ گیا عالی نژاد — گاہے مکہ گہ مدینہ کرکے یاد

گہ خیال آتا تھا اطفال و عیال — گاہے اپنے حال کا کرتے خیال

بن کبیر اور ہانی کو کرتے تھے یاد — اور شہید ونکو کہ جنسے خود تھے شاد

مضطرب ہو کر یہ کرتے تھے دعا — یا خدا شبیر کو یہان سے بچا

تھے اسی شش پنج مین مسلم یہان — غیب سے آئی ندا در گوش جان

ہمکو جو لکھنا تھا سو ہم لکھہ چکے — گو مٹا دے اک جہان وہ کب مٹے

وقت آپہونچا ہے تو ہوگا شہید — حکم سے عبداللہ بن زیاد ملعید

دل سے اپنے کیجئے وسواس دور — صبر کرنا تجکو واجب ہے ضرور

سنکے مسلم کی تسلی ہو گئی — اور قسلی وہم دل کو دھو گئی

اوسگھڑی مسلم تھے گھوڑے پر سوار — ایک جانب کو گیا اوسنے گذار

دور سے بن زیاد کو دیکھا کھڑا — ساتھہ اوسکے ہے سپاہ بے حیا

دوسری جانب کو وہان سے چل دیا — اور محلہ بقریون مین پہونچا جا

کی چارم نام تھا اک شخص کا — وہ ملازم خاص فوج شام تھا

فوج کوفہ سے ہوئے بعضے شہید — اور ملا درجہ اونھین حق سے مزید
سرگروہ اونمین جو تھے ابن کبیر — ہوگئے وہ بھی شہید از زخم تیر
اوسکا بیٹا تھا محمد بن کبیر — قیدیون کے ساتھہ تھا وہ جو اسیر
باپ کے مرنے کی اپنے سن خبر — ہوگیا سنتے ہی وہ آزردہ تر
جبکہ گذرا اوسکو غم حد سے مزید — قلعہ مین مارے بھبت اوسنے پلید
آخرش وہ بھی وہان مارا گیا — باپ سے جاکر شہیدون مین ملا
جبکہ دیکھا جنگ نہین ہوتی ہی کم — لگ گیا بین زیاد کو یہ اور غم
قیدیون کو لیگیا بالاخصار — فوج کوفہ کو کہا پھر یہ پکار
دیکھلو تم قیدیون کو سب کہ اب — خیر سے موجود ہین اب سب کے سب
تم نہ ٹل جاوگے یہانسے اب اگر — پھینک دونگا کاٹ کر کے سب کے سر
جسکو ہو منظور میری چاکری — بے تامل آوے وہ یہان سگھڑی
مرتبہ اوسکا کرونگا مین بلند — اور مطیع اوسکے کرون اشخاص چند
یہان نہ آوے اور نہ جاوے گھر کو جو — وہ عدو سمجھین مجھے جو ہو سو ہو
آنے والی شام سے ہے اک سیاہ — کردے گی کوفہ جلا کر خاک سیاہ
سن چکے ہو بات میری تم سبھی — کہہ چکا ہون کہنا تھا جو آخری
سن طفیل عامر نے اپنی یہ سیاہ — قلعہ مین داخل ہوا وہ رو سیاہ
اکثرون نے اپنے گھر کی راہ لی — اور نہ مسلم کی سنی نہ کچھ کہی

خون ناحق ورنہ پھر لیگا سر — دیکھئے پھر اوسکا کیا ہووے اثر
جب سنے ہانی کے اوسنے یہ کلام — خوف ہوا اوسکو نہ پھر جان خاص و عام
یون کہا ابن زیاد نے زیادہ نہ بک — تو کرے ہے ہر طرح اوسکی کمک
ختم تیری زندگانی ہو چکی — بس کمک مسلم کی تجکو کھو چکی
یون کہا جلاّد سے کاٹ اسکا سر — پھینک دے تن اسکا بس تو خاک پر
کر دیا جلاّد نے فوراً شہید — رکھدیا سر کاٹ کر پیش یزید
تن دیا پھینک اوسکا زیر قصر بام — ہو چکا قصہ ہے ہانی کا تمام

فوج کشی کردن مسلم رضی اللہ عنہ بر قلعہ ابن زیاد ہمراہی محمد بن کثیر

لکھتا ہون حال محمد بن کثیر — جنکے یہان مسلم ہوئے تھے جا بحق گیر
اطلاع دی اوس نے اپنی قوم کو — جسکو ہو منظور جنت کو چلو
قوم مین سے اوسکے تھا ہے طفیل — وہ تھا اپنی قوم مین سردار جلیل
وہ بھی آیا اور آئے سروران — دس ہزار آکر ہوئے جمع وہان
مطلع اس سے ہوا پھر وہ شریر — بیٹھا ہے مسلم بہ خانہ بن کثیر
بھیجی ابن زیاد نے یک فوج ہان — اور کہا لاؤ پکڑ دونو کو یہان
وہ جو آئے یہ ہوئے برسر فساد — بھاگ اوٹھی جو فوج تھی ابن زیاد
یہ ہوئے اوس فوج کے پیچھے روان — اور وہ جاتی فوج تھی آگے دوان
لڑتے مرتے پہونچے دونو قلعہ تک — قلعہ سے انکے لئے پہونچی کمک

کر حوالے میرے مسلم کے تئین ۔۔۔ ورنہ چھوڑون گا تجھے زندہ نہین
اوسکو دلوائی بہت کوڑون کی مار ۔۔۔ کردی اوسکی پشت اور سینہ فگار
پھر کہا ہانی نے سن اے بے حیا ۔۔۔ جانون ہون جس جا پہ ہے مسلم چھپا
پر ندون گا تجکو ہرگز مین نشان ۔۔۔ گو نکل جاوے گی میرے تن سے جان
کر چکا ہون اوسکے پیچھے اقتدا ۔۔۔ یہ ہے نائب بن رسول مجتبے
اوسکا تو دشمن ہوا ہے بدسگال ۔۔۔ دیئن دو دانستہ کیون لے ہے وبال
تجکو لازم ہے تو دے اوسکو امان ۔۔۔ بے وطن ہے اوسپہ ہو تو مہربان
ہم سبھون نے اوسکو بلوایا تھا یہان ۔۔۔ وہ نہ آیا آپ سے اے بدگمان
اور ہزارون اوس سے بیعت کر چکے ۔۔۔ خوف سے تیرے وہ سارے پھر گئے
ہو چکا ہے اونکے میرے یہ قرار ۔۔۔ جان دون تجکو نہ دون مین زینہار
مجھسے اور اونسے تو ظالم باز آ ۔۔۔ ورنہ بھیجے گا غضب تجھپر خدا
دین کو کھوتا ہے تو دنیا کے لئے ۔۔۔ اشتباہ ہے وہ ملے یا نا ملے
تو بھی اور اقا تیرا مردود ہے ۔۔۔ قابلِ نفرین ہے نامسعود ہے
تونے بدلا دین کو دنیا سے آہ ۔۔۔ تو قیامت کو اوٹھیگا رو سیاہ
مغفرت کی ایک صورت ہے تیری ۔۔۔ کر دے مسلم کو تو صدمہ سے بری
کیونکہ عمون زاد مسلم ہے حسین ۔۔۔ اور حسین ہے فاطمہ کا نور عین
دے امن اوسکو وہ جا یہان سے نکل ۔۔۔ یہان عمل مین کچھ نہ ہوتیرے خلل

ہے یہ بہتر اس جگہہ سے جاؤ ٹل — دیکھو وہ آتی ہے فوج پُر دغل
چھوڑ کر وہ راہ دیگر رہ لیا — تا کسی جا پر امن ہووے بھلا
ایک کوچہ مین گیا یہ اہل دین — دیکھا اوس جا پر نہ کوئی اہل کین
اک مکان دیکھا نہایت دلپذیر — اوسمین بیٹھا تھا محمد بن کبیر
تھا محب آل پیمبر دیندار — اور نمازی متقی پرہیزگار
دیکھکر اونکی بہت تعظیم کی — بیٹھنے کو اک جگہ پاکیزہ دی
اور کہا یہان پر رہو تم یا امام — جان و دل سے مین تمہارا ہون غلام
قوم میری سب کی سب ہے تیرے ساتھ — اور نہ آنے تجھپہ دین صدمہ کی بات
قیس مین بن زیاد کی گوشہ جگر — ہے مرا پرواہ نہین اے راہ بر
دین کی پرواہ مجھے ہے اب کمال — سمجھون ہون دنیا کو اک خواب خیال
سمجھے مسلم یہ جگہ ہے بے خطر — یہان نہین پہونچیگا مجھکو کچھ ضرر

قتل کردن اہانی را ابن زیاد بسبب اینکہ معاون مسلم بود

اب مجھے لکھنا پڑا ہانی کا حال — جسکو مسلم سے محبت تھی کمال
ساتھ اور ون کے ہوا تھا وہ اسیر — جسکے یہان مسلم رہے مجھے جائے گیر
ایک نے ابن زیاد کو دی یہ خبر — اور رہا مسلم چھپا ہانی کے گھر
ہانی و مسلم ہین دونو ایک جان — یہ بلا سکتا ہے مسلم ہو جہان
ہانی کو بلوا کے اوسنے یہ کہا — تو نے رکھا ہیگا مسلم کو چھپا

گر ہمارا تمکو آیا کچھ خیال — خیریت سے ہم ہین با عز و جلال
تم لڑوگے وہ نچھوڑیگا ہمین — ہمپہ کیا موقوف ہے بلکہ تمہین
کیونکہ آیا چاہتا ہے اب وزیر — اوسکی ہمراہی مین ہے فوج کثیر
مت لڑو تم یہان سے جاؤ اپنے گھر — ورنہ ہو جاؤگے تم زیر و زبر
آگئی دستور کی گر یہان سپاہ — شہر کو کر دے جلا کر خاک سیاہ
فوج مسلم کو ہوا سنکر ہراس — چلدئے وہ اپنے گھر کو بدحواس
آدمی دس پاس مسلم کے رہے — سب کے سب یک لخت اپنے گھر گئے
آکے مسجد مین لگے پڑہنے نماز — چلدئے جو ساتھہ تھے وہ حیلہ ساز
جب اکیلے رہ گئے مسلم وہان — آنکھون مین تیرہ ہوا سارا جہان
کہتے تھے رو رو کے کیا کیجے خدا — اب نہین میرا کوئی تیرے سوا
یہان نہین ہے اب کوئی میرا رفیق — ہون صرف تنہا نہین کوئی شفیق
جب ہوا دل کو نہایت اضطراب — یون کہا اس شہر سے نکلون شتاب
شاید ہو جاوے کسی جا پر امان — ظلم ظالم سے مری بچ جاوے جان
کرکے یہ تجویز مسلم ہو سوار — چلدیئے تا پکڑین جنگل مین قرار
لگیارہ مین سعید ابن صنف — یون کہا مسلم سے از روئے حلف
شہر کے ہین بند دروازہ یہان — اور تعینات اونپہ کی ہین چوکیان
ڈھونڈے ہے ہر جا تمھین فوج کثیر — حکم ہے تمکو وہ کرلین دست گیر

آمدن کوفیان پیش مسلم بارادہ جنگ کردن از ابن زیاد +

تھے رؤسا شہر کے جو خوش نہاد
کر چکا تھا قید مین ابن زیاد

اقربا جتنے تھے اونکے بیش و کم
اسمین تھا اونکو نہایت رنج و غم

ہو گئی مشہور کوفہ مین یہ بات
ہو گئے ہین قتل قیدی آج رات

جنکو بلوایا تھا ابن زیاد نے
کر دیا قتل اونکو اوس ناشاد نے

جمع ہو اونکے محب اور اقربا
سب نے آکر ایک جا مجمع کیا

جمع ہو کر سب نے کی یہ اک صلاح
تابع مسلم کے ہونا ہے فلاح

جمع ہو کر آئے سب مسلم کے پاس
اور کہا کیون آپ ہین اتنے اداس

کوفی آئے کر نے بیعت پھر دوبار
ہے روایت یہ کہ تھے چالیس ہزار

آکے وہان ہر اک نے باتین چرب کین
بعد ازان ہر اک نے بیعت حرب کین

ہم کرینگے سب تمہاری اقتدا
ہم نہین ہونگے تم سے اب جدا

کر کے مسلم کو امام راہ پر
چڑھ گئے ابن زیاد کے دو قلعہ پر

قلعہ کے ہر چار سو پر جا اڑے
جو مقابل آیا اوس سے وہ لڑے

ہو گیا وہان جنگ کا ہنگامہ گرم
اور لگی بڑھنے لڑائی دمبدم

قلعہ مین ابن زیاد بھی گھبرا گیا
اور لگا کہنے الٰہی کیا ہوا

شیب ربعی شمر اور جو قید تھے
اونکو بھیجا تا یہ جان اس کید سے

سامنے جا کر کہا دونون نے وہان
کیلئے آئے ہو یہان کھونے کو جان

اور رؤسا کو سنایا حکم عام — حاضر ہون دار الامارۃ مین تمام
شیب ربعی شمر وہانی دیگران — جا ہوئے حاضر وہان سب بے گمان
آچکے سردار کوفہ جب وہان — قید کا اونکو سنایا حکم یحان
قید مین بھجوا دئے وہ سب کے سب — اور ہوا اونپر نہایت پر غضب

نشانیدن پسران خود مسلم بخانہ قاضی

ساتہ مسلم کے تھے دو بچہ صغیر — تھی محبت اون سے مسلم کو کثیر
تھا محمدؐ نام اونمین ایک کا — دوسرے کا نام ابراہیم تھا
ساتھہ مسلم کے رہین تھے یہ سدا — اور نہین ہوتے تھے اک دم کو جدا
جبکہ مسلم نے سنا ہانی کا حال — تب ہوا اونکو تفکر یہ کمال
یون کہا اون سے نہین اپنا خطر — پر تجھے ہے ہائے ان طفلون کا ڈر
یہ مصیبت سخت مسلم پر پڑی — سونپا قاضی کو اونھین جا اوسگھڑی
قاضی نے مسلم کی اطمینان کی — سمجھون گا انکو عزیز از جان و جی
یہان نہین ہونیکا انکو کچہ زیان — رہوین گے یہان ہر طرح سے دار امان
رہنے مین انکے نہین ہے کچہ خطر — پر ٹھہرنے مین تمہارے ہے خطر
یہان ٹھہرنا آپ کا بہتر نہین — ڈھونڈہ تے پھرتے ہین تمکو وہ لعین
آئے پھر وہان سے ہانی کے یہان — سوچتے تھے اب کہ مین جاؤن کہان
کوفہ سے جانیکی وہ سوچے یہ بات — پیش آئی اوسکو یہ ایک واردات

یہان کوئی بھائی نہین نہ ہے رفیق
اور نہ کوئی مہربان نہ ہے شفیق

مین اکیلا اور وطن میرا ہے دور
اور میرا دشمن ہے ظالم پرغرور

یون کہا ہانی نے میرے گھر رہو
مین سنہون گا جو کہ ہونا ہو سو ہو

اپنے ہون لکھنے پہ مین ثابت قدم
سر نہ پھیرون سر نہو جب تک قلم

اور ونکے اطوار سے لاچار ہون
کچھ نہین بن سکتا اب مین کیا کرون

بے توقف تم چلے آؤ یہان
میری جانب سے نہو تم بدگمان

تم پہ کچھ آتے ندون سختی زبون
آپ کے بدلہ مین اپنی جان دون

کہتے ہی ہانی کے گھر ٹھہرے امام
ڈھونڈنے اونکو لگی پھر فوج شام

جب نہ مسلم کا لگا اوسکو پتا
عذر یہ بن زیاد سے جا کر کیا

حکم دادن ابن زیاد بنابر تجسس حضرت مسلم و حاضر آوردن او و سایر شہر

کوتوال شہر کو کر کے طلب
یون کہا بن زیاد نے سن حکم اب

شہر اور دروازون کا کر انتظام
پکڑ لو جسجا ملے مسلم امام

دوسرا ہے حکم جلدی اور شتاب
لاؤ سارا شہر کو کر انتخاب

کوتوال شہر تھا ابن حدیث
جیسا یہ تھا ویسا ہی تھا وہ خبیث

فورا اوسکے حکم کی تعمیل کی
چوکیان بٹھلانے مین تعجیل کی

چوکیان کی شہر کے دروازہ پر
اور ناکون پر جہان کو تھا گذر

اور مقرر گشت ہر جا پر کیا
تا کسی جاگہ پہ مسلم ہاتھہ آ

ہے یہہ بہتر تو بہ بیعت سے کرو — پھر نہ تم مسلم کا ہرگز ساتھہ دو
ورنہ تم پر سخت آوے گی بلا — جو نہ مانیگا وہ ہوگا مبتلا
چل چکا ہے شام سے شہ کا وزیر — ساتھہ مین اوسکے ہے اک فوج کثیر
اوس مین ہین چھہ لکھہ سپاہی درشمار — اور تیر انداز ہین پچیس ہزار
جتنا کہنا تھا تمہین ہم کہہ چکے — اب ہو تم مختار اپنے فعل کے
اوسکے کہنے کا ہوا یہان تک اثر — ہوگیا دل اکثرون کا تیرہ تر
اکثرونکے دل مین آیا یہ خیال — کیون مسلم کے لئے یون ہم وبال
برخلافی کرنی از حکم یزید — عقل سے یہ بات ہے بالکل بعید
گو کہ مسلم اور حسین ہینگے امام — پر یزید ہے بادشاہ ملک شام
جو رعیت ہو مطیع بادشاہ — وہ نہین دیکھے گی ہرگز دن سیاہ
سچ ہے جو دے سامعین سے یہ خبر — وہ برآئے گا اثر بس زود تر
اوس سے رخصت ہوکے کوفی گھر گئے — نیک و بد دنیا و دین سوچ کئے
جبکہ مسلم نے سنی یہ سب خبر — اضطراب اونکو ہوا وہان بیشتر
پھر نہ آیا وہان کوئی مسلم کے پاس — اور زیادہ تر ہوا دل کو ہراس
شب کو مسلم گھر ہانی کے گئے — اور کہا سردار ہو تم قوم کے
تمنے بلوایا تھا آیا تھا مین یہان — مین نہ جانون تھا دغا کوفیان
اب بتاؤ مین کرون تدبیر کیا — اس جگہ پر مین صرف تنہا ہا

افسر قلعہ سے پوچھی جاکے بات — سچ بتاؤ جو جو گذری واردات
کتنے ہین مسلم کے یہان پروردگار — کتنون نے کی اوس سے بیعت آشکار
جتنے مسلم کے یہان ہین دوستان — دیجئے ہر ایک کا مجکو نشان
سب کہا اوس نے جو تھا مسلم کا حال — کوفیون کا جو کہ تھا قال و مقال
کوفی جتنے سب ہین مسلم کے غلام — بھیجکر قاصد بولایا ہے امام
سنکے یہ پھر نے دل مین سوچکر — بس کرادی اک منادی در بدر
کوفیان مسجد مین آوین کلکے دن — کچھ کھونگا کے سنین سب من و عن
حسب حکم اوسکے ہوئے سب جمع وہان — کوفہ مین تھے جس قدر خورد و کلان
منبر مسجد پہ جاکر ابن زیاد — یون لگا کہنے وہ ظالم بدنہاد
یہان ہوا حاکم ہون من جانب یزید — اور فرمان آیا ہے مجکو اکید
چھوڑیو مت وہانپہ تم تخم علے — گو امام ہووے ویا ہووے ولی
قتل کیجو اون کو جو ہووے قریب — یا کہ مخلص یا کہ ہو کوئی حبیب
یا کہ ہو کوئی معاون اور ممد — قتل کیجو جان سے اوسکو بضد
یون سنا ہے مین کیا تمنے غضب — اور کیا شبیر کو تمنے طلب
اور ہوے مسلم سے تم بیعت کنان — شام کے والی سے ہو دشمن نہان
اب کیا ہر ایک کو مینے معاف — توڑ دو مسلم کی تم بیعت کو صاف
اور نہین کرینگا جو اسپر عمل — سو طرح کا اوسکو پہونچے گا خلل

سب کے سب کوفی لکھٹے ہو تمام — پای بوسی کر کے کرتے تھے سلام
کوئی کھتا تھا یزید ہے نابکار — کوئی کھتا تھا سیہ ہے اسکی خوار
اب اوٹھے گا اوس پلیدی کا عمل — دین مین تھا اوسکے باعث سے خلل
سبکی سنتا تھا نہین دے تھا جواب — دل مین اپنے ہوتا تھا جلکر کباب
ہر کسی کو اوسنے وہان پہچان کر — جانب قلعہ چلا وہ فتنہ گر
قلعہ مین جو تھے یزیدی نابکار — سمجھے آیا ہے حسین نامدار
کر لیا دروازہ قلعہ کا بند — تاکہ پھونچا وین نہ ہمکو کچھ گزند
قلعہ والے فوج کے مانع ہوئے — کیونکہ وہ تابع مطیع تھے شام کے
تب کھا اوسنے مین ہون ابن زیاد — مین معاون ہون تمہارا تم ہو شاد
پھر لیا ہر ایک نے پہچان اوسے — جس قدر موجود تھے چھوٹے بڑے
تب دیا دروازۂ قلعہ کو کھول — وہ گیا قلعہ مین لیکر اپنا غول
رہ گئے وہان جمکہ کوفی کھڑے — کھتے تھے کیا دیکھئے آفت پڑے
گھر سے یہان آگیا ابن زیاد — دیکھیے پیش اوسے کیا یہ بدنہاد
یہ نہایت ہے فریبی بدگمان — دوست دشمن سب لئے ہین اسنے جان
یہ نہایت ظالم و سفاک ہے — خون ناحق کرنے مین بے باک ہے
ہر کسی نے اپنے گھر کی راہ لی — پھر ہوئی ہر اک کے دل کو بیکلی

جمع کردن ابن زیاد کوفیان را در مسجد و خطبہ خواندن

آگیا ہوا وس سے بیعت لیجیو — پہلے لکھنے کے بموجب کیجیو
جو معاون پاؤ تم وہان شاہ کا — قتل کیجو اوسکو بے روے ریا
چھوڑیو ہرگز نہ تم تخم علے — ہو رہی ہے مجکو غایت بیکلی
پاس تیرے بھیجون گا فوج کثیر — مین کیا سب فوج پر تجکو امیر
چلدیا تھا بصرہ سے وہ نابکار — ساتھہ اپنے فوج لے چالیس ہزار
تھے ابھی مکہ مین یہ ابن امیر — متصل کوفہ کے پھونچا وہ شریر
عرصہ مین ہمہ روز کے چھہ لاکھہ فوج — شام سے کوفہ کو پھونچی مثل موج
وہان پھونچکر کر دیا اوس نے مقام — فوج کا اوس نے کیا یہ انتظام
بعد اوسکے یہ دیا پھر حکم عام — پہنے پوشاک عرب شاہی تمام
اور خود بھی پہنی پوشاک عرب — بولین سب مجکو حسین عالی نسب
چار کس کو فوج مین سے چھانٹ کر — یون کہا کوفہ مین جاکر دو خبر
متصل کوفہ کے پھونچا ہے حسین — کل کو آویگا یہان وہ نور عین
کوفہ مین وہ چارون ہرکارہ گئے — ہر گلی کوچہ مین وہ کہتے پھرے
سنکے اس کو خوش ہوئے کوفی تمام — شکر حق کہتے تھے آتے ہین امام
روز دیگر شیر پر ہوکر سوار — شام کو کوفہ مین پھونچا نابکار
دیکھکر پوشاک و عمامہ عرب — آگئے دھوکہ مین کوفی سب کے سب
فوج جاتی تھے عرب کی بالیقین — جانا ابن زیاد کو سلطان دین

شاہ نے مانی نہ اونکی کوئی بات — یون کہا کافی ہے مجکو حق کا ساتھ
پھر تامل کرکے بولے شاہ دین — راز حق کہتا ہون تم کیجو یقین
کوفہ کا جانا مجھے واجب ہوا — گو کہ پیش آوے مجھے کرب و بلا
جو کہ ہوگا سب مجھے معلوم ہے — پر کرون کیا مین یون ہی مقسوم ہے
کربلا مین میرا ہوویگا مکان — ذبح ہونگا وہان یہ مین تشنہ دہان
سارا کنبہ میرا ہو جاوے تمام — جو بچین وہ قید مین ہون لاکلام
دونون عبداللہ سن رونے لگے — آنسون سے اپنا منہ دھونے لگے
یون کہا سونپا تمہین اللہ کو — جو مناسب جانو سو تم وہ کرو
وہان سے وہ اوٹھ کر آئی اپنے گھر — شد ہوئے مصروف سامان سفر
حج کے بدلے شاہ نے عمرہ کیا — شرط عمرہ کی وہ سب لائے بجا
آٹھوین ذی الحج کی تھی اور وقت شام — چلدئے مکہ سے کوفہ کو امام
شاہ کی مکہ سے چلنے کی خبر — پہونچی کوفہ مین نہایت زود تر
چھوڑتا ہون قصہ شاہ زمان — پھر لکھونگا موقع پاونگا جہان

آمدن خط مسلم ابن زیاد بنا بر بند و بست کوفہ

لکھتا ہون اب قصہ ابن زیاد کا — ظالم و سفاک و بدبیداد کا
شام کے والی کو پہونچی یہ خبر — شاہ ہے کوفہ کو امادہ سفر
دوسرا خط لکھا ابن زیاد کو — شاہ کو کوفہ مین تم آنے نہ دو

ساتھ چلتے تیرے اکثر مردمان ہوگئے ناچار حج سے سب یہان
خواہ مخواہ جانا ہے تمکو وہان اگر ساتھ لو اپنے جوانان تیز تر
ساتھ کنبہ کو نہ لیجاؤ وہان چھوڑو مستورات اور بچہ یہان
بعد اطمینان بلوا لیجئے اندنون تکلیف اونمین مت دیجئے
یون کہا تم نے سنو سب کا جواب جو کہ تم کہتے ہو ہے کارِ صواب
حج کعبہ کر چکا ہون چند بار نفل مین داخل ہے اس حج کے شمار
اور لئے جاتا ہون جو عورات کو نیک تر سمجھون ہون مین اس بات کو
مین کہین ہون اور کہین کنبہ مرا کون انکا ہو خبر گیران بھلا
بعد میرے انکو لین ظالم پکڑ کون لیگا اسجگہ انکی خبر
اور اگر جانے مین کچھ وقفہ کرون حشر کے دن کیا جواب اسکا مین دون
پڑ گیا دین نبی مین وہان فتور پھونچنا مجکو پڑا اوہان پر ضرور
کر چکے بیعت ہزارون مسلمین اور ہزارون رہ گئے ہین بے یقین
اور میرے آنیکا وہان ہے انتظار پھونچون جب مین دین کا ہو اشتہار
بس توکل پر ہمارا کام ہے قبضہ مین اللہ کے سب انجام ہے
کار دین مین کب مناسب ہیگی ڈھیل دیر تک اونمین رہی یہ قال و قیل
شاہ کے ہرگز نہ آیا دل کو بیچ گو کہ سمجھائی بہت سی اونچ نیچ
پھر کہا ہر دو نے یہ ناچار ہو قول و فعل اپنے کے تم مختار ہو

کوفی لایوفی مثل مشہور ہے — بے وفائی کوفہ کی مسطور ہے
یہان نہین پہونچے گا تمکو کچہ زیان — خانۂ حق کا ہے یہ دارالامان
بندہ رہا ہے کوفہ کا تمکو خیال — ہے سراسر اسمین نقصان جان ومال
تب دیا مسلم کا خط شہ نے نکال — اور کہا پڑہ لو لکھا ہے جو کہ حال
پڑہ کے خط مسلم کا دونو نے کہا — لکھا مسلم کا صحیح ہے اور بجا
وہ نہین واقف زحالِ کوفیان — متفق اونکا نہ دل ہے اور زبان
جو کہ کہتے ہین نہین کرتے ہین یہ — یک زبان یک دل نہین رہتے ہین وہ
جب پڑیگا کوفیون سے آکے کام — صاف ہوجائینگے الگ وہ لاکلام
کیونکہ ہین کوفی سدا سے بیوفا — بیوفا کیا بلکہ ہینگے پر دغا
اور تازہ یہ سنی ہمنے خبر — کرتے ہو تم موسم حج مین سفر
سوچتے ہو تم نہین ہر بات کو — لیچلے ہو ساتھہ مستورات کو
یہان تلک نادان بچہ اور صغیر — ساتھہ مستورات کے ہین اے امیر
موسم گرما ہے رہ ہے سنگ خار — نامناسب یہ سفر ہے نامدار
ہر امر مین جلدی کرنی ہے زبون — خیر ہے تاخیر مین اے رہنمون
اولاً کوفہ کو تم جاؤ نہین — قول کوفی دھیان مین لاؤ نہین
وقت حج کا آگیا اے شہریار — ایک ہفتہ کا کرو تم انتظار
سب کے سب ہم ہو رہے احرام بند — اسلئے مجبور ہین اے ہوشمند

عنقریب آوینگے مکہ مین وہ دون
اور کرینگے کام وہ آکر زبون

مین رہا یہان اونسے ہو جنگ و جدل
حرمت کعبہ مین آجاوے خلل

خاص کر بقعہ ہے یہ دار الامان
شرع مین خونریزی ہیگی منع یہان

ہو گیا یہانسے اگر جنگ و جدال
ہونگا مین اللہ کا مورد سوال

خط مسلم تھا سو مینے سن لیا
اب رہا اسمین تامل مجکو کیا

ہو گئی یہ بات سب مین طشت بام
ہین سفر کوفہ کو آمادہ امام

موسم حج کے سبب سے مردمان
تین لکھہ سے زیادہ تھے ہر جا دہان

جوق جوق آتے تھے نشہ کے پاس سب
کہتے تھے کونے نجاؤ شاہ اب

کیونکہ کوفی ہین نہایت بے وفا
کرتے ہین ملکر کے ہر یک سے دغا

شاہ کے ہر شخص سے تھے یہ کلام
قبضہ مین اللہ کے ہین سب تمام

ابن عباس آئے اور ابن عمر
پاس اوس شاہ جہان کے نامور

تھے وہ دانائے جہان اور ہوشیار
اور نہایت متقی اور دیندار

تھے رئیس شہر اور قوم جلیل
طفل مین سے شاہ کے تھے وہ خلیل

اور تھے ابن عمر ہم بزم شاہ
تھے مقرب ابن عباس عالیجاہ

یہ محب خاص حسین شاہ تھے
اور اصحاب رسول اللہ تھے

یون کہا تہ سے نجاؤ کوفہ کو
اور نہ چھوڑو تم وطن مالوفہ کو

ہو چکے بابا تمہارے وہان شہید
اور ہوئے بھائی حسن زخمی شدید

پھونچ کر مکہ مین خط شہ کو دیا | اور کھا کوفہ کا شہ سے ماجرا

جواب خط مسلم از جانب حضرت امام حسین علیہ السلام

خط مین مسلم کو لکھا شہ نے جواب | جمع خاطر رکھو پھونچونگا شتاب
سب مسلمانون کو کہدینا پیام | امر حق پر رہنا تم ثابت تمام
مکہ سے کوفہ مین قاصد آگیا | خط شہ مسلم کو لاکر کے دیا
کرکے پھر مسلم نے اک دربار عام | خط سنایا شاہ کا سبکو تمام
جو مسلمان تھے وہ سنکر خوش ہوئے | جو منافق تھے وہ دل مین جل گئے

ارادہ کردن شاہ بجانب کوفہ بے ذوقہ

شاہ نے سب جمع کرکے اقربا | خط مسلم کا دیا سبکو سنا
اور کھا کوفہ مجھے جانا پڑا | مکہ مین رہنے نہین دیتی قضا
پڑ رہے کعبہ مین سر بکھرے نہ خون | کعبہ مین خون ہوتا ہے کار زبون
اقربا یون نے کھا بھر خدا | یا امام ہرگز تو کوفہ کو نہ جا
زینب و کلثوم ہوکر یک زبان | مرد و زن کنبہ کے جتنے تھے وہان
سب لگے کہنے کہ کوفہ مین ہے شر | خیر وہان ہمکو نہین آتی نظر
شاہ بولے مجکو جانا ہے ضرور | گو مین جانتا ہون وہ ہے جائے فتور
غیب سے مجکو یہ آئی ہے ندا | شام کے والی نے ہے حیلہ کیا
ہر طرح سے مجھسے ہے وہ سوئے ظن | قتل کو بھیجے مرے ہین تیس تن

سب ہین کوفی یہان تمہارے پاسدار
کر چکے بیعت ہین یہان اٹھارہ ہزار

صیغہ بیعت ہے جاری با امام
روز مرہ کرتے بیعت ہین انام

ہین ہزارون آپکے یہان معتقد
سلسلہ الفت ہین سب ہین منعقد

آپکے آنیکے ہین یہان انتظار
آگئے تقدیر سے سب راست کار

یہان ہزارون آدمی صبح و مسا
آپکے آنیکی کرتے ہین دعا

ہوگئی جاری یہان شرع رسول
امر و نہی کو کر لیا سب نے قبول

ہر کوئی پڑہنے لگا ہے یہان نماز
کرتے ہین اوسکو ادا روئے نیاز

ہوتا ہے جمعہ جماعت دھوم دھام
وعظ آکر سنتے ہین سب خاص و عام

آپ کے آنیکے یہان ہین انتظار
آؤ تم جلدی یہان والا تبار

کر دیا موقوف پینا مسکرات
رات دن مشغول ہین صوم و صلوٰۃ

ہوگئے واقف حلال و اور حرام
کہتے ہین سب آپ کو برحق امام

ہادی و مختار سب ہین منتظر
لائے تشریف یہان المختصر

لاؤگے تشریف جسدن یا امام
کیجیے اوس سے مطلع شاہ انام

آوین استقبال کو فرض و وجب
ہون زیارت سے مشرف سب کے سب

بعد مطلب کے لکھا سب کا سلام
جو جو حاضر تھے مسلمان خاص و عام

لکھ کے یہ خط دیدیا قاصد کے ہاتھ
اور زبانی کہدیا جو جو تھی بات

لیکے خط قاصد چلا مکہ کے سوئے
ہوگئی اس خط کی شہرت کو بکوئے

اونکو شاید وہ کہین تنہا ملے — قتل کردین اونکا گر قابو چلے
بلکہ کعبہ مین ملین یا در طواف — سر اوڑا دیوین وہین اونکا تن سے صاف
جس جگہ پاوین نہ کرنا در گذر — اونکو دون انعام مین مال و زر
تہیں کس کو عمر نے کر انتخاب — واسطے اس کام کے بھیجے شتاب
جملہ مضمون حکم کا سمجھا دیا — اور کیا امیدوار انعام کا
غیب سے الہام ہوا یہ شاہ کو — قتل ہے منظور اوس گمراہ کو
اسلیئے تنہا نہین ہوتے تھے شاہ — کہتے تھے دل مین کہ کیا کیجے الہ
خوف اپنی جانکا تو کچھ نہین — پر نجاوے حرمت کعبہ کہین
سوچتے تھے دل مین جاؤن کسجگہ — تا ملے آمان مجکو اوس جگہہ

روانہ کردن مسلم خط بخدمت حضرت امام حسین علیہ السلام باطلاع حال کوفہ

قصہ مسلم کو مین چھوڑا تھا وہان — دو مطالب کا تھا وہان کرنا بیان
سو وہ دونون آچکے ہین در قلم — کرتا ہون پھر قصۂ مسلم رقم
پاس مسلم جب ہوئی جمع کثیر — از قسم ہائے فقیران و امیر
ہر کسی نے آکے مسلم سے کہا — یہان عمل کامل تمہارا ہو گیا
شاہ کے آجانیکو یہان لکھیئے خط — آچکا ہے کوفہ سارا حیطہ حط
یہان نہین باقی رہا کوئی شقی — سب محب ہینگے تمہارے اور اخی
پھر تو مسلم نے اوٹھا کر کے قلم — لکھا خدمت مین یہ شاہ محترم

کیا کرون اب سخت مین حیران ہون — تم صلاح دو جیسی ویسا ہی کرون
سوچ کر پھر سب نے اوس سے یون کہا — چاہئے اوسجا پہ حاکم پر جفا
اور نہ پرواہ اوسکو ہو شرع نبی — اور بدل دشمن ہو وہ آل علی
اور ہو اوسمین فریب اور مکر و دغا — اور نہ ہوے اوسکو کچھ خوف خدا
حاکم کوفہ کا اوسکو کیجئے — طمع مال و ملک اوسکو دیجئے

حاکم کوفہ کردن ابن زیاد را

حاکم بصرہ تھا جو ابن زیاد — اوسکو آل مرتضے سے تھی عناد
حاکم کوفہ کیا اوسکے تئین — کیونکہ وہ بڑھکر تھا بے ایمان و دین
اوسکو لکھا جلد تو کوفہ کو جا — اپنے بھائی کو تعین کر اپنی جا
قتل جاکر کیجیو مسلم کو وہان — اور نہ دیجو اوسکو تو ہرگز امان
اور محمد جو اوسکے ہون وہان قتل کر — وہان نہ کیجو تم کسی سے درگذر
اور کسی جا پر ملے ابن علی — اوسکو بھی نسبت یہ ہے حکم جلی
قید کر کے اوس سے بیعت لیجیو — ورنہ اوسکا کاٹ کر سر بھیجیو

خط نوشتن بنام عمر سعد بنا بر قتل امام حسین علیہ السلام

دوسرا خط لکھا نام عمر سعد — بھیجا جسجا تھا قیام عمر سعد
پھونچا مکہ سے مدینہ مین حسین — چین سے اوسکے نہین ہے مکہ چین
بھیجدے مکہ مین تو چندے جوان — وہ رہین جاکر کسی جا پر نہان

جبکہ عبداللہ حضری لکھہ چکا — اوسکو بھی ناچار یون لکھنا پڑا
تھا منافق اک امارہ بن ولید — دوست اتھا اور مسلم بن یزید
یون لکھا نعمان حاکم کوفہ کا — رکھتا ہے مسلم سے سازش درخفا
اور بھی دو چار پھونچی عرضیان — مل رہا نعمان مسلم سے یھان
جب یہ پھونچی عرضیان پیش یزید — ہوگیا نعمان پہ غصہ وہ پلید
مکھا کے اوسنے دل مین اپنے پیچ و تاب — کردیا معزول نعمان کو شتاب
اور لکھا نعمان کا ہے سب فریب — مین نہ جانو تھا وہ ہی آلودہ عنیب
اور دنسے مجکو خبر اب یہ ملی — اب مین سمجھا اوسکو ہے حب علی
پھر مشیرونکو بلا کر کی صلاح — مشورہ دو جسمین ہو میری فلاح
ورنہ جانو جس قدر ہے ملک شام — ہوگا قبضہ مین حسین ذوالکرام
مجکو اور تمکو نہین چھوڑیگا وہ — حجت شرع سے سر پھوڑیگا وہ
اولاً حاکم مدینہ کا ولید — کرگیا سازش حسین سے ناسعید
اوسسے بیعت لی کیا اوسکو نہ قید — اور نہ کاٹا اوسکا سر کچھ کرکے کید
اور کیا مکہ کو بس اوسنے روان — رکھتا تھا سازش وہ اوس سے درمیان
اور مکہ مین جو حاکم تھا تعین — وہ بھی سازش کرگیا باشاہدین
کرکے سازش اوس سے وہ بھی بھاگ اٹھا — یہ نہ تاب اوسکی وہ ہرگز لا سکا
حاکم کوفہ کا جو نعمان تھا — وہ بھی مسلم کا مطیع فرمان ہوا

اوس مکان مین خوف جان سے جا چھپا — اوس سے مسلم کو نہ تھا کچھ مدعا
اوسنے ایک عرضی لکھی نام یزید — یہان ہوا شبیر کا رتبہ مزید
آیا ہے نایب یہان شبیر کا — کوفیان کرتے ہین اوسکی اقتدا
ہوگیا وہ آکے کوفہ مین دخیل — نام اوسکا ہیگا مسلم بن عقیل
نزد مسلم آتے ہینگے جوق جوق — ساکن کوفہ کے ہین جو فوق فوق
روز و شب رہتے ہین حاضر کوفیان — اوسکے بیعت کی ہزارون نے یہان
جملہ کوفی ہوگئے اوسکے غلام — قتل پر آمادہ ہین تیری مدام
اوٹھہ گیا ہے کوفہ سے تیرا عمل — ہے عمل مسلم کا یہانسے بے خلل
اک مکان محفوظ مین ہون جا رہا — تا نہ لاوین کوفی کچھ مجھہ پر جفا
یہ بناوٹ سے لکھی سب اوسنے بات — کیونکہ تھا آل پیمبر کے وہ سات
اصل مین نعمان تھا اصحاب رسول — تھا دل و جان سے ممد آل بتول
چاہتا تھا کوفہ مین ہو جا عمل — شاہ حسین ابن علے کا بے خلل
کار مسلم مین وہ رہتا تھا خموش — اسکا والی شام سے تھا پردہ پوش
کرتا تھا در پردہ مسلم کی مدد — دشمنون مسلم سے رکھتا تھا وہ کد
کرتا تھا ترغیب بیعت مردمان — راز مسلم سے نہ رکھتا تھا نہان
راز اپنے کو نہ کرتا تھا پدید — کیونکہ وہ حاکم تھا من جانب یزید
بعضو نے یہ حال ظاہر ہوگیا — شام کے والی کو چپکے سے لکھا

آوے دو لکھہ دشمنونکی گر سپاہ — ایک دم مین ہم کرین اوسکو تباہ
مال و جانسے تمپہ ہم قربان ہین — ہم بھر نوع تابع فرمان ہین
بال کا ہونے نہ دین تیرے ضرر — پہلے اوسے ہم کٹا دین اپنا سر
زندگی بھر ہم کرین تیری مدد — دشمنون سے تیرے رہین ضد و کد
کوفہ کے جتنے تھے شرفا اور نیچ — درمیان مین لاتے تھے اللہ کا بیچ
اور سب کہتے تھے ہم ہین باوفا — ہم نہین کرنیکے تم سے کچہ دغا
جس جگہ تیرا پسینا جا پڑے — خون ہمارا اوسجگہ پر بھی گرے
تھے فردوس حضرت مسلم جہان — کوفیون سے رہتا تھا پردہ مکان
کرتے تھے مسلم سے بیعت روز و شب — پیشوا جانتے تھے وہ مسلم کو سب
جسنے بیعت کی تھی کی اونکی شمار — وہ ہوئی تعداد مین ہجدہ ہزار
مرد جنگی بیس ہزار اونکے سوا — کہتے تھے مسلم سے ہم ہین جان فدا
ایک دن بولے وہ سب ہو یک زبان — ہے غضب رہنا یزیدیونکا یہان
کوفہ کا حاکم جو یہان نعمان ہے — وہ یزیدی سخت بے ایمان ہے
گر کرو تم حکم ہم لاوین پکڑ — اور دین زنجیر سے اوسکو جکڑ
یون کہا مسلم نے یہ بہتر نہین — وہ صرف حاکم ہے کل افسر نہین
جبکہ نعمان نے سنا یہ شور و شد — خوف جان اوسکو ہوا وہان بیشتر
دل مین اپنے خوب اوسنے سوچکر — اک مکان پایا کہ تھا محفوظ تر

اور ہوے مسلم سے کوفی ہم کلام — خوب ہوا تم آگئے ہو یا امام
تم ہمارے ہر طرح ہو پیشوا — ہم کرینگے سب تمہاری اقتدا
حاکم کوفہ کا تھا نعمان نام — جان و دل سے تھا وہ مسلم کا غلام
پھر لکھونگا حال اسکا داستان — اس جگہ اتنا ہی کافی ہے بیان

اطلاع دادن کوفیان یزید را آمدن مسلم در کوفہ و سازش نعمان با مسلم

اونمین عبد اللہ حضری ایک تھا — دل مین دشمن تھا وہ آل مرتضے
اوسنے لکھنہ بھیجا بوالی ملک شام — تابع مسلم ہوے کوفی تمام
کوفی اور مسلم رہے سب بے خبر — ہے یہ حضری یک منافق فتنہ گر
مسلم و کوفی تھے بے خوف و خطر — اور کسی کا کچہ نہین تھا اوسکو ڈر
ہر گھری ہر وقت تھے مسلم کے پاس — اور کسی سے کچہ نہ تھا اونکو ہراس
بیٹہ کر ہوتے تھے کوفی ہم کلام — خوش نصیبی ہے ہماری یا امام
تم بخاطر جمع سے رہنا یہان — تمپہ ہم قربان کرینگے اپنی جان
جان و دل سے ہم ترے تابع رہین — تمکو کچہ آسیب ہم آنے نہ دین
فوج اعدا کی اگر ہو بے شمار — ہم کرین اک دم مین اوسکو خاکسار
ہم مین سے اک ایک جب تک جانہ مر — پہونچنے تمکو نہ دین ہرگز ضرر
جان و دل سے ہین تمہارے ہم غلام — شوق سے فرمائی کچہ ہمکو کام
ہم تمہارے جان و دل سے ہین مطیع — تم ہمارے ہو جو محشر مین شفیع

تب لکھی اک عرضی اوسنے شاہ کو — غال بدین گم کیا مین راہ کو
حکم ہو تو آؤن ہٹ وا لاگہہ — خیر اسمین کچہ نہین آتی نظر
شاہ نے فورًا لکھا اوسکا جواب — واپس آجانا نہین کار صواب
جو مقدر مین لکھا ہے حق نے وہان — ہوگا وہ سو کیجئے تدبیر یہان
تم بلا خوف و خطر جاؤ چلے — خیریت سے تم کروگے راہ طے
اور سفر کا تم نہ کیجو کچہ خطر — کیونکہ رکھتا ہے سفر صورت سقر
وہانسے مسلم چلدئے ہوکر سوار — اور صعوبات سفر کی اختیار
آخرش جا پہونچے حد کوفہ پر — بھیجا قاصد کو کرے تا وہان خبر
آکے پہونچا اوس جگہ نائب امام — بھیجتا ہے اہل کوفہ پر سلام
اور رؤسائے شہر جتنے تھے وہان — چلدئے وہانکو کہ تھے مسلم جہان
جملہ کوفی پیشوائی کو گئے — اور مسلم سے وہ سب جاکر ملے
لیگئے پھر شہر مین تعظیم سے — اور نہایت شوکت و تکریم سے
دہنے اور بائین تھے کثرت سے سوار — آگے پیچھے تھے پیادہ بے شمار
اک مکان پاکیزہ رہنے کو دیا — سب کے سب کوفی ہوئے وہان ایک جا
آگئے اوس جا پہ ہر یک خاص و عام — اور زیارت کے لئے جملہ انام
پھیر مسلم نے وہ خط شد کا اوٹھا — اور پڑہ کر کے دیا سبکو سنا
بولے سنکر ہمکو ہے منظور جان — دل مین جو کچہہ ہے وہی ہے بر زبان

رہنا اپنے لکھنے پر ثابت قدم — پیروی شرع کیجو دمبدم
میرا بھائی ہے جو مسلم بن عقیل — ہی مری سرکار مین وہ ہی وکیل
اوسکو بھیجون ہون مین تم پر کرا — اوس سے بیعت کیجو جو ہو دستگیر
اوسکے ہاتھون پر کرو بیعت تمام — میری جا پر اوسکو تم جانو امام
جانشین میرا اوسے تم جانیو — جو کہے کچھ بات وہ سب مانیو
ہاتھہ کو تم سمجھو اوسکے میرا ہاتھہ — ساتھہ کو تم اوسکے جانو میرا ساتھہ
سیکھ لینا اوس سے تم راہ خدا — وہ کہے گا جو ہے شرع مصطفےٰ
جب لکھیگا وہان کا مسلم مجکو حال — مین بھی بھیجونگا وہان بے قیل و قال
جو کہ لکھنا تھا لکھا ہے مین تمام — جاننا تاکید باقی والسلام
نامہ یہ لکھکر کے مسلم کو دیا — اور کہا اللہ حافظ ہے ترا

روانہ شدن حضرت مسلم بطرف کوفہ و رسیدن در کوفہ

چار فرزندان مسلم کے جو تھے — اونمین دو چھوٹے تھے اور دو تھے بڑے
ہر دو چھوٹے اپنے ہمراہ لے لیے — اور بڑونکو چھوڑا خدمت شاہ کے
سب کو چھاتی سے لگا کر یون کہا — پھر ملونگا جو ملاوی گا خدا
چھوڑ کر مکہ کو لی کوفہ کی راہ — لق و دق تھا دشت اللہ کی پناہ
پہلی ہی منزل مین مسلم بھولے راہ — پیاس سے اونکی ہوئی حالت تباہ
پھر بدقت اونکو رستہ مل گیا — شکر حق کا وہان کیا اوسنے ادا

اونکو بلوا کر کے شہ نے یون کہا — جاؤ تم کوفے کو فرزند چچا
کوفہ مین رہتی ہے اک خلقت کثیر — اونپہ تمکو کر کے بھیجون ہون امیر
گر کرین بیعت تمہی سب وہ وہان — ٹھہر یو وہان ورنہ ہٹ آؤ یہان
وہانکا جاکر تم لکھو سب مجکو حال — اور جو کچھ تم سے ہو وہان قیل و قال
بھونچو جب میر اسلام اونکو کہو — حال یہانکا سب پیام اونکو کہو
اور بھونچکر وہان کر و ایک مجمع عام — تب کرو حجت امامت کو تمام
اونسے بیعت لینا میرے نام سے — مطلع کرنا مجھے اس کام سے
یون کہا مسلم نے مجکو عذر کیا — جو کہ فرماتے ہو لاؤنگا بجا
پر یہ ہین ہے کوفیونکا اعتماد — در اصل ہین تم سے وہ بد اعتقاد
آپکے فرمانے سے جاؤنگا وہان — پر یہ ہین آنیکا زن و ہانسے یہان
جانتا ہون اونکو وہ ہین پر دغا — پر فریب و پر تکبر بیوفا
شاہ بولے سچ ہے جو تمنے کہا — پر کرون کیا یون ہی مرضی ہے خدا
ہوگیا وہان بد عتیون کا عمل — پڑگیا ہے شرع مین بالکل خلل
ایک کیا گر لاکھ قربان ہو جان — شرع مین ہونے نہ دون ہرگز زیان
تمکو سونپا مینے حق کو ہے اخی — ہون روانہ آپ کوفہ کو ابھی
پھر لکھا یون کوفیون کو شاہ نے — راز حق کے واقف و آگاہ نے
میرے بلوانے کو تمنے ہے لکھا — غور سے مینے ہر ایک خط کو پڑھا

تم بخاطر جمع یہان پر آیئے — راہ شرع مصطفے دکھلایئے
آؤ گے یہان جب تم اے ابن رسول — ہم کرین گے آپکا کہنا قبول
ہم دل وجان سے تمہارے ہین رفیق — غیر تمہارے کون ہے اپنا شفیق
تم چلے آؤ وہانسے اے امام — کوفیون کو اپنا جانو تم غلام
کوفیونکے روانہ آتے تھے خط — تھی ہر ایک رقعہ مین تحریر اس نمط
لائے خط کوفہ سے پیدل اور سوار — ایک سو اونیس خط تھے در شمار
ہر کسی خط مین یہی تھی التجا — آؤ تم اس جا پہ ابن مصطفےٰ
شیب ربعی ہانی اور مختار تھے — بعض اقوامونکے یہ سردار تھے
اونکے بھی خط مین یہی مذکور تھا — آؤ یہان بہر خدا اے رہنما
کوفہ کے جتنے تھے سردار اور امیر — پاس شہ کے اونکے خط آئے کثیر
جس طرح پر ہو سکے تم آؤ یہان — تم پہ قربان ہم کرین گے اپنی جان
تم سے بیعت ہم کرین گے شاہ دین — تیرا فرمانا ہے سب عین الیقین
اس طرح سے روزمرہ آئے خط — اور یہی مضمون ہوتا تھا فقط
خط لگے کوفہ سے آنے بے شمار — یہان تلک جمعہ ہوئے بارہ ہزار
ہو گئے جب جمع خط کثرت سے وہان — کوفیونکا شہ نے سوچا امتحان
امتحان مین وہ ہوئے کامل جو سب — ہے مناسب یہ کہ ہم جاوینگے جب
شاہ کے مسلم تھے بھائی عمون زاد — متقی عابد جوان و خوش نہاد

رات دن رہتا ہے اون پاس از دہام — ہو رہے ہین سارے مکی جون غلام
شرع کی باتین کرین ہین صاف صاف — جانو ہون وہ ہین حکومت کے خلاف
خوف سے مین اونکے وہانسے چلدیا — اور فلانی جاے پر مین ہون چھپا
ہوگئی ہے اونکو وہان شوکت کمال — اطلاعاً لکھدیا ہے مینے حال
ہوگیا غصہ بہت سنکر یزید — بولا سمجھونگا کہ جو آوے ولید
کیون مدینہ سے اوسے جانے دیا — کیون نہ سر اوسکا کیا تن سے جدا
بھیجدیتا اونکو یہان وہ قید کر — دیتا مین انعام مین حاکم کو زر
اونسے سازش کرگیا ہے وہ ولید — ہے سزاوار سزا وہ نا سعید
کرکے معزول اوسکو وہان بلوالیا — پھر نہین معلوم اوسکو کیا کیا

آمدن خط کوفیان بطلب حضرت امام حسینؑ و روانہ کردن مسلم بکوفہ

شام مین اک شہر کوفہ تھا عظیم — اوسمین اکثر رہتے تھے اہل لئیم
اور کوفہ مین محلہ تھے کثیر — اوسمین اکثر تھے شریف اور ہم امیر
آدمی کثرت سے اوسمین رہتے تھے — اور بہت سے اہل حرفہ بستے تھے
ہوگیا کوفہ مین یہ اک شہرہ عام — آے مکہ مین مدینہ سے امام
سب نے ملکر مشورہ باہم کیا — اسجگہ آجاوین حضرت ہے بھلا
کوفیون نے لکھا یا ابن علے — تم ہو مقبول خدا سبط نبے
ہم نہین رکھتے ہین کوئی پیشوا — آؤ اس جانب کرین سب اقتدا

شاہ کے ہمرہ تھے اکثر مردمان — جانے والے جو ہوے مکہ کے وہان
اوسمین اٹھائیس تن تھے اقربا — اور چہل کس تھے محب و اتقیا
بعض اٹھائیس تن سے طفل تھے — پھونچے تھے حد بلوغت کو نہ وے
ذوالجناح گھوڑے پہ ہو کر شہ سوار — اور کہا شتروں کی کھیچو اب مہار
جانب مکہ چلا یہ قافلا — منزل اول مین ہر ایک جمع ہوا

رسیدن حضرت امام حسین علیہ السلام در مکہ معظمہ

تیسری شعبان مکہ مین گئے — ساکنان مکہ کے سنکر خوش ہوئے
اور ہوئی مکہ مین غایت دھوم دھام — آئے ہین یثرب سے اوٹھہ کر کے امام
وہان لگے آنے زیارت کے لئے — ہر طرف سے آدمی چھوٹے بڑے
جانتی تھی خلق اونکو پیشوا — آکے کرتے تھے سب اونسے اقتدا
خلق رہتی تھی ہمیشہ شہ کے پاس — تاکہ دل ہووے نہ حضرت کا اداس
رہتے تھے مکہ مین خوش حضرت امام — اور طواف کعبہ کرتے صبح و شام
کرتے تھے وعظ و نصائح شاہ دین — گوش دل سے سنتے تھے اہل یقین
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر ساعت مدام — خلق کا رہتا تھا وہان پر اژدہام
حاکم مکہ کا تھا جا کر یزید — بھاگ اوٹھا مکہ سے شب کو وہ پلید
بھاگ کر وہان سے کسی وہ مین چھپا — شام کے والی کو اوسنے یون لکھا
آئے ہین یثرب سے اوٹھکر یہان حسین — اور ہوئے ہین مکیون کے نور عین

آگئے تیار ہو کر سب مہار — بند ہگئے ایک جا پہ شتروں کی قطار
شہ نے پھر صغرا کو چھاتی سے لگا — اور کہا اللہ حافظ ہے ترا
پھر لگی رونے وہین صغرا وہان — اور کہا جاؤ نہین تم جاؤ جہان
یون کہا پیچھا نچھوڑون یا امام — زندگی سے آب نہین ہے مجکو کام
پھر اوٹھا کر ہاتہہ شہ نے کی دعا — یا الٰہی صبر کر اسکو عطا
ہو گئی شہ کی دعا فوراً قبول — مطلب قلبی ہوا حق سے حصول
بس دعا شہ کا ہوا یہان تک اثر — روتے روتے تھم گئے وہ چشم تر
اور لگی دینے ہر ایک کو یہ پیام — تمکو سونپا حق کو ملنے لا کلام
بھائی اور بہنون سے اوسنے یون کہا — مجکو تم مت بھولیو بہر خدا
بابا سے اپنے کہا ہے شاہ دین — آپکے کہنے کا ہے مجکو یقین
بھیجکر میرے چچا عباس کو — ہو سکے جیسے مجھے بلوائیو
میری جانب سے فراموشی نہو — لکھنے اور پڑہنے مین خاموشی نہو
شاہ بولے کہنا مین مانا ترا — جو خدا چاہے تو یون ہی ہوویگا
پھر کیا صغرا نے ہر یک کو سلام — سونپا مین حق کو تمھین اے ذوالکرام
محمل و ہودج مین بیٹھین بی بیان — اور کجاؤن شتری مین تھے مردمان
چند گھوڑے شاہ کے ہمراہ تھے — وہ برائے اقربایان شاہ کے
ذوالجناح گھوڑا تھا شہ کا خاص کر — بادصرصر سے چلے تھا بیشتر

کہتی تھی وہ مین چلونگی سب کے ساتھہ | پانون پکڑے تھی کبھی پکڑے تھی ہاتھہ
اُمہ سلمہ نے یہ فرمایا حسین | فاطمہ صغرا ہے میری نورعین
جو کہا تمنے کیا مینے قبول | جمع خاطر تم رہو ابن رسول
شاہ کے جتنے وہان تھے دوستدار | اونکو سمجھاتے تھے آکر بار بار
تم مدینہ سے نہ اب جاؤ کہین | سب ترے تابع ہین یہانپر مسلمین
ہم کرینگے جان کو تم پر فدا | ظالمون کو ہم نہ کرنے دین جفا
اے شہا جب تک کہ ہم زندہ رہین | تمکو کچھ اسیب ہم آنے ندین
فوج اعدا ہو اگرچہ بے شمار | ہم کرین جاکر کے اونسے کارزار
سر کٹاوین تم سے پہلے چلکے ہم | مطلقا ہرگز نہ لاوین دل مین غم
جمع خاطر سے شہا تم یہان رہو | جان نثاری تم ہماری دیکھہ لو
ہر کسی سے کہتے تھے یون شاہ دین | کربلا کی مجکو کھینچے ہے زمین
ہو رہا ہے میرا ہر دم جی ہوا | چاہتا ہے جاکے دیکھون کربلا
ہے رضائی حق یون ہی مین ہون شہید | عنقریب آیا ہے وہ سال سعید
لوگ ہرچند اونکو سمجھایا کیے | اور تاسف زیادہ تر کھایا کیے
عرض کرتے تھے نہ شہ اونکی قبول | جز توکل اور سمجھتے تھے فضول

سوار شدن امام حسین بجانب مکہ معظمہ

حکم شہ نے یون دیا عباس کو | شتر جلدی جائینگے اونکو کسو

زندگی باقی رہی لون گا بلا | یا تمہارے مین قدم دیکھونگا آ
صغرا کو پھر اپنی چھاتی سے لگا | روکے فرمایا نہ کیجو تم بکا +
کیجو خدمت اپنی نانی کی سدا | اور نہ کیجو اونکو گاہے تم خفا
اونکی خدمت کیجو تم ہر دم مدام | اونکی بے مرضی نہ رکھنا ایک گام
ضد نہ کیجو اور نہ تم ہو جو اوداس | کھیلیو ہمجولیون مین آس پاس
زندگی باقی ہے جلد آونگا مین | تحفہ تیرے واسطے لاونگا مین
ورنہ مین عباس کو یہان بھیجکر | تجکو بلوالونگا اے خستہ جگر
جب سنا صغرا نے وہ رونے لگی | رو رو اپنی جان کو کھونے لگی
اور لگی کہنے کہ اے بابا مرے | جان و دل سے جاؤنمین صدقے ترے
بھائیون بہنو کو تم لیتے ہو ساتھ | مجکو تنہا چھوڑ رہو یہ کیا ہے بات
مجھسے شاید ہو گئے ہو تم خفا | دیکھونگی کیونکر جدائی کی جفا
مجکو مت اب بشارت دیجئے + | مجکو لیچلنے پر راضی ہوجئے
یون کہا شہ نے تو بیمار ہے گران | تجھہ مین طاقت اب سفر کی ہے کہان
بولی صغرا اب مین اچھی ہو گئی | مجکو بیماری نہین کوئی رہی
مجکو تم مت اپنے ساتھہ لو | ہو نہین دکھیا مجکو زیادہ دکھہ ندو
راہ مین بیمار یکا لونگی نہ نام | اور کرونگی گھر کا جتنا ہوگا کام
شاہ ہر چند اوسکو بہلاتے تھے وہان | اور تسلی دیتے اوسکو ہر زمان

اپنے ہاتھون کون تکلیفین اوٹھائے — پر کرے کیا جو کہ مرضی ہو خدا کی
پھر اشارہ کچھ کیا سوے زمین — اوس زمین سے نکلی ایک روی زرین
بولے شہ یہ ہے زمین قتل گاہ — رہتی ہے ہر دم مرے زیر نگاہ
اوس زمین کا رنگ تھا رنگ دگر — سنگریزہ وہان پڑے تھے سرسبز
اور نواح اوسکا تھا غایت ہولناک — اور نہایت ہی طپان تھی اوسکی خاک
اوس زمین پر سے اوٹھائی ایک مشت — بولے یہ خاک ہیگی میری جائے گشت
اسکو بھی ایک شیشہ مین رکھہ لیجئے — روزمرہ اسکو دیکھا کیجئے
جب پھرے گی میری گردن پر چھری — خون ہو جاوے گی یہ خاک اوسگھڑی
امہ سلمہ دیکھہ ہوئی پھر دردمند — کردی وہ بھی خاک اک شیشہ مین بند
یون کہا بس ہے خدا حافظ ترا — اسمین اب تکرار ہیجا ہے مرا
دیکھکر اور سنکے غایت دوئیان — اور لگی کہنے اہی الامان
تابع مرضی تری ہین یا خدا — ہم ہین راضی جو کہ ہے تیری رضا
شاہ نے پھر امہ سلمہ سے کہا — آپ سے اک مجکو ہیگی التجا
فاطمہ صغرا جو یہ بیمار ہے — ناتوانی کے سبب لاچار ہے
ساتھہ لیجانا اوسے ہوگا محال — اوسکا ہوویگا سفر مین تنگ حال
کرتا ہون تفویض اوسکو آپ کے — مطمین ہوکر بلا لونگا اوسے
میری خاطر اوسکو رکھنا اپنے پاس — اور نہ ہونے دیجیو اوسکو اداس

جان لیجو ہو گیا یہ قتل شاہ — اور لی فردوس اعلی کی ہے راہ
پاس میرے ابتلک وہ خاک ہے — اس ترے صدمہ سے سینہ چاک ہی
او لگا یھانسے نہ تم جاؤ کھین — دھیا نمین کھنا اگر لاؤ کھین +
ساتھ لیجاؤ نہ تم عورات کو — خواہ نخواہ تم مان لو اسبات کو
پھر کھا اوس شہ نے اے عالیجناب — آپکا فرمان ہے کار صواب
تم سے زیادہ تر مجھے معلوم ہے — پر کروں کیا مین یون ہی مقسوم ہے
جاؤن گھس کر مین بچانہ مار مور — کھینچ لاوین گین عدو وہانسے بزور
زندگی کی لاکھ تدبیرین کروں — موت کے پنجہ سے نہ ہرگز بچون
دیکھہ اپنا حال مینے سب لیا — جاؤنگا بے شبہ مین در کربلا
ساتھہ ہوگا یہ مرا کنبہ تمام — ظالمونکا ہوگا مجھہ پر ازدہام
مارے جائینگے سب کے سب جوہین کبیر — یھان تلک اصغر جو ہے طفل صغیر
سب کے سب فردوس کی یہ راہ لین — ان سبھونسے صرف اک عابد بچین
بعد ان سب کے جو مین بھی ہون شہید — یون ہی مرضی ہے خداوند مجید
عورتون کو سر برہنہ وہان کرمان — اونکے سر سے چادرین بھی چھین لین
جو بچین اونکو کرین وہ در قفس — اور نہ دین آرام اونکو اک نفس
قید کر لیجان اونھین در ملک شام — اور برہنہ پشت سر تا پا تمام
ہے زمین کربلا پیش نظر — دیکھتا ہون اپنا مقتل سر بسر

خواب سے پھر چونک اوٹھا وہ شاہ دین — اور ہوا اس خواب کا عین الیقین
دیکھکر یہ خواب گھبرا امام — اور کہا اہل حرم سے یہ تمام
ہوگیا پھر شہ کا گھر ماتم سرا — روتے تھے ہر ایک اس غم سے جدا

مانع آمدن ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر خطر

امہ سلمہ تھین جو زوجہ مصطفےٰ — زندہ تھین اوس وقت تک وہ باصفا
شاہ کے جانیکی سنکر کے خبر — یون یہ فرمایا کہ سن تو اے پسر
ایک دن مجھسے پیمبر نے کہا — یہ حسین ہے جو جگر گوشہ مرا
ایک دن ہوویگا ایسا اتفاق — جانا ہوگا اوسکو در ملک عراق
اوسکے ایک جنگل کا نام ہے کربلا — وہ مصیبت کی نہایت ہیگی جا
وہان مصیبت سخت مین حیران ہو — خاک مین اور خون مین غلطان ہو
وہان کرین ملکر عدو اوسکو شہید — قاتل اوسکے ہین نہایت تر پلید
وہ زمین مجکو خدا نے دی دکھا — جس جگہ سر اوسکا ہوتن سے جدا
کہکے سرور اسکو روئے زار زار — اور کہا مرضی یہ ہے پروردگار
پھر نبی نے مجکو مشت خاک دی — اور کہا لایا ہے جبریل امین
خاک ہے یہ خاص جا قتل حسین — فاطمہ کا جو کہ ہے وہ نور عین
خاک یہ ایک شیشہ مین رکھ لیجیو — جب سفر مین جاوہ دیکھا کیجیو
خاک ہوجاوے یہ جسدم سرخ رنگ — مثل خون بہنے لگے یہ بیدرنگ

قبر کو کرتا تھا جب چھاتی سے مس
دل کی بر آتی تھی میرے سب ہوس

اور شرف ہوتا تھا مین قبر سے
مجکو ہین ظالم نکالین جبر سے

تیرا روضہ دیکھنا ہوگا محال
اور مدینہ ہویگا خواب و خیال

رات بھر اس طرح شہ روتے رہے
صبح کو سر قبر پر رکھہ سو گئے

خواب مین آے محمد مصطفے
کرتے ہین بیٹھے ہوے گریہ و بکا

سامنے سے یہ بھی اونکے آگئے
دیکھہ زیادہ ترا و نھین غمگین ہوئے

اور لیا چھاتی سے اونکو وہان لگا
اور کہا یون ہی ہے تقدیر خدا

اب مدینہ سے ہوا تمکو فراق
دیکھنا تمکو پڑا ملک عراق

وہانسے اعدا کا بھت ہوا زد ہام
سب تیرے بھائی بھتیجے ہون تمام

وہان ترا کوئی نہ ہو فریادرس
جو رہے باقی سو ہوئے درقفس

سر ترا ظالم کرے تن سے جدا
خاک مین اور خون مین تو تڑپے پڑا

اور نہ دیگا وہان کوئی تجکو امان
ذبح ہویگا تو وہان تشنہ دہان

عورتون کو سر برہنہ وہ کرین
اور اثاث البیت سارا لوٹ لین

خواب مین بھی یون ہی حضرت نے کہا
قبر مین لیلو مجھے اپنی شہا

یون پیمبر نے دیا اونکو جواب
دیکھنے ہین تجکو دنیائی عذاب

جو عذاب دنیوی کو دیکھہ لے
تو صواب آخری اوسکو ملے

ہے مقدر مین ترے ہونا شہید
کیونکہ ہے درجہ شہادت کا مزید

کیونکہ دشمن ہوگئے حکام سب — چھوڑنا بہتر مدینہ کا ہے اب
جائیگی یہان سب اپنی عزت اور جان — اور نہیں ہونیکی ہرگز یہان امان
سب سے بہتر ہے کہ مکہ جا بسین — صدمۂ بد خواہ سے تاہم بچین
کیونکہ مکہ جائے ہے دار الامان — وہان نہیں پہونچے گا ہمکو کچھ زیان
حج کا جانا جب سنین گے سب کسان — کوئی بھی مانع نہ ہوگا ہمکو یہان
اور نہ ہوگا کوئی دشمن سر پہ — وہان پہونچکر ہمکو ہوشاید پناہ
جب تلک چاہین گے ہم وہا نپر رہین — ورنہ دیگر ملک کی ہم راہ لین
شاہ نے خوب اپنے دل مین سوچ کر — اور ہوئے مکہ کے آمادہ سفر
اور یہ ٹھہرایا کہ کنبہ سب چلے — اور نہ غربت مین کچھہ آفت پڑے
اور اسکو جانتی ہے خلق سب — رہتا ہے مال غریب پیش غریب
راتکو ناناکے روضہ مین گئے — اضطراب دل سے وہان رونے لگے
اور لگے رو رو کے فرمانے وہان — وا مصیبتا وا مصیبتا الامان
اور مرا کوئی نہین یہان ہے معین — ہوگئی دشمن مدینہ کی زمین
شامیونکے ہاتھہ سے مین تنگ ہون — سخت ہون حیران ہون اب کیا کرون
اب مشیر اپنا نہین کوئی رہا — کس سے جاکر مشورہ مین لون بھلا
جب مرے ہوتا تھا دل کو اضطراب — آپ کے روضہ مین آون تھا شتاب
اضطراب دل کا آکہتا تھا حال — دل کی ہوجاتی تھی تسکین یہان کمال

مردمی مین کرتا ہے تو کیون کمی — دیکھ لے آکر شجاعت ہاشمی
سنتے ہی آواز شہ وہ آگئے — جنکو در پر کر گئے تھے شہ کھڑے
یعنے عباس اور علی اکبر تبھی — قاسم و مسلم و عبد اللہ سبھی
دیکھتے ہی اونکو دونو ڈر گئے — خوف سے وہ عورتون مین جا چھپے
سامنے سے بھاگ اوٹھی اوسکی سپاہ — وہان رہا باقی نہ کوئی روسیاہ
مستعد وہان قتل دونون کے ہوئے — جو کہ ہمراہ آئے تھے اوس شاہ کے
شاہ ہوے مانع بجھت ہر ایک کو — ہے مناسب یہ کہ تم سب ہٹ چلو
بھاگتے کا پھر نہ پیچھا چاہیئے — غصہ بھی آوے تو اوسکو کھائیے
واپس آئے شہ مع ہمراہیان — اپنے اپنے گھر گئے وہ سب جوان
شاہ بھی رونق فزا گھر کے ہوئے — منتظر تھے گھر مین سب چھوٹے بڑے
جب کہ دیکھا شہ کو ہر یک خوش ہوا — شکر حق کا پھر ہر ایک لایا بجا
خوف تھا اوس خانہ جنگی کا کمال — دل مین اپنے کرتے تھے سو سو خیال
تھے مدینہ مین یزیدی حاکمان — ہو گئے حضرت سے سارے بدگمان
لگ گیا حاکم کو بھی فکر نہان — اور لگا کرنے یزیدی جمع وہان
ہو گیا حضرت کو اندیشہ کمال — رفتہ رفتہ دیکھیے کیا ہووے حال

ارادہ کردن امام حسین بنا بر سفر

جب ہوا اوس شاہ کو ایسا خیال — رہنا اب ہوگا مدینہ مین محال

ہر طرح کا ذکر وہان ہونے لگا — رفتہ رفتہ ذکر بیعت آگیا
ذکر بیعت کا ہوا آخر شروع — اور حکومت شام کی اصل و فروع
شاہ بولے ملک یہ اپنا ہی تھا — باپ کو اوسکے کیا ہمنے عطا
اولٹی ہم سے بیعت اپنی چاہی ہے — اور حکومت اپنی وہ جتلای ہے
اور اپنا اور ہمارا سب خیال — بھولا ہے وہ اور نہین سوچے ہے مال
نانا میرا کون اور بابا ہے کون — باپ اوسکا کون اور نانا ہے کون
خاندان میرا ہے کیا اوسکا ہے کیا — ہم ہین سید آل اطہر مصطفےٰ
شام کا نامہ لیا شہ نے اوٹھا — اوسکو اول سے ہی آخر تک پڑھا
یون کہا غصہ سے شہ نے اے ولید — ہوسکے تعمیل کر حکم یزید
مین تو ہون موجود یہان اب دیر کیا — کرتا ہے تعمیل مین تو کیون خطا
منکر بیعت تو مین ہون مو بہ مو — قید یا اب قتل کر سکتا ہے تو
اب مقابل مین تو ہون تیرے کھڑا — دیکھ لون تیری شجاعت کو بھلا
یون کہا اوسنے کہ اے والا جناب — جایئے گھر اپنے لکھدونگا جواب
بولا مروان اسکو تم جانے نہ دو — اس گھڑی تلوار سے تم کام لو
جتنے ہین اصحاب اسکے اور رفیق — کیجئے سب کے تئین خونین غریق
اسگھڑی گر بھانسے یہ بچ کر گیا — دیکھیے یہ کیا اوٹھاوے مفسدا
کھینچ کر تلوار بولے شہ پکار — تو ہی آ میرے مقابل نابکار

پہونچا جب یہ حکم اوس حاکم کے پاس
پڑھتے ہی وہ ہو گیا از بس اداس

کیونکہ وہ جانے تھا حضرت کو امام
آپ کو سمجھے تھا اوس گھر کا غلام

اور مروان پڑھکے اسکو خوش ہوا
کیونکہ وہ دشمن تھا آلِ مرتضیٰ

غیب سے مضمون خط شہ پر کھلا
اور لکھا تھا اوس مین جو جو مفسدا

پاس شہ کے بھیجا حاکم نے غلام
اور کہا میرا کہو اونکو سلام

پھر یہ کہنا وہ بلاتا ہے تمھین +
مشورہ کچھ تمسے کرنا ہے ہمین

شاہ نے پوچھا کوئی ہے غیر وہان
یون کہا مروان ہے وہان بدگمان

یون کہا شہ نے تو چل آتا ہون اب
جو کہ آیا تھا اونھین بھیجا طلب

شاہ نے اپنے محب اور اقربا
نام لے لے کے لئے اونکو بلا +

ہو گئے جمع وہان پنجاہ کس
بولا شہ اتنے مجھے کافی و بس

سب مسلح ہو کے تم آؤ یہان
جاتا ہون مین پاس حاکم کے وہان

سب کے سب ہو کر مسلح آگئے
شاہ جانب گھر کے حاکم کے چلے

اور کہا سبکو کہ تم دروازہ پر
ٹھہرو مین جاتا ہون تنہا اوسکے گھر

جب سنو آواز سختی کی مری
پاس میرے پہونچیو فوراً سبھی

شہ مکان حاکم کے مین تنہا گیا
وہان ولید اور دوسرا مروان تھا

دیکھتے ہی شہ کے وہ حاکم اوٹھا
شرط استقبال سب لایا بجا

اور بٹھایا عزت و تکریم سے
دی جگہ داہنی طرف تعظیم سے

یون کہے ہے تنگ کروگے مجکو گر
مین نکل جاؤنگا در ملکِ دگر

وہ نہ خواہان ملک نہ خواہان زر
اوسکی جانب سے رہو تم بے خطر

وسوسہ ہرگز نہ کچھہ دل مین کرو
مطمئین تم اوسکی جانب سے رہو

یون ہے بہتر اوس سے خاموشی کرو
لینے بیعت سے فراموشی کرو

خوف ہے برپا نہو کچھہ مفسدا
کیونکہ ہے وہ مسلمین کا پیشوا

حاکم یثرب کی یہ تحریر سب
گذری والی شام کی نظر و نمین سب

پڑھتے ہی غصہ ہوا وہ نابکار
اوسکے لکھنے کا نہ آیا اعتبار

غصہ ہوکر اور کھاکر پیچ و تاب
یون لکھایا اوسنے اوس خط کا جواب

آمدن خط دوم نزد ولید و یک خط بنام مروان از جانب یزید

حکم ہے از جانب شاہ یزید
حاکم یثرب کو جو نام ہے ولید

تم حسین ابن علے کو لو بلا
لینا بیعت اوس سے وہان پر بر ملا

اوسکو بیعت سے اگر انکار ہو
قید کرکے اوسکو یہان پر بھیجدو

قید مین وہ گر کرے کچھہ مفسدا
بھیجدو سر اوسکا تن سے کر جدا

ایسا ہی مروان کو بھی خط لکھا
سابقا حاکم مدینہ کا جو تھا

تم مین سے جس سے یہ بن آویگا کام
ملک دون اور زر دون اوسکو لا کلام

اس مرے لکھنے کو تم جانو شدید
اور لازم جانو تاکید اکید

جو کہ آمینہ نش کریگا اوس سے وہان
دونگا مین اوسکو سزا بیکران

آپنے پڑہکر بہت غصہ کیا ہم سے بیعت چاہے ہی وہ بے حیا

فاسق و فاجر ہے وہ مردود دین شرع سے وہ قابل بیعت نہین

اوسکے ہین اول سے سب اطوار بد ہم سے کیون کرتا ہے ظالم رد و کد

ہم تو اوسکو جانتے ہین نابکار کس لیئے کرتا ہے ہم سے چھیڑ چھاڑ

قابل بیعت کے وہ ہوتا اگر مین تو کرتا اوس سے بیعت پیشتر

ہمنے تو یہ ملک سب اوسکو دیا ہم غریبونسے وہ اب کہتا ہے کیا

اوسکی ہو مرضی وطن کو چھوڑ دین یہانسے اوٹھکر اور جاگہہ جا رہین

حق تعالے کا نہین ہے ملک تنگ اور نہین ہین اپنے ہم پاؤن سے لنگ

اوسکی بیعت سے مجھے انکار ہے صاف لکھدے اسمین کیا تکرار ہے

اونکو سمجھایا بہت حاکم نے وہان شہ نہ لائے دھیان مین اوسکا بیان

وہانسے اوٹھکر شہ پھر آئے اپنے گھر اور رہا انکار بیعت سر بسر

لکھا حاکم نے بوالی ملک شام درجواب حکم من بعد از سلام

ہے حسین ابن علی عالی جناب اوسپہ ناحق کرتے ہو رنج و عتاب

وہ عبادت مین رہے ہے روز و شب ترک دنیا اوسنے کی ہے سب کی سب

رہتا ہے نانا کے روضہ مین سدا جان اپنی کرتا ہے رو رو فدا

اوسکو دنیا کی نہین ہے کچھ طلب روز و شب کرتا ہے یاد رب

اوسکو بیعت سے محض انکار ہے وہ کرے بیعت جو دنیا دار ہے

تب انھین آنیکا تم پر کچھ سخن — اور تمہاری بات سب جاوے گی بن
اور نہ ہو گا وہان محمد اوسکا کوئی — اور صرف رہ جاویگا تنہا وہی
آپ پھر ہر طور سے مختار ہین — آگیا قابو مین جو چاہین کرین

نامہ نوشتن یزید بنام ولید حاکم مدینہ بابت گرفتن بیعت

شام کے ماتحت جتنے شہر تھے — ساکن اونکے داخلِ بیعت ہوئے
یثرب اور کوفہ کے بس مردم تمام — وہ رہے بیعت سے خالی لا کلام
اور مدینہ جو تھا ماتحت یزید — رہتا حاکم وہان تھا نام اوسکا ولید
آیا فرمان اوسکو از والی شام — جمع کیجو ایک جا سب خاص و عام
سب کو بلوا کر اٹھے کیجیو — میری بیعت ہر کسی سے لیجیو
اونکی لعبد ین لکھا کر کے تمام — بھیجدینا پاس میرے لا کلام
جو کرے انکار بیعت سے مری — نام اوسکا بھیجنا لکھکر تبھی *
اوسنے پڑھکر وہان ہر ایک ہیلئے — حکم والی شام سے آگاہ کئے
اکثرون نے اونمین سے ایسا کہا — ہم مطیع ہینگے حسین با صفا
وہ کرین بیعت تو ہم بھی سب کرین — وہ کرین انکار ہم منکر رہین
آگئے حسب الطلب وہانسے امام — اونکی کی تعظیم و تکریم احترام
وہ تھا حضرت کا بہت سا معتقد — حب مین آلِ نبی کی منعقد
دے دیا حضرت کو فرمان یزید — اور کھا پڑھ لو لکھے ہے کیا ولید

ظلم پیشہ ظلم شیوہ ظلم ران — بے سبب تھا خلق کو ایذا رسان
روز و شب تھا لہو مین وہ مشتغل — اور بکار شرع دین کے مضمحل
عابد و زاہد سے وہ تھا سو رظن — تھا خلل انداز شرع ذو المنن
تھا عدو ے آل احمد مجتبےؐ — اور دشمن تھا ابن مرتضےؑ
اور خصوصًا کینہ ور تھا با حسین — چین سے اوسکے نہین تھی اوسکو چین
فکر مین رہتا تھا اونکی وہ سدا — پر نہین پاتا تھا قابو بے حیا +
کیونکہ تھا ملک عرب تابع حسین — جانتے وہ مصطفے کا نور عین
خوف تھا شبیر کا اوسکو کمال — سلطنت پر تا نہ آجاوے زوال
کچھ نہین پاتا تھا قابو وہ شریر — اسلئے خاموش تھا وہ ناگزیر
رات دن اس فکر مین رہتا تھا وہ — راز یہ افشا نہین کرتا تھا وہ
تھے مصاحب ایسے ہی جیسا وہ تھا — پر فریب و پر دغا و پر جفا
ایک دن جمع کیا ہر ایک کو — اور لگا کرنے یہ اونسے گفتگو
ہے عداوت مجکو از ابن علے — اسلئے رہتی ہے ہر دم بیکلی
چاہتا ہون اوسپہ ہووے دسترس — تب برآوے میرے دلکی سب ہوس
مشورہ کرکے یہ پھر ٹھہرائی بات — لیجے بیعت اونسے وہان اور اونکے ساتھ
کی جو بیعت اونسے وہان پر بر ملا — بس حصول اپنا ہوا سب مدعا
گر نہ کی بیعت تو صاف ہے سرکشی — کیجیو تم اوسپہ پھر لشکر کشی

اور مصیبت بھی پڑے گی بیکران — شامیون کے ہاتھ سے یہان اور وہان

تخت نشین شدن معاویہ ابوسفیان بر خلافت

جب حسن خلع خلافت کر چکے — معویہ قایم خلافت پر ہوے
کر لیا زیر نگین ملک عرب — یثرب و مکہ و شام و کوفہ سب
تخت گہہ شہر دمشق اپنا کیا — شرع کے احکام لاتے تھے بجا
اک پسر اونکے تھا نام اوسکا یزید — تھا ولی عہد اونکا لیکن تھا پلید
تھا بغایت دشمن آل نبی — اور خصوصًا از حسین ابن علے
جب تلک زندہ رہا اوسکا پدر — وہ رہا خاموش بیٹھا کینہ ور
منتظر وہ اپنے قابو کے رہا — جب ہوا قابو تو کیا کیا کچھ کیا
باعث کینہ لکھون مین گر تمام — طول ہو جاوے یہ نسخہ لاکلام
اصل مطلب سے مین پڑ جاؤنگا دور — ترک اوسکا اسلیے ہے بالضرور
جو کتابین ہین مطول اور کلان — ہے مفصل درج اونمین سب بیان
چھوڑتا ہون اس جگہہ قصہ عناد — لکھتا ہون جو جو ہوا ظاہر فساد

رحلت کردن امیر معاویہ و تخت نشین شدن یزید

شام کا والی ہوا رحلت گزین — اور یزید اوس جا ہوا مسند نشین
تھا وہ غایت بد دماغ و بد شعار — پر غرور و پر تکبر نابکار
ظالم و سفاک و بد دین کینہ ور — خون ناحق سے نہ کرتا در گذر

نام تھا شبیر حسن کا دوسرا ۔۔۔ ایسا ہی شبیر حسین با صفا
بابا اونکے تھے علی مرتضےٰ ۔۔۔ اور نانا تھی محمد مصطفےٰ
ہین فضایل مین حدیثین بے شمار ۔۔۔ شان مین انکی یہ ہین عالی تبار
عالم طفلی سے یہ تھے نیکنام ۔۔۔ تا ابد انپر ہو صلوۃ و سلام
اور مدینہ شہر تھا انکا وطن ۔۔۔ رہتے تھے اوس جا مع فرزندون
رہتے رہتے ایک گئی مدت گذر ۔۔۔ کچھ نہ تھا اونکے تئین رنج و خطر
پہلے نانا بعد مادر پھر پدر ۔۔۔ کر گئے فردوس اعلےٰ کا سفر
پھر ہوے حضرت حسن سم سے شہید ۔۔۔ غم ہوا شبیر کو حد سے مزید
پھر ہوے شبیر اونکی جا امام ۔۔۔ اور مطیع اونکے ہوے سب خاص و عام
روضۂ نانا مین جاتے تھے سدا ۔۔۔ کرتے تھے جاکر عبادت بے ریا
رات دن کرتے عبادت تھے امام ۔۔۔ غیر عبادت کے نہین تھا اور کام
ایک دن شب کو وہ روضہ مین گیا ۔۔۔ اس طرح الہام غیبی وہان ہوا
جون رسالت ختم ہے بر مصطفےٰ ۔۔۔ اور شجاعت ختم ہے بر مرتضےٰ
ختم ہو یون ہی شہادت بر حسین ۔۔۔ فاطمہ زہرا کا جو ہی نور عین
اور مصیبت کا بھی ہووے اختتام ۔۔۔ جو ہون ہمراہ حسین ذوالکرام
اور شقاوت ختم ہووے بر یزید ۔۔۔ اور ممد اوسکے ہون مردود و پلید
جب ہوئی اوس شہ کو یہ دید و شنید ۔۔۔ بس یقین کامل ہوا ہونگا شہید

ایک دن اس طور جی چاہا مرا — نظم کیجے کربلا کا معرکا
نظم کرنا ہے بہت سا سخت کام — اور نہین ہے مجکو فرصت بھی تمام
پر برائے خاطرِ ایک اقربا — لکھتا ہون کرکے توکل برخدا
پر روایات اسمین ہینگے بے شمار — مین ہون حیران کیجے کسکا اعتبار
پاس میرے گو کہ ہین چندین کتب — ہین روایت متفق اونکی یہ سب
گر لکھون اون سب کو ہوجاوے یہ طول — قاریون کی بھی طبیعت ہو ملول
اسلئے جو جو کتب ہین معتبر — منتخب کرکے لکھون ہون سربسر
قتل کیونکر اقربا شہ کے ہوئے — قید مین اہل حرم کیسے رہے
قید سے چھوٹکے گئے کس نمط — اور سر شہدا کے لائے کس نمط
کس طرح مختار نے بدلا لیا — دشمنان شاہ دین سے کیا کیا
اور رہا کب تک وہان جنگ و جدال — خون مین اوس شاہ کے قتل و قتال
آدمی کتنے بخونِ شاہ دین — مرگئے مارے گئے وہ بر زمین
کوئی جنت کو گئی دوزخ گیا — پایا عیوض جیسا جیسا تھا کیا
ای امانت کر ثواب حق سے دعا — ہووے اتمام اسکا بے روئے ریا

شروع احوال

فاطمہ بنت نبی کے دو پسر — تھے سپہر شرع پر شمس و قمر
تھے بڑے بھائی حسن چھوٹے حسین — ہر دو یہ تھے مصطفےٰ کے نور عین

حشر کی میزان ہو جسدم نصب — اور عمل تولنے کا ہو وے حکم رب
ضعف امت اپنی کا کر کے خیال — عرض حضرت یون کرین یا ذوالجلال
حسب وعدہ بخش دے امت مری — ہے اگرچہ ذات بے پرواتری
اور کبھی گھبرا کے زیر عرش جا — وہان پڑھین جاکر کے سورہ والضحیٰ
یا خدا ہم اونکی امت مین اوٹھین — تاکہ ہم آفات دوزخ سے بچین
اور ملے سایہ لوائے احمدی — اور حق سے ہون شفیع حضرت نبی
طے کرون آسان راہ پل صراط — صالحین کا ہو میسر ارتباط
پہونچے اونکی روح پہ صلوٰۃ وسلام — ہر گھڑی ہر لحظہ ہر ساعت مدام

در منقبت آل و اصحاب

آل و اصحاب اونکے ہین نجم الہدا — ہین ہمارے واسطے وہ رہنما
ثانی اثنین اور سورہ ہل اتیٰ — اور رضی اللہ بھی ہے آچکا
چند آیات آئی اونکی شان مین — سب کی سب موجود ہین قرآن مین
اور فرمایا نبی نے ایک جا — مثل کشتی نوح ہین یہ باصفا
جو رہا اسمین ملی اوسکو نجات — جو رہا باہر ہوا وہ بدصفات
یا الٰہی مجکو بھی دے اوسمین جا — اور کرون تازیست اونکی اقتدا
اقتدا اونکی ہے واجب لاکلام — اونپہ ہو ہر دم درود اور سلام

سبب نظم و خلاصہ مطلب

خون ناحق کی وہ بے شک ہے سزا — اور بڑھاوے صابری کا مرتبا
بخشش اوسکی شہرۂ آفاق ہے — دانہ پانی دینے مین رزاق ہے
ناتوانون کو وہ کرتا ہے توان — اور توانونکو کرے وہ ناتوان
جو رضا اوسکی پہ ہو ثابت قدم — روز محشر اوسپہ ہو جود و کرم
راہ مین اوسکی ہوے جو شہید — مرتبہ اوسکا فزون ہے اور مزید

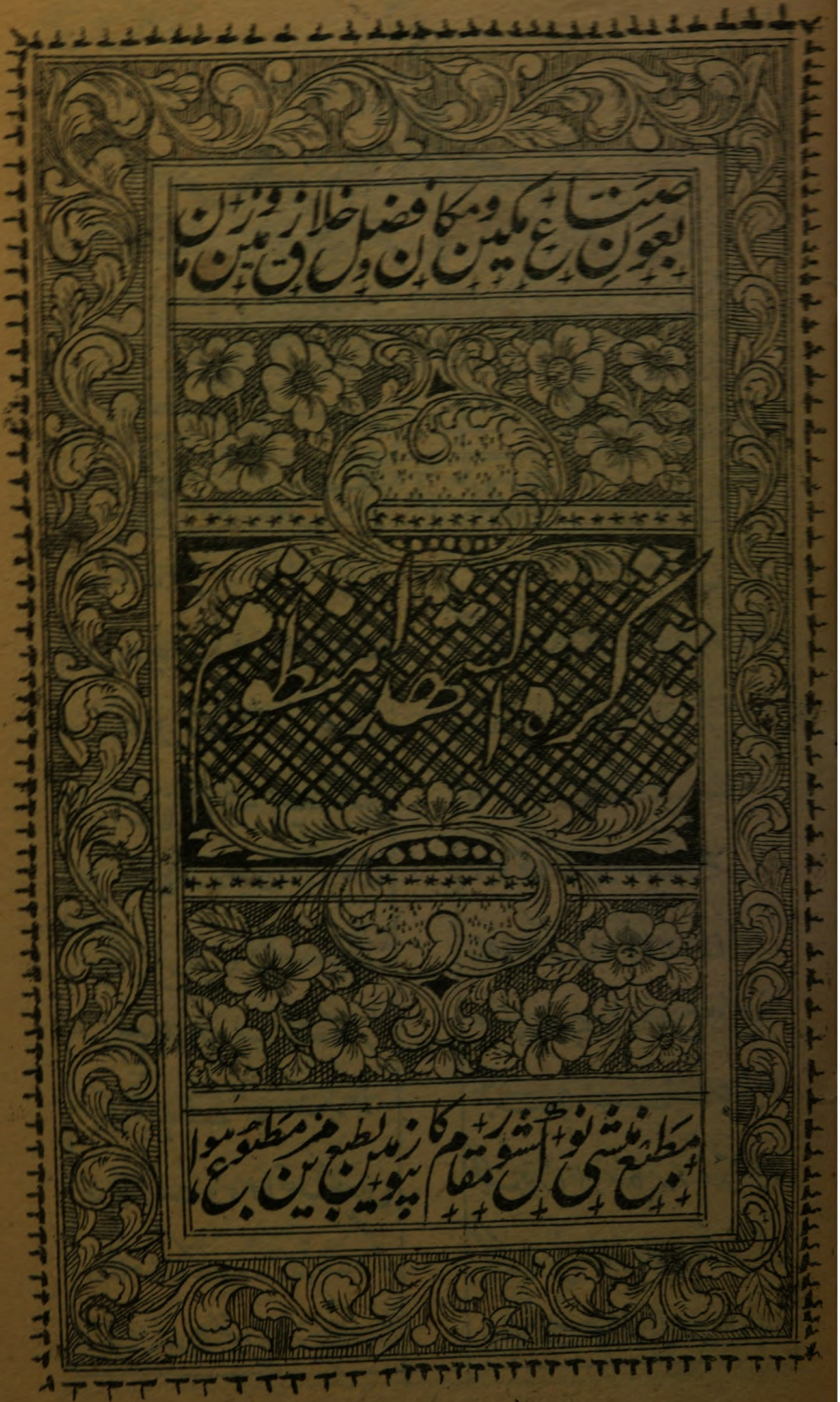
در منقبت سید المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد اللہ کے جو ہے سب سے بڑا — نام ہے اونکا محمد مصطفے
ہے ثنا اوس احمد مختار کی — مالک دین قاتلِ کفار کی
سرورِ دین مالک ملک یقین — قاتل کفار و بد دینِ لعین
مالک اسلام و دین شرع متین — واقفِ اسرار رب العالمین
منہ کہان ہے جو کرون اوسکی ثنا — وہ ہی افضل تر ز جملہ انبیا
وے نہ ہوتے کچہ نہوتا یہ جہان — اوسکے باعث سے ہوا کون و مکان
اوسکے باعث ہمکو ہے ایمان نصیب — وہی رب العالمین کا ہے حبیب
ہمنے جانا اوسکے باعث سے خدا — ہے بلا شک وہ حبیب کبریا
شکر حق کا ہمکو واجب ہے سدا — اوسکی امت مین ہمین پیدا کیا
روز محشر جب کہ ہوویگا بپا — سب کہین گے نفسی نفسی انبیا
اور نبی جیو وہان کہین گے امتی — میری امت کر الٰہی جنتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد ہے برب العالمین — جسنے پیدا سب کئے چرخ و زمین
کُن سے ہیے موجود دم مین دو جہان — کُن کے کہتے ہی ہوا کون و مکان
حور و غلمان و ملک شمس و قمر — اور موالید ثلثہ سر بسر
پل تین ہی جن و بشر پیدا کئے — دوزخ اور جنت کیا اونکے لئے
علم اوسکا ہے بحمد لا انتہا — ما عرفناک حبیب نے کہا +
جب کہ پیغمبر بھی ہون مجبور یہان — پھر بھلا کون اوسکا ہو دی کنہ دان
جسکو چاہے دیوے جنت کا مزا — جسکو چاہے رکھے دوزخ مین سدا
جسکو چاہے دے شہادت بر ملا — جسپہ چاہے دے شقاوت کی بلا
ظلم ظالم سے وہ واقف کار ہی — لیک فورًا اوسکا پردہ دار ہے
انتقام اوسکا وہ لے وقت دگر — گو کہ ہو فی الحال ظالم شاد تر
دیر ہے جلدی نہین ہے اوسکے یہان — پر بلا شک دے سزا یہان یا وہان

Luqmiatul Shohda Mainpoom.



Tazkirat al-shuhadā.